منظر الحجرة النبوية الشريفة من الشمال مثوى الرسول الاعظم ﷺ

یادِ فیضانِ شریعت

فہرست

یادِ فیضانِ شریعت

ہوش میں آئے تو رکھ ان صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا لحاظ

بے خودی میں اے دلِ ناداں کوئی سجدہ نہ چھوڑ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ان صلی اللہ علیہ وسلم کی الفت جب نہیں باطل ہیں سب روزہ نماز

جس صلی اللہ علیہ وسلم پہ کعبہ ہے تصدق دیکھ وہ قبلہ نہ چھوڑ

یادِ فیضانِ شریعت

پیش لفظ

حضرت پیر و مرشد مولانا مولوی شہنشاہ[1] سید حاجی محمد قاسم حسین ہاشمی مصطفائی فضل رحمانی اعلیٰ محبوب[2] رسول قدس سرہٗ بریلوی خاندانِ ہاشمی کے چشم و چراغ تھے اور ایک مجدد دین پیر طریقت حضرت مولانا مولوی شاہ فضلِ رحمٰن گنج مراد آبادی قدس سرہٗ کے سلسلۂ فضلِ رحمانی سے اس طرح وابستہ تھے کہ جب آپ حضرت مولانا شاہ رحمت اللہ میاں نبیرہ جانشین اعظم مولانا فضل رحمٰن کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ کو نہ صرف اپنی خلافت عطا فرمائی بلکہ بیشتر عطیات سے بھی سرفراز فرمایا اور دربار نبوی شریف سے حاجی میاں رحمتہ اللہ علیہ کو جو خلافت عطا ہوئی تھی اس کی تصدیق فرمائی۔

حاجی صاحب قبلہ کے مختصر حالاتِ زندگی، معدودِ چند کشف و کرامات، عشقِ رسول اور یادِ الٰہی میں آپ کی محویت کا عالم، دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کو خلافت کا حصول اور اس کی تصدیق آپ کے مجموعۂ کلام معروف بہ "بہشتی چراغ" میں تعارفی کلمات کے طور پر تحریر کئے جا چکے ہیں۔ اس طرح ناظرین حاجی صاحب قبلہ کی شخصیت سے کماحقہٗ واقف ہو چکے ہیں۔

حاجی صاحب قبلہ نے عشقِ رسول اور یادِ الٰہی سے سرشار ہو کر نہ صرف اپنے نعتیہ کلام سے عوام الناس کو فیضیاب کیا، بلکہ اپنی بیش بہا تصنیف "یادِ فیضانِ شریعت" کے ذریعہ وہ مسائل حل کئے ہیں جو تمام عالمِ اسلام کے لئے مشعلِ راہ ہیں۔

حاجی صاحب قبلہ نے نعتیہ کلام کی طرح مذکورہ بالا نثری تصنیف میں بھی سرکارِ دو عالم کی خوشنودی کو پیشِ نظر رکھا ہے۔ اس تصنیف میں آپ نے شریعتِ مطاہرہ کے متعلق بیشتر سوالات قائم کئے ہیں۔ ہندوستان کے جید علماء سے ان پر فتوے حاصل کئے ہیں اور زندگی میں پیش آنے والے تمام مسائل سے بحث کی ہے۔ گویا اس نادر تصنیف کے ذریعہ آپ نے عوام الناس کی بدرجۂ اتم رہبری فرمائی ہے اور حتی الامکان کوئی ایسا مسئلہ

---

[1] یہ حاجی صاحب کا عہدۂ طریقت ہے۔ [2] یہ دربار نبوی شریف سے خطاب عطا ہوا۔

نہیں جس کا حل اس میں موجود نہ ہو۔

آپ کی مذکورہ بالا تصنیف ہندوستان میں بارہا شائع ہو چکی ہے۔ اب میں اپنے پیر و مرشد حاجی صاحب قبلہ کی خوشنودی کے پیشِ نظر پاکستان میں اسے شائع کرانے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ مجھے امید واثق ہے کہ حاجی صاحب قبلہ کے کرم سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں اس کتاب سے موجودہ اور آئندہ نسلیں فیضیاب ہوں گی اور شریعت مطاہرہ کے مسائل سے لوگوں کو صحیح طور پر واقفیت حاصل ہوگی۔

میری دعا ہے کہ میرے آقا حاجی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلہ سے سرکارِ دو عالم کے صدقہ میں میرا یہ ہدیہ بارگاہِ ایزدی میں منظور و مقبول ہو اور لوگ اس سے رہنمائی حاصل کریں۔ آمین ثم آمین

راقم الحروف

الحاج محمد طاہر حسین قاسمی مصطفائی فضلِ رحمانی

نحمدہٗ ونصلی علیٰ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رسولہ الکریم

آداب نسبت مصطفوی شریف

خانقاہ مصطفائی شریف یا نبی خانہ شریف یا اور دیگر اشیاء جو حضور شہنشاہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہ وسلم کے نام اقدس شریف کی طرف منسوب ہوں۔ ان کی توہین کرنے والوں ان کا ادب وتعظیم ساقط کرنیوالوں اور ان کو واجب التعظیم نہ سمجھنے والوں کے لئے اولیاء عظام وعلماء کرام اور ہندوستان کے مفتیان اہلسنت ذوی الاحترام کے از روئے شریعت مطہرہ فرمان شریف مرتبہ محمد طاہر حسن صدیقی قریشی۔ سنی حنفی۔ قاسمی بمصطفائی۔ فضل رحمانی۔ قادری۔ نقشبندی۔ چشتی صابری۔ نظامی۔ سہروردی۔ مولوی محلہ بدایوں شریف۔ غفرلہٗ

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے ایک مکان حضور شہنشاہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام اقدس شریف پر وقف کرکے اس کا نام خانقاہِ مصطفائی شریف رکھا ہے اس میں میلاد اقدس شریف اور نذر ونیاز کرتا ہے اور اسی مکان میں ایک کوٹھری کا نام حجرۂ مصطفائی شریف رکھا ہے۔ جس میں مسند مقدس سجا بسا کر لگائی جاتی ہے اور اس میں سامانِ دعوت ونیاز چنا جاتا ہے کیا یہ از روئے شریعت مطہرہ جائز وواجب التعظیم ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو اس پر اعتراض کرنے والوں، اس کا ادب وتعظیم ساقط کرنے والوں اور اس کا احترام نہ کرنے والوں کے لئے کیا شرعی فرمان شریف ہے۔ بینوا وتوجروا۔ محمد عمر اسٹیشن ماسٹر بہیڑی۔

۹ رمضان المبارک ۱۳۵۴ھ۔

الجواب: ۱۔ امر مسئولہ کے جواز میں کوئی شک نہیں۔ احادیث شریفہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر شے کا نام رکھتے منقولہ اور غیر منقولہ حیوانات اور اثاث البیت سے

کوئی چیز بھی بے نام خاص نہ تھی۔ یہاں تک کہ ستونوں کے پرنالوں کے دروازوں کے نام تھے بہر حال یہ امر مسنون و مستحب ہے اور اس پر معترض ہونا جہالت ہے اور بلا خیال ان ناموں کے اسکی بے ادبی مکروہ ہے اور ان ناموں کا خیال کر کے اس کی بے ادبی کفر ہے۔ والعیاذ باللہ من ذالک مفتی اہلسنت قاری واعظ مناظر جناب مولانا مولوی محمد خلیل صاحب امروہوی مدظلہٗ۔

۲. یقیناً ایسا وقف و نام رکھنا شرعاً جائز ہے۔ اکثر لوگ میلاد پاک وغیرہ کے لئے مکان وقف کر کر بہ نیت خیر اس کو موسوم بہ نبی خانہ کرتے رہے ہیں۔ مسلمان اس نسبت سے اس کی تعظیم و توقیر کرتے ہیں اور برکات دارین حاصل کرتے رہے ہیں اس کو ناجائز بتانے والے گمراہ نجدی خیال دشمن اسلام ہیں جواب مجیب صحیح ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔ حررہ مفتی اعظم اہلسنت قاری واعظ مناظر جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب سنی حنفی۔ قادری بدایونی وارد حال بمبئی مدظلہٗ۔

۳. الجواب صحیح: مفتی اہلسنت واعظ مناظر جناب مولانا مولوی محمد عبدالمجید صاحب آنولوی مدرس مدرسہ ٹانڈہ ضلع فیض آباد مدظلہٗ۔

۴. صح الجواب۔ مفتی اہلسنت جناب مو۔نا مولوی محمد علی صاحب قادری آنولوی وارد حال دائرہ شریف خوشنگری ڈاکخانہ باتیکا ضلع بیربھوم (ملک بنگال)

۵. بلاشک جس چیز کو حضور رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ سے منسوب کیا جائے تو ان اسماء کی نسبت ملحوظ رکھ کر اس چیز کی بے ادبی یقیناً کفر ہے۔ فتاوے عالمگیری میں ہے کہ اگر کسی شخص نے کہا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کدو پسند تھا۔ دوسرے نے سن کر یہ کہا کہ مجھے پسند نہیں تو وہ کافر ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس چیز کی نسبت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہو اس کی اہانت اس نسبت کو ملحوظ رکھ کر کفر ہے۔ العیاذ باللہ العظیم۔ حررہ مفتی اہلسنت قاری واعظ مناظر جناب مولانا مولوی عزیز احمد القادری صدر المدرسین مدار العلوم القادریۃ العالیۃ بدایوں مدظلہٗ۔

۶. بلاشبہ مبارک نسبت موجب برکت ہے جو مسلمان رسول اکرم کا غلام اپنی جان و مال و املاک کو حضور پر نور کی طرف منسوب کرے اور ان سب کو حضور اکرم کا ہی تصور کرے تو یہ عین اسلام اور عشق حضور کی

دلیل ہے۔ اس نسبت کو برا سمجھنا محبت رسول سے دوری کا ثبوت جیسا کہ مذکورہ بالا فتاوے عالمگیری کی عبارت سے ظاہر ہے کہ کدو کو اس وجہ سے پسند نہ کرنے کا اظہار کرنا کہ حضور اکرم کو چونکہ پسند تھا پس مجھے تو پسند نہیں یقیناً اس نسبت کی توہین کرنا ہے حضرت مولانا مولوی قاری واعظ مناظر خواجہ غلام نظام الدین صاحب قادری مہتمم دار العلوم قادریہ عالیہ بدایوں مدظلہ۔

۷۔ المجیب مصیب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ مفتی اہلسنت حضرت مولانا مولوی سید یونس علی صاحب بدایونی مدظلہ۔

۸۔ ذالک کذالک انی مصدق لذالک۔ جناب مولانا مولوی عبد الصمد صاحب قادری المقتدری بدایوں مدظلہ (مہر دار العلوم عالیہ قادریہ بدایوں)

۹۔ الجواب۔ ھو الموفق للصواب۔ بیشک یہ فعل جائز اور وہ شے قابل عظمت و حرمت ہے خداوند عالم نے اشیاء کی عزت و حرمت دو طور پر رکھی ہے ایک وہ جس میں بذاتِ خود لیاقت معظم ہونے کی نہیں اس کی عظمت نسبت و عمل سے ہوتی ہے۔ جس درجہ کا منسوب الیہ ہوگا اس کی عظمت و حرمت ویسی ہی ہوگی بلکہ نسبت شے حسنہ کو قبیح کر کے مبغوض کر دیتی ہے۔ چنانچہ زمین بذاتِ خود پاک و قابل سجدہ گاہ ہے جب اس کو منسوب بہ بازار کر دیا اور عمل بھی ہونے لگا اپنی اصلیت سے نکل کر درجۂ قبیح میں ہوگئی۔ صاف ارشاد فیض رشاد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ البغض البلاد الی اللہ اسواقھا۔ خداوند تعالیٰ کے نزدیک بازار کا وہ زمین کا ٹکڑا نہایت قبیح ہے اگر اسی زمین کی نسبت مسجد وغیرہ کی طرف کی گئی تو خانۂ خدا کا لقب پا کر محبوب ہوگئی۔ چنانچہ وہ تاجدار مدینہ صلوات اللہ العلیہ فرماتے ہیں احب البلاد الی اللہ مساجد ھا۔ محبوب ترین خدائے کریم کے نزدیک ٹکڑا زمین مسجدیں ہیں۔ اگرچہ اس ٹکڑۂ زمین میں مسجد عمارت خانۂ خدا نہ ہوئی ہو۔ اس کی عظمت و حرمت عند اللہ ثابت ہے۔ پس نسبت ایسی مقناطیسی قوت و جاذبہ طاقت ہے کہ ارذل کو اعلیٰ و اعلیٰ کو اسفل بنا دیتی ہے۔ مثلاً نماز یا کوئی عبادت جو بذاتِ خود حسن و محمود ہے اگر اس کو بہ نیت سمع ریا وغیرہ کیا وہ خراب ہوگئی۔ دیکھئے بتخانہ یا پتھریت سے خانۂ خدا بنایا۔ محض تحقیق نسبت سے اپنے حکم ناپاکیت سے

دخول مہتم سے خارج ہو کر بوسہ گاہ معظم و محترم ہوگیا اب اس کی تعظیم و توقیر کے طریقے شارع علیہ السّلام نے کیا کیا فرماتے ہیں وہ ظاہر ہے یہی نسبت انسان کو جو گناہوں میں سنا رہتا ہے عمل میں بہتر ہے۔ مگر نسبت نام نامی اسم گرامی حضور پر نور مالک یوم النشور ہونے کے قابل قدر وعظمت ایسا ہوتا ہے کہ فرشتے جو پاک ہیں اس ہم نامی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہونیکی زیارت کیلئے خدا سے اجازت لیکر اس کی صورت دیکھ کر آنکھ کو ٹھنڈی کرتے ہیں اور آقائے دو جہاں نبی ذیشان فرماتے ہیں۔ اذا سمیتم الولد محمدا فاکرموہ واوسعوا لہ فی المجلس ولا تقبحوا لہ۔ جب تم لوگ لڑکے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرو۔ اسے برائی کی طرف نسبت نہ کرو اور برائی کی دعا نہ کرو اور فرماتے ہیں۔ من ولد لہ مولود فسماہ احبالی وتبرکا باسمی کان ھو ومولودہ فی الجنۃ۔ جس کو کوئی لڑکا پیدا ہوا اور میری محبت اور میری نام کی برکت کے لئے اس کا نام محمد رکھا وہ اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں گے حضرت جلال الملۃ والدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے اس حدیث کو حسن فرمایا ہے۔ لہٰذا وہ مکان ضرور بالضرور معظم و محترم ہے۔ بلکہ یہی نہیں یہ برکت نام کے برکت کنندہ ہے۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مقام پر فرماتے ہیں۔ ما اجتمع قوم قط فی مشورۃ وفیہم رجل اسمہ محمد لم یدخلوہ فی مشورتھم الا لم یبارك لھم فیہ۔ جب کوئی قوم کسی مشورہ کیلئے جمع ہو اور مجلس میں محمد نام کوئی شخص ہے اس سے مشورہ نہیں لیا۔ پس اس مشورہ میں برکت نہیں ہوگی۔ پس معلوم ہوا نسبت اسمیت حضور نے شخص کو اتنا معظم و قابل قدر کیا جو باعث د قول حسنیت و برکت کے ہوگیا جو بذات خود اس شخص میں یہ صفت نہیں پس یہ نسبت حضور جہاں متحقق ہو وہ بھی قابل قدر و واجب التعظیم ہوگی کیا وجہ ہے کہ شخص میں ہو اور شے میں نہ ہو۔ آدمی تو گناہ کا مرتکب ہو کر چوپائے سے زیادہ خراب و گمراہ ہوجاتا ہے اور وہ مکان میں اضل (گمراہ) ہونیکی صفت نہیں یہ انصاف نہیں کہ گنہگاریت کے ساتھ وہ قابل عظمت و توقیر ہو جو خدا کا نافرمان ہے اور جو گناہوں سے صاف و پاک اور نافرمانی سے بری ہو اس کو نسبت محبوب کے نام کی شرفیت نہ دے فعل

جائز بھی نہیں بلکہ محمود اس کا ناسب مثیب ہوگا۔ اسی کی طرف اشارہ حضور انما الاعمال بالنیات سے ہے۔ نیز ارباب شرع میں نسبت سے شے وشخص قابلِ قدر وعظمت ہوتا ہے۔ موجود ہے اس نسبت کو طائفہ نجدیہ و دیوبندیہ نہایت شدومد سے تسلیم کرکے حکم حرمت وحلت تک لگاتے ہیں۔ چنانچہ شیرینی گیارہویں کی و شربت نیاز امامین کا و فاتحہ شریفہ کا کھانا و پینا سب حرام و ناجائز ہے۔ فتاوی رشیدیہ و امداد الفتاوی و براہین قاطعہ ملاحظہ ہو۔ شامی وغیرہ میں صاف تعظیم مطلق سادے کاغذ کی بوجہ اس کے کلام پاک و کلام صاحب لولاک کا منقوش گاہ ہے ہونے کی ضروری لکھتے ہیں پس جو شخص ایسے مکان وغیرہ کے معظم ومحترم ہونے کا قائل نہیں۔ اس کو لازم ہے کہ مولوی رشید احمد صاحب و مولانا خلیل احمد صاحب و مولوی اشرف علی صاحب سے کہے کہ وہ اپنی اپنی کتابوں کو غلط کہیں کیونکہ محض نسبت فاتحہ و نیاز وغیرہ کی بناء پر حکم حرمت و ناجائز کا اس کے مطعومات کر دیا ہے دوسری وجہ کوئی نہیں۔ واللہ اعلم و علمہ احکم والتم۔ عالم اہلسنت جناب مولانا مولوی شاہ محمد سلیم اللہ صاحب صابری، امام جامع مسجد اعظم گڈھ مدظلہ ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۵۶ھ۔

۱۰۔ اہلِ اسلام کے نزدیک یہ امر اجلی بدیہیات سے ہے کہ حضرت فخر الاولین والآخرین علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کے ذاتِ مقدس کی طرف جو اشیاء منسوب ہوں۔ ان اشیاء کی آپ کی طرف منسوب ہونے کی حیثیت سے جو شخص ایک ذرہ کے ذرہ کی اہانت کرے گا اسلام پر قائم نہیں رہ سکتا ہے۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم و علمہ اتم۔ عالم بے بدل مفتی اہلسنت جناب مولانا مولوی قاری محمد خلیل اللہ صاحب مدرسہ مطلع العلوم ریاست رامپور مدظلہ

۱۱۔ علماء کرام تصریح فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے یہ ہے کہ جو چیزیں حضور کی طرف منسوب ہوں ان کی بھی تعظیم و توقیر کی جائے تو جس مکان میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر شریف ہوتا ہے بلکہ جو خاص اسی فعل حسن کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہو بے شک وہ اور مکانوں کے اعتبار سے ضرور قابل تکریم ہے اس تعظیم و تکریم سے منع کرنا وہابیہ کے سوا کسی اہل علم و عقل کا کام نہیں ہو سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ مفتی اہلسنت عالم بے بدل جناب مولانا مولوی قاری واعظ مناظر ملک العلماء

محمد ظفر الدین صاحب قادری رضوی سنی حنفی بہاری مدظلہٗ (مہر شریف)

۱۲۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت و تعظیم جو تکمیل ایمان کے لئے شرط ہے۔ اس میں یہ شے بھی داخل ہے کہ مسلمان کے قلب میں ہر اس شے کی عزت ہو جس کو حضور اقدس سے کسی قسم کا علاقہ اور نسبت پیدا ہو گئی ہو۔ چنانچہ علامہ قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ شفا شریف میں ارقام فرماتے ہیں۔ ومن اعظامہ واکبارہ اعظام جمیع اسبابہ واکرام مشاھدہ وامکنتہ من مکۃ والمدینۃ ومعاھدہ وما لامسہ علیہ الصلوٰۃ والسلام او عرف بہ انتھٰی ما فیہ قال المحشی والمراد جمیع ما نسب الیہ ویعرف بہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ایسی اشیاء کی مسلمان کے قلب میں عظمت نہ ہونا خود ہی موجب خسران ہے۔ چہ جائیکہ بجائے اس کے اس کو بنظر اہانت دیکھنا کہ یہ تو نہایت ہی درجہ شنیع ہے اور ایسے شخص کے حق میں دینی نقصان کے ساتھ دنیوی نقصان کا بھی قوی اندیشہ ہے جیسا کہ جہجاہ غفاری کو پہنچا جس کا قصہ شفا میں یوں منقول ہے۔ ان جھجاہ الغفاری اخذ قضیب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ید عثمان رضی اللہ عنہ وتناولہ لیکسرہٗ علیٰ رکبتہٖ فصاح بہ الناس فاخذتہ الاکلۃ فی رکبتہٖ فقطعہا ومات قبل الحول۔ یعنی جہجاہ غفاری نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے عصاء آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چھین کر توڑنے کے لئے گھٹنوں پر رکھا۔ لوگوں نے چیخنا شروع کیا اس کے گھٹنوں پر ایسا زخم ہو گیا کہ پیر کاٹا گیا اور اس کی تکلیف سے اسی سال مر گیا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سوء ادب سے محفوظ رکھے۔ مفتی اہلسنت عالم بے بدل جناب مولانا مولوی قاری واعظ مناظر محمد مظہر اللہ صاحب امام مسجد فتح پوری دہلی مدظلہٗ (مہر شریف)

۱۳۔ الجواب حق لاریب فیہ مفتی اہلسنت جناب مولانا مولوی واعظ مناظر محمد مظفر صاحب نائب امام مسجد فتح پوری دہلی مدظلہٗ

۱۴۔ الجواب صحیح مفتی اہلسنت جناب مولانا مولوی واعظ مناظر مشرف احمد صاحب نائب مفتی مسجد فتح پوری دہلی مدظلہٗ

۱۵۔ الحمدللہ الذی عزشانہ وتم برھانہٗ والصلوٰۃ والسلام علی النبی الکریم المبعوث الی الاسود والاحمر فالی القیامۃ سلطانہٗ وعلی الہٖ وصحبہٖ وعترتہٖ مصابیح الغرر الذین سبقوا باجلالہٖ وعظمتہٖ فعلی لکل احسانہٖ۔

مسئلہ مذکورۂ بالا کی حلت وسعادت وشرافت وعظمت ورفعت میں شبہ تو کیا واہمہ بھی نہیں۔ زید اس بناء پر مستحق اجر عظیم ہے۔ اس کار خیر وصدقہ جاریہ کی شرافت وعظمت میں رکاکت قباحت و شناعت کے مدعی نہیں۔ مگر اہل حماقت وضلالت۔ ہاں ہاں وہی شرمہ قلیلہ جس کی ذہنیت نہیں مگر دیوبندیت گنگوہیت نجدیت ؎

تراکہ گفت کہ اے نازنین زپردہ برا　　　بغمزہ برصف مرداں شیر افگن زن

حیرت مجھے اس چیز کی نہیں کہ اس شرمۂ قلیلہ نے ان چیزوں پر اعتراض کیا۔ کیونکہ ان کا یہ شیوہ ہے ان کا یہ مذہب نامہذب ہے ان کا یہ عقیدہ عتیدہ ہے۔ مجھے حیرت اور سخت حیرت اس پر ہے کہ ہمارے دینی بھائی مسلمان سنی حضرات ان کی ایسی سازشوں میں کیوں آتے ہیں اور ان کے ایسے پروپگنڈوں سے کیوں متاثر ہوتے ہیں۔ فقیر پُرتقصیر اس مسئلہ کے جواب میں ایضاح واحقاق حق والبطال باطل۔ اور اپنے بھائی مسلمان سنی حضرات کی تسکین خواطر کے لئے چند کلمات عرض کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے آمین۔ استفتاء سے ظاہر۔ کہ محل اعتراض بالتسمیہ بخانقاہِ مصطفائی ہے یا اکرام واحترام خانقاہ مصطفائی اقول باللہ التوفیق والیہ ذوی التحقیق۔ لفظ خانقاہ مصطفائی مرکب ترکیب توصیفی ہے اس کے دو جز ہیں ایک خانقاہ دوسرے مصطفائی۔ لفظ خانقاہ جس چیز کا نام ہے اس نام میں تو معترض کو بھی کلام نہیں۔ اب رہا صرف لفظ مصطفائی اس میں اسم اقدس کے ساتھ یائے نسبتی ہے تو گیا سرکار اقدس رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کسی چیز کی نسبت درست نہیں ہے۔ اگر یہی ٹھہری ہے تو پھر معترض کا ٹھہرنا بھی مشکل ہے میں پوچھتا ہوں کہ وہ سنی ہے یا رافضی لامحالہ دعویٰ سنیت کرے گا۔ اب بتلائے کہ یہ کس کی طرف نسبت ہوئی۔ پھر یہ بتلائے کہ وہ حنفی ہے یا شافعی۔ لامحالہ کہے گا حنفی۔ اب بتلائے کہ اس کا منسوب الیہ کون ہے اور یہ

درست ہے یا نہیں اور پھر بتایئے کہ وہ بدایونی ہے یا دہلوی یا آنجہانی۔ لامحالہ کسی کا اقرار ضرور کرے گا۔ حیف صد حیف بریں خوبیٔ فہم کہ شہر اور گاؤں تک کا منسوب الیہ قرار پانا درست وجائز لیکن نجدی دین میں سید المرسلین رحمۃ اللعالمین علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ الصلوٰۃ والسلام الیٰ یوم الدین کو منسوب الیہ قرار دینا غلط و ناجائز۔ پھر معترض یہ بتلائے کہ تھانوی صاحب سلاسل عالیہ اربعہ میں سے کس سلسلہ میں پیری مریدی کرتے ہیں اب یہ نسبت کس کی طرف ہوگی تو پہلے اپنے ہی مقتداؤ پیشوا کو ہدایت کرے کہ ایسی نسبتیں ناجائز ہیں اس سے کچھ اور آگے چلے تو معترض پر سخت آفت ہے کہ کعبہ معظمہ زاد اللہ شرفًا وتعظیمًا میں ایک جگہ ہے جس کا نام مقام ابراہیمی ہے اسے تو غالبًا اس میں بھی کلام ہوگا اور پھر سونے پر سہاگہ یہ کہ ارشاد قرآنی ہے واتخذ و من مقام ابراهیم مصلی کیوں جناب مقام ابراہیمی کی عظمت واحترام اور مصلےٰ بنالینے کا حکم بھی آپ کے نزدیک درست ہے یا نہیں کذالک یطبع اللہ علیٰ قلوب الذین لا یعلمون اور اس سے بھی کچھ آگے بڑھئے تو کوہ مصیبت معترض کے سر کو چور چور کر رہا ہے کہ یہ دین دینِ ابراہیمی ہے اس کو تو اس دین متین کی بھی عزت و احترام میں کلام ہوگا۔ لھم قلوب لا یعقلون بھا ولھم اٰذان لا یسمعون بھا ولھم اعین لا یبصرون بھا اولٰئک کالانعام بل ھم اضل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ حق تو یہ ہے کہ ومن یضلل اللہ فلا ھادی لہ۔ الغرض ایسے امور پر اعتراض کرنا اپنی جہالت وضلالت کا ثبوت دینا ہے۔ احادیث کریمہ واقوال ائمہ میں ایسے جزئیات بکثرت موجود ہیں۔ فقیر بلحاظ تطویل اسی قدر پر اکتفا کرتا ہے کون نہیں جانتا کہ سادات کرام اہلبیت اطہار کا اکرام واحترام اس بناء پر ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہیں خصوصًا عرب میں یہ کس پر مخفی ہے کہ بیر ام سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا صدقہ جاریہ ہے۔ اللہ اکبر ائمہ عظام تو تصریحیں فرمائیں کہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و حرمت کے یہ معنی کہ جس چیز کی سید اکرم رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت ہو جس چیز کو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیکھ لیں۔ جس چیز کو سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چھو لیں وہ

عزیز و محترم ہو جاتی ہے۔

فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا　　　　بلبل ہمیں کہ قافیہ گل شود بس ست

علامہ قاضی عیاض علیہ رحمۃ اللہ العزیز الفیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں۔ ومن اعظامہ واکبارہ اعظام جمیع اسبابہ، واکرام مشاھدہ وامکنتہ من مکۃ والمدینۃ ومعاھدہ وملامسہ علیہ الصلوٰۃ والسلام او عرف بہ انتھی والمراد جمیع ما ینسب الیہ ویعزی بہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کما قالہ المحشی۔
اس مختصر تقریر سے ہر دو شق کا حکم خواہ اعتراض تسمیہ خانقاہ مصطفائی پر ہو۔ یا اکرام و احترام خانقاہ مصطفائی پر اچھی طرح ظاہر و واضح ہو گیا اب وضاحت حق کے بعد بھی گمراہیوں پر اڑے رہنا اور ناجائز موشگافیوں سے تائب نہ ہونا اپنی ضلالت کو اور محکم کرنا ہے۔ والعیاذ باللہ رب العالمین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم والحمد للہ رب العالمین وافضل الصلوات واکمل التحیات علی سید المرسلین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین سیدنا محمد والہ وصحبہ واھل بیتہ وعترتہ الطاھرین اجمعین وعلینا معھم ولھم یا ارحم الراحمین برحمتک یا مجیب السائلین۔ مفتی اہلسنت جناب مولانا مولوی واعظ مناظر محمد فضل الدین صاحب حیدر البہاری مدرسہ نعمانیہ دہلی غفرلہٗ۔ لستۃ وعشرین خلون من الشھر العظیم شعبان المعظم ۱۳۵۶ھ الیوم المبارک السعید یوم الاثنین۔

۱۶۔ محب وہ ہے جو نسبت پر قربان ہو اسی قانون کا ایک جزیہ یہ ہے۔

وقد امر علی الدیار دیار سلمٰی　　　　اقبل ذا الجدار و ذا الجدارا

وما حب الدیار تشغفن قلبی　　　　ولکن حب من سکن الدیارا

عظمت نسبت پر جو اعتراض کرے وہ عشق و محبت سے خالی عقل و دیانت سے عاری ہے

مفتی اہلسنت عالم بے بدل جناب مولانا مولوی واعظ مناظر محمد عبدالحفیظ صاحب آکولوی مفتی اعظم مدرسہ نعمانیہ دہلی۔

۱۷۔ الجواب صحیح۔ مفتی اہلسنت عالم بے بدل مولانا مولوی واعظ مناظر سید عبدالمجید صاحب مہتمم مدرسہ نعمانیہ دہلی (مہر مدرسہ نعمانیہ دہلی)

۱۸۔ اللھم ھدایۃ الحق والصواب۔ اس لئے مکان بنوانا کہ اس میں حضور اقدس مالک عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک کیا جائے اس میں میلاد شریف اور نذر و نیاز وایصالِ ثواب عمل میں لائے جائیں جائز ہے اس مکان کا احترام اور توقیر کرنا جائز ہے اسے حجرۂ مصطفائی اور نبی خانہ کہنا بھی جائز ہے مسجد کو خدا کا گھر کہا جاتا ہے اس لئے تو کہ اُسے ذکر خدائے عزوجل سے نسبت ہے یونہی ایسے مقامات کو جہاں ذکرِ پاک مختارِ عالم صلی اللہ وآلہ وسلم ہوا نہیں نبی خانہ اور حجرۂ مصطفائی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کہنے میں کوئی خرابی نہیں بلکہ بہتری ہے۔ ہماری ذات اور ہماری ہر چیز ملک حضور ہے اور ان کو حضور محبوب خدا جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نسبت کرنا اور سب کا مالک حضور کو جاننا عین مقتضائے ایمان ہے اور جس کا ایسا عقیدہ ہو اسکو سنت کی حلاوت حاصل ہوگی۔ بلکہ یہاں اسے ایک اور معنی سے بھی اس نام سے موسوم کیا جاتا ہے وہ یہ کہ روح پاک حبیب اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وہاں رونق افروز رہتی ہے۔ قال ای ابن دینارٍ وھو من کبار التابعین المکیین وفقھائھم (ان) وفی نسخۃ فان (لم) یکن فی البیت احد فقل السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ) ای لان روحہ علیہ السلام حاضرۃ فی بیوۃ اھل الاسلام. شرح شفا لملا علی قاری جلد ۳ صہ ۴۶۴ صاف ظاہر ہے کہ ایسے پاکیزہ مقام پر روح مقدس بدرجۂ اولیٰ ہوگی۔ ایسی جگہ کا ادب واحترام کرنا حضور کا احترام و توقیر اور ادب کرنا ہوگا اور اصلی کلی یہ ہے کہ تعظیم ہر منتسب بارگاہ کبریا علی الخصوص محبوب خدا آنجائے تعظیم حضرت عزت جل وعلا ہے۔ قال تعالیٰ ومن یعظم حرمات اللہ فھو خیر لہ عند ربہ جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے تو وہ بہتر ہے اس کے لئے اس کے پروردگار کے یہاں وقال تعالیٰ ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب۔ جو اللہ کے شعاروں کی تعظیم کرے وہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔ وقال تعالیٰ وتعزروہ وتوقروہ۔ اور حضور کی تعظیم و توقیر کرو اگر نظر

ایمان سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ جس چیز کو آپ کی ذاتِ پاک سے نسبت ہو جائے اسے معظم و محترم سمجھنا اور اس کا ادب کرنا صحابہ و تابعین و بزرگانِ دین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عمل رہا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔ جب سے میں نے سرکار اقدس سے بیعت کی ہے تو میں نے اپنے داہنے ہاتھ سے اپنے مخصوص مقام کو نہیں چھوا۔ ابن ماجہ شریف باب کراہۃ مس الذکر بالیمین صہ ۲۷ شفائے قاضی عیاض میں ہے احمد بن فضلویہ کہتے ہیں۔ میں نے کمان کو ہاتھ کبھی بے وضو نہیں لگایا۔ جب سے مجھ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک میں کمان پکڑی ہے۔ صحرائے مدینہ اور اس کے وہ مکانات جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے اور مدینہ طیبہ کے جنگلوں کی ہوائیں اسی نسبت پاک کی بدولت قابلِ تعظیم و توقیر ہیں۔ شفا شریف میں ہے۔ ان تعظیم عرصاتھا وتنسم نفحاتھا و تقبل ربوعھا وجدرانھا ؎

وعلی عھدان ملات محاجری   من تلکم الجدران والعرصات
لاعفرن لصون شیبی بینھما   من کثرۃ التقبل والرشفات

اسکے (مدینہ کے) میدانوں کی تعظیم کی جائے اور اس کی مہکتی ہوئی خوشبو میں سونگھی جائیں اور منزلیں اور دیواریں چومی جائیں اور میرا عہد ہے کہ اپنی آنکھوں کے گوشان دیواروں اور میدانوں سے بھر دوں گا خدا کی قسم میں اپنی سفید داڑھی کو گرد و غبار سے بچائی جاتی ہے۔ ان میدانوں میں کثرت بوسہ بازی سے ضرور خاک آلود کروں گا۔ یاد رکھئے ایسے مقام کا ادب ضرور حسن ہے۔ فتح القدیر میں ہے۔ کلما کان ادخل فی الادب والاجلال کان حسنًا اور جو کچھ ادب اور تعظیم میں داخل رکھے خوب ہے لیکن یہ ادب ایمان والے کے نزدیک ہے۔ علامہ ابن حجر مکی نے جوہر منظوم میں فرمایا۔ تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بجمیع انواع التعظیم التی لیس فیھا مشارکۃ اللہ تعالیٰ فی الالوھیۃ امر مستحسن عند من نور اللہ ابصارھم۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ان تمام اقسام تعظیم کے ساتھ جن میں حضرت عزت سے الوہیت میں شرکت کرنا لازم نہ آئے

امر مستحسن ہے ان سب کے نزدیک جن کی آنکھیں اللہ تعالیٰ نے روشن کی ہیں۔ پس خوب یقین رکھئے ایسے متبرک مقام کی بے ادبی کرنے والے دشمن اسلام ومسلمین ہیں۔ لامذہب ہیں وہابی نجدی۔ دیوبندی ہیں۔ جیسے کہ انہوں نے مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ودیگر مقامات متبرکہ ومزارات مقدسہ کے ساتھ گستاخیاں کی ہیں جو آج بالکل ظاہر ہیں۔ ایسے بے ایمان دجال کذاب لوگوں کے کہنے میں ہرگز نہ آئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔ مفتی اہلسنت جناب مولانا مولوی قاری حافظ واعظ مناظر محمد عبد الغنی صاحب مدرس مدرسہ حنفیہ غوثیہ قلی بازار کانپور مدظلہٗ (مہر مدرسہ غوثیہ شریف)

بعض احباب کے تحریری اور زبانی اعتراضات پر مناظرہ کا اشتہار زیر صدارت مفتی بے بدل عالم اہلسنت حضرت مولانا مولوی شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب قبلہ سجادۂ عالیہ قادریہ رضویہ قدسیہ بریلی شریف محلہ سوداگران میں بروز چہار شنبہ بتاریخ ۲۸ شعبان المعظم ۱۳۵۶ھ مطابق ۳ نومبر ۱۹۳۷ء بوقت ۸ بجے صبح شائع کیا گیا جس میں مسائل مناظرہ میں سے ایک یہ بھی تھا کسی چیز کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نسبت دیکر اس کی توہین کرنا یا اس کا ادب وتعظیم ساقط کرنا کفر ہے۔ شائع شدہ اشتہار کے مطابق ہزارہا احباب شوق مناظرہ میں سوداگری محلہ پہنچے مگر افسوس کہ ان معترضین نے کرم نہ فرمایا۔ جو ہمیشہ سے اس دن کے منتظر تھے اور گھر بیٹھے فتح کے خواب دیکھا کرتے تھے حضرت حامد میاں صاحب قبلہ مدظلہٗ کو بھی دو گھنٹہ متواتر تکلیف اٹھانا پڑی۔ انتظار میں باہر تشریف فرما رہے۔

استفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جو شخص اہلسنت ہو کر کسی صریح العقیدہ مفتی اہلسنت اور اسکے فتوے شریعت پر معترض ہو وہ بدمذہب ہے یا نہیں کیونکہ اکثر اختلافات علماء باعث فلاح دین امت کا مضمون پیش آجاتا ہے۔

الجواب: شرعی فتوے کی توہین کرنا کفر ہے عالمگیری مصری میں ہے من القی الفتوی علی الارض وقال۔ انچہ آوردہ اند غلط است۔ کفر اور اگر اعتراض سنی کا اس وجہ سے ہو کہ کسی سے غلطی ہوگئی تو کوئی

بات نہیں اور بلا وجہ شرعی معترض ہونا گمراہی ہے اور حکم شرعی کا انکار اور توہین کرنا کفر ہے۔ مفتی اہلسنت جناب مولانا مولوی حافظ قاری واعظ مناظر محمد عبدالغنی صاحب سنی حنفی مدرس مدرسہ حنفیہ غوثیہ قلی بازار کانپور مدظلہٗ (مہر شریف)

دیگر تصدیقات جلیلہ

(۱) چونکہ خانقاہ مصطفائی شریف اور نبی خانہ شریف از روئے نسبت ایک ہی چیز ہیں۔ لہٰذا اس کی نسبت کا ادب و تعظیم اس کے لئے مکان کے وقف کا جواز اس میں سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معہ آل و اصحاب تشریف فرما ہونا اُس کے تبرک شریف کا متبرک اور دافع الامراض ہونا اس میں حاضری اور طواف کا تاکیدی حکم اعلیٰ حضرت مولانا شاہ فضل الرحمان صاحب قبلہ گنج مراد آبادی اور اعلیٰ حضرت مولانا شاہ آلِ رسول صاحب قبلہ مارہروی قدس سرہم جیسے اکابرین اولیاء کرام اور دیگر علماء عظام کی تصدیقات جلیلہ سے نبی خانہ شریف بدایوں کی شائع شدہ کتاب تذکرۂ طیب یعنی نبی خانہ بدایوں کا جشنِ مولود" سے روشن تر از آفتاب ہے جو چاہے ملاحظہ فرمائے۔

(۲) تذکرہ اولیائے ہند جلد دوم کے صفحہ ۸۰ پر مرقوم ہے کہ حضرت مولانا مولوی شاہ شیخ حسین صاحب ناگوری مصنف تفسیر مسمّٰی بہ نور النبی و شرح سوانح شیخ احمد غزالی و دیگر کتب جلیلہ قدس سرہٗ نے جو علوم ظاہری و باطنی سے آراستہ و پیراستہ تھے اور جن کی ولایت و عظمت و زہد و کمال و ذوق و عشق و تقویٰ کو تمام ہندوستان مانے ہوئے ہے۔ اپنی تمام املاک و چاہ و مکانات حضور پُرنور سرکار رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں ان کے نام اقدس شریف پر وقف فرمائے۔

(۳) تمام واقفین کی نیت ہمیشہ ہر شے کے وقف کرتے وقت حقیقتاً خالصاً لوجہ اللہ ہوا کرتی ہے پھر مجازاً جس کی طرف اس وقف کو منسوب کر دیا جائے جائز ہے جیسا کہ ھٰذا لام سعد سے ظاہر ہے پھر وقف مصطفوی شریف کا تو کیا کہنا۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں ؎

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

پھر جواز کے لئے اسناد اولیاء کرام و مفتیانِ عظام بکثرت شائع شدہ اسی کتاب میں موجود ہیں۔
مولیٰ تعالیٰ ہر مسلمان کو توفیق ادب و تعظیم نسبت مصطفوی شریف عطا فرمائے۔
آمین آمین ثم آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ
وازواجہ واھل بیتہ وذریاتہ واولیائے امتہ وعلمائے ملتہ اجمعین
الیٰ یوم الدین برحمتک یا ارحم الراحمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

شجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت و فرعھا فی السماء

شجرہ قاسمی مصطفائی فضل رحمانی بریلوی

سلسلہ عالیہ قادریہ

یا الٰہی کر کرم شمس الضحیٰ کے واسطے
یا رسول اللہ رحمت ہو خدا کے واسطے

نزع میں مرقد میں محشر میں دو عالم میں مجھے
شاد فرما مرتضیٰ شیر خدا کے واسطے

مصطفیٰ کے لاڈلے پیارے حسن کا واسطہ
موت با ایمان آئے اس گدا کے واسطے

واسطہ ثانی حسن اور سید عبد اللہ کا
رزق میں وسعت عطا ہو بے نوا کے واسطے

فیض دے نعمت سے موسیٰ اور عبد اللہ کی
موسیٰ و داؤد سے رہنما کے واسطے

حضرت یحییٰ کا صدقہ راستہ سیدھا چلا
شاہ عبد اللہ موسیٰ رہنما کے واسطے

شہ ابی صالح کے گھر کی معرفت سے فیض دے
صابر و شاکر بنا اپنی رضا کے واسطے

شیخ عبدالقادر غوثِ جہاں کا واسطہ
قبر میں رحمت کی ٹھنڈی ہو ہوا کے واسطے

برسے وہ رزاق و شرف الدین کا بارانِ کرم
معرفت لائے مرے دل کی ضیا کے واسطے

فتح مندی دے برائے سید عبدالوہاب
ہر عدو پر دونوں عالم میں گدا کے واسطے

شہ بہاؤ الدین کا صدقہ کھلے باطن کی آنکھ
زنگِ دل کا دور ہو اس پیشوا کے واسطے

شہ عقیل و شمس کے صدقہ میں دلِ پُر نور کر
بھیک دے بندہ کو تو ان کی ولا کے واسطے

شہ گدا رحمٰن شمس الدین کا دامن حشر میں
ہاتھ آ جائے مرے خیر الوریٰ کے واسطے

شہ گدا کے در کا اک ادنیٰ گدا کر دے مجھے
فضل ہو جائے بفضلِ باخدا کے واسطے

شہ کمال و شاہ اسکندر کی نعمت سے مجھے
سر بسر پُر نور کر ہر اولیا کے واسطے

اس مجدد شیخ احمد کی طریقت پر چلا
شاہ معصوم و محمد پیشوا کے واسطے

شہ زبیر و شہ ضیا ر کے در کا صدقہ اے خدا
دونوں عالم میں ملے ان کے گدا کے واسطے

خواجہ آفاق شاہِ فضل رحمٰن کی ضیاء
کھول دے چشم بصیرت اس گدا کے واسطے

دولت عز و عملِ دے علم و عفو و عافیت
بخش عرفاں قاسمِ اہلِ سلسلہ کے واسطے

زندگی میں باخبر کردے نظر ایمان و وصل
نسبت کامل حضوری اس گدا کے واسطے

آل و اصحاب اہل بیت پاک کی نوری ضیاء
علم سینہ دے شہید کربلا کے واسطے

چہار پیروں اور چودہ خانوادوں کا کرم
عشق و الفت دے امامانِ صفا کے واسطے

نقشبندی، سہروردی، قادری چشتی فیوض
دل کی آنکھیں کھول دیں کل اولیا کے واسطے

رکھ مجھے پابند شرع صادقِ اسلام کر
منزلیں طے فقر کی ہوں مصطفٰے کے واسطے

یہ تمنا ہے جمیع المومنین و مسلمین
ہوں دعا گو کل رُسل اور انبیاء کے واسطے

فکر و فاقہ قرض و غصہ رنج و غم حق العباد
دور رکھ دنیا میں مجھ سے اتقیا کے واسطے

برکتیں دے تندرستی رکھ بلائیں دور کر
فارغ البالی ملے زین العبا کے واسطے

شجرۂ طیب پہ توفیق عمل صدقِ مقال
ساتھ رزق پاک کے دے اصفیا کے واسطے

حضرت قاسم میاں کے رنگ میں رنگ جائیں مُرید
ہو دعا مقبول طاہر اولیاء کے واسطے

جن کے دامن سے بندھا ہوں آج تا روز قیام
یا نبی میں ساتھ ہوں ان کے خدا کے واسطے

جَلَّ و علاہ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیرِ خلقہٖ سیّدنا و مولانا محمدٍ وّ علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ و ازواجہٖ و اہلبیتہٖ وَ ذریاتہٖ و اولیاءِ اُمّتہٖ اجمعین ۔ اِلیٰ یومِ الدین برحمتک یا ارحم الرّاحمین
آمین ۔ آمین ثم آمین ط

شجرۂ عالیہ قاسمیہ مصطفائیہ فضلِ رحمانیہ چشتیہ

۱ یارب بحمدؐ[۱] بہر علیؓ[۲] بحسنؒ[۳] سلطانِ دیں مدد دے

بن زیدؒ[۴] و فضیلؒ[۵] و ابراہیمؒ[۶] حذیفہؒ[۷] امین الدینؒ[۸] مدد دے

۲ پئے مشادؒ[۹] و اسحاقؒ[۱۰] احمدؒ[۱۱] ہم شاہ محمدؒ[۱۲] بو یوسفؒ[۱۳]

مودودؒ[۱۴] شریفؒ[۱۵] و ہم عثمانؒ[۱۶] معینؒ[۱۷] و قطب الدینؒ[۱۸] مدد دے

۳. بفریدؒ[۱۹] و صابرؒ[۲۰] و شمش الدینؒ[۲۱] بجلالؒ[۲۲] و احمد عبد الحقؒ[۲۳]

پئے مخدوم احمدؒ[۲۴] محمد قدوسؒ[۲۵] و رکن الدینؒ[۲۶] مدد دے

۴. پئے احدؒ[۲۷] و احمد مجددؒ[۲۸] معصومؒ[۲۹] و محمد شاہؒ[۳۰] زبیرؒ[۳۱]

بضیاؒ[۳۲] آفاقؒ[۳۳] و رحمانؒ[۳۴] اے قاسمؒ[۳۵] صدق و یقیں مدد دے

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد و آلہ

واصحابہ وازواجہ واہل بیتہ واولیاء

امتہ اجمعین الیٰ یوم الدین۔

مُبارکی

حضرت پیر و مرشد شہنشاہ[1] سید حاجی محمد قاسم حسین ہاشمی مصطفائی فضل رحمانی اعلیٰ محبوب[2] رسول بریلوی قدس سرہ نے اپنے وصال سے چند یوم قبل یہ مبارکی ۱۲ ربیع الاول شریف سنہ ۱۹۳۹ء کے دعوت میلاد اقدس شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس شریف میں پیش فرمائی تھی۔

شہ والا ربیع پاک کا جلسہ مبارک ہو
بنایا رب نے کعبہ کا تمہیں قبلہ مبارک ہو

تمہارا خاندانی فخر کل عالم پہ روشن ہے
بنی ہاشم جمال حق کا آئینہ مُبارک ہو

تمامی انبیا صدیق صالح اور شہیدوں کو
ازل سے تا ابد اس شان کا مولیٰ مبارک ہو

خلیلی اور اسمٰعیلی وہ ہاشم سے ملتا ہے
بنی ہاشم تمہیں اس شان کا شجرہ مبارک ہو

جناب حضرت عبداللہ حمزہ حضرت عباس
تمہیں بیٹا بھتیجا سلطنت والا مُبارک ہو

کوئی میری صدا یہ آمنہ بی بی کو پہنچا دے
خدائی جس سے چمکی وہ تمہیں بیٹا مبارک ہو

خدا کا نام روشن کر دیا جس نے دو عالم میں
تمہیں حسنین ایسی شان کا نانا مبارک ہو

جسے حق نے بنایا قادر و مالک دو عالم پر
تمہیں اس شان کا اے فاطمہ بابا مبارک ہو

۱- یہ عہدہ طریقت ہے۔
۲- یہ دربار نبوی شریف سے خطاب عطا ہوا۔

شہنشاہ طریقت حضرت مولا علی تم کو
برادر اور خسر اس شان کا اعلیٰ مُبارک ہو

ابوبکر و عمر عثمان و حیدر شان والے ہو
تمہیں ان کی بدولت آج یہ رتبہ مُبارک ہو

کروں جنت کی کیسے آرزو پیارے میں مجرم ہوں
کہیں بھیجو شفاعت کا تمہیں سہرا مبارک ہو

خداوند دو عالم چاہتا ہو جن کی مرضی کو
مبارک اہلسنت وہ تمہیں دولھا مبارک ہو

لحد میں نزع میں مرقد میں محشر میں دو عالم میں
غلاموں کے سروں پر آپ کا سایہ مبارک ہو

میں کس قابل ہوں میری آنکھ کس قابل ہے جو دیکھوں
جمال پاک کا موسیٰ تمہیں جلوہ مُبارک ہو

زمین روضۂ اطہر ہے اعلیٰ عرشِ اعظم سے
تمہیں اہلِ محبت قلب کا سجدہ مبارک ہو

بہانہ حضرت آدم کا تھا لیکن حقیقت میں
ملائک کا ازل میں آپ کو سجدہ مبارک ہو

ابھی بحرِ معاصی سے نظر میں پار کر دے گا
گنہگاروں تمہیں اس شان کا آقا مبارک ہو

خوشی کی بات ہے شادی مناؤ سلسلہ والو
بنایا ہے تمہیں سرکار نے بندہ مُبارک کو

خوشا قسمت نظر میں جن کی رہتا ہے جمالِ شاہ
سروں میں اپنے جو رکھتے ہیں یہ سودا مُبارک ہو

ہوئے ہیں ہو چکے جتنے بھی ہیں محبوب اور عشاق
مری جانب سے سب کو ان کا نظارہ مُبارک ہو

نظر آنے لگا ہے بات اب کوئی گھڑی کی ہے
کرو خوشیاں تمہیں امید کا چہرہ مُبارک ہو

کہیں گے اہل محشر ان کے عشاقوں سے محشر میں
تمہیں دیدار والا آج بے پردہ مبارک ہو

مزہ تو جب ہے منکر سینوں سے حشر میں کہدے
ہمیں بد بخت نکلے آپ کو صدقہ مبارک ہو

تمنا ہے الٰہی میں بھی اس دن تک رہوں زندہ
سلامت کا پڑھے غل میں کہوں دو لہا مبارک ہو

گداؤں جھولیاں پھیلا کے اُس کے سامنے آؤ
تمہیں اس قاسمِ نعمت کا دروازہ مُبارک ہو

شرف یہ تجھ کو کیا کم ہے کہ تو قاسم کا بھائی ہے
تجھے شمشاد اعلیٰ شان کا رتبہ مُبارک ہو

ختم شد

قطعۂ تاریخ (وصال)

شہنشاہ[۱] سید حاجی محمد قاسم حسین ہاشمی مصطفائی فضل رحمانی اعلیٰ محبوبِ[۲] رسول بریلوی

از نتیجۂ فکر جناب قاضی محمد خلیل الدین صاحب نوشہ عباسی بدایونی۔

حور و غلماں لینے آئے جب چلے قاسم حسین
خیر مقدم مصطفائی کا ہوا باعزّ و شان

از سرِ الہام نوشہ ہاتھ آیا سالِ وصل
فضل ہے رحمٰن کا پایا ہے جنّت میں مکان

سنہ ۱۹۳۹ء

چوں پیام اجل رسید باد
خوانہ لبیک و شد بحق ملحق

بہر تاریخ رحلتش نوشہ
گفت قاسم حسین ذاکر حق

از نتیجۂ فکر جناب حکیم کفیل الدین صاحب عالی بدایونی

تیرہ تاریخ مہ مولد تھی
کی جو دنیا سے کسی نے رحلت

سالِ ترحیل یہ لکھو دو عالی
قاسمِ صدرِ نشینِ جنت

سنہ ۱۳۵۸ھ

۱۔ یہ عہدہ طریقت ہے

۲۔ دربارِ نبوی شریف سے خطاب عطا ہوا۔

نحمدہ ونصلی علیٰ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — رسولہ الکریم

باب اوّل

ماہِ ادبستانِ معرفت یا دفیضانِ شریعت

۱۳۵۴ھ

۱۹۳۶ء

ہندوستان کے مفتیان اہلسنت والجماعت کے سچے فتاوے

استفتار ۱: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے ایک مکان حضور شہنشاہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نامِ اقدس شریف پر وقف کر کے اس کا نام خانقاہِ مصطفائی شریف رکھا ہے۔ اس میں میلاد شریف اور نذر و نیاز کرتا ہے اور اس میں ایک کوٹھری کا نام حجرۂ مصطفائی شریف رکھا ہے۔ جس میں مسندِ مقدس سجا بسا کر لگائی جاتی ہے اور اس میں سامانِ دعوت و نیاز چنا جاتا ہے کیا یہ از روئے شریعت مطہرہ واجب التعظیم ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو اس پر اعتراض کرنے والوں اس کا ادب و تعظیم ساقط کرنے والوں اور اس کا احترام نہ کرنے والوں کے لئے کیا شرعی فرمان شریف ہے۔ بینوا و توجروا۔

الجواب: یقیناً ایسا وقف و نام رکھنا شرعاً جائز ہے اکثر لوگ میلاد پاک کے لئے مکان وقف کر کر بہ نیت خیر اس کو موسوم بہ "نبی خانہ" کرتے رہے ہیں۔ مسلمان اس نیت سے اس کی تعظیم و توقیر کرتے ہیں اور برکات دارین حاصل کرتے رہے ہیں۔ اس کو ناجائز بتلانے والے گمراہ نجدی خیال دشمنِ اسلام ہیں بلاشک جس چیز کو حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ سے منسوب کیا جائے تو ان اسماء کی نسبت ملحوظ رکھ کر اس چیز کی بے ادبی یقیناً کفر ہے۔ فتاوے عالمگیری میں ہے کہ اگر کسی شخص نے کہا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کدو پسند تھا۔ دوسرے شخص نے یہ سنکر کہا کہ مجھ کو پسند نہیں تو وہ کافر ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ جس چیز کی نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو اسکی اہانت اس نسبت کو ملحوظ رکھ کر کفر ہے۔ العیاذ باللہ العظیم۔ (بدایوں)

استفتاء ۲ : زید کی دس آمدنیاں ناجائز ہیں اور ایک جائز ہے لیکن سب روپیہ مخلوط ہوگیا ہے اب اس روپیہ سے نیاز جائز ہے یا نہیں اگر نہیں تو اسکے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے۔

الجواب : جب پاک و ناپاک مخلوط ہوجائے تو اس سے نیاز وغیرہ نہیں کرسکتے۔ پاک کرنے کا طریقہ تصدق بر فقراء ہے پھر فقیر اسے ہدیۃً زید دے اب اس کیلئے پاک ہے (بریلی)

استفتاء ۳ : زید کی تمام آمدنیاں ناجائز ہیں اور وہ نیاز کرنا چاہتا ہے اب کیا اس روپیہ کو کسی کی پاک آمدنی سے تبدیل کرکے نیاز دے سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب : ہاں پاک آمدنی سے بدل کر کرسکتا ہے (بریلی)

استفتاء ۴ : ہم اہلسنت کا خیال و حسنِ عقیدت ہے کہ میلاد مبارک میں حضور شہنشاہ انبیا علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والثناء تشریف لاتے ہیں اس صورت میں اس کو دعوتِ مصطفوی شریف ماننا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب : (الف) محفل میلاد مبارک کے استحباب پر جمہور علماء اہلسنت کا اتفاق ہے اسکا انعقاد باعثِ ہزاراں ہزار برکات ہے علماء و صلحانے محفل پاک میں حضور پُر نور علیہ السلام کی رویت و زیارت سے فیوض و برکات حاصل کئے ہیں جیسا کہ تصنیفات شاہ ولی اللہ وغیرہ میں مشرح ہے۔ اس کو دعوتِ مصطفوی کہنے میں کوئی وجہ عدم جواز نہیں (بدایوں)

(ب) اہلسنت والجماعت کا خیال اور حسن عقیدت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں۔ دعوت مصطفوی شریف کہنے میں کچھ حرج نہیں یعنی جائز ہے نماز میں السلام علیك ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ اور جواب آذان میں صلی اللہ علیک یارسول اللہ اور قرآن پاک میں ہے وما ارسلنك الا رحمۃ للعالمین اور لفظ شاہدًا اس مضمون کے مختصر دلائل ہیں (امروہہ)

(ت) جائز ہے کیونکہ اس مجلس کا مقصد حضور سرورِ انور کا ذکر جمیل ہے تو وہ مجلس حضور کی طرف منسوب ہے اور اس کی دعوت حضور کی مجلس میلاد کی دعوت ہے۔ (مرادآباد)

روحانی اور جسمانی تشریف آوری کا مکمل ثبوت۔ شرح مواہب الدنیہ میں ہے کہ حضور اور دیگر

انبیاء عظام کی ارواح پاک ان کے جسموں میں دوبارہ واپس کردی گئی ہیں کوئی امر اس بات کو مانع نہیں ہے کہ روح پاک یا مجسم نظر آجائیں۔ احسن الخصائل میں ہے مولوی شاہ عبدالعلی نے سرکار اعظم اور صدیق اکبر کی مجسم زیارت فرمائی۔ شرح صدور میں ہے امام سیوطی نے ختم قرآن پاک۔ اور میلاد اقدس شریف میں مشاہدہ فرمایا۔ فتاوٰے عزیزیہ سے حضور کی شرکت ختم قرآن میں ثابت۔ پھر محدث دہلوی شیخ ابوالمسعود کے حال میں لکھتے ہیں۔ مصافحہ میکرد آنحضرت را بعد ہر نماز اب ایک وقت میں ہزاروں جگہ تشریف فرما ہونے کا ثبوت لیجئے۔ شیطان ایک وقت میں کروڑوں جگہ بہکا سکے اور بلا تشبیہ عقل سلیم سے نکیرین وعزرائیل علیہم السلام کی وسعت علم اور ما فوق عقل پر غور فرمایئے پھر "بہجۃ الاسرار شریف" میں سیدنا غوث اعظم کا ایک وقت میں چند مقامات پر دعوت کھانا اور اپنی جگہ پر قائم رہنا ثابت سبع سنابل شریف میں امام فتح محمد کا دس جگہ وقت واحد میں دعوت کھانا تحریر میزان میں شیخ محمد خضری کا پچاس جگہ ایک دن میں نماز جمعہ پڑھانا ثابت۔ جب ملائکہ عظام اور اولیاء کرام کے یہ مراتب ہوں تو جن کے صدقہ میں جنکے نور سے جنکی وجہ سے یہ پیدا ہوئے ان کے مراتب کا کیا پوچھنا ہے اب رہا دعوت کا سوال تو ہر ایصال ثواب دعوت روحانی میں داخل ہے اس سے روحیں خوش ہوتی ہیں اور جن اہل باطن اہل نظر کو یہ مراتب عطا فرمائے گئے ان کے یہاں سرکار کریم معہ آل واصحاب مجسم تشریف لاکر بھی دعوت کھاتے ہیں لیکن یہ مسئلہ شریعت باطن کا ہے فہم ظاہر سے وراء ہے۔

استفتاء ۵ : جو شخص دعوت مصطفوی شریف کو جائز نہ سمجھے اس کیلئے شرعی کیا حکم ہے۔

الجواب : جو اس کے عدم جواز کا قائل ہو بار ثبوت اس کے ذمہ ہے ورنہ ایک جائز شے کو ناجائز ٹھیرا کر گنہگار ہوگا۔ (بدایوں)

استفتاء ۶ : کیا میلاد شریف واذ اخذ اللہ میثاق النبیین کے مطابق سنت الٰہی ہے اور کیا وہ فرض بھی مانا جاسکتا ہے۔

الجواب : الف : حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و توقیر و ادب فرض مذہبی ہے۔ بغیر حضور کے ادب و تعظیم کے تمام اعمال حبط و بے سود ہیں۔ انعقاد محفل میلاد اور آپ کی پیدائش کی خوشی کرنا موجب

اجر و ثواب ہے۔ ابولہب جیسے کافر کی پیدائش سرکار علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ پر ثویبہ کے آزاد کر دینے پر پیر کے دن جہنم میں تخفیف عذاب سیر میں مذکور اس کے منکر اس کو برا سمجھنے والے بدعت و شرک بتانے والے شرک میں مبتلا گمراہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔ اھدنا الصراط المستقیم۔

(بدایوں)

(ب) بے شک اس آیت میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا بیان ہے اور محفل میلاد پاک میں یہی ہوتا ہے تو بالیقین محفل میلاد شریف میں اس آیۃ کی اقتدا ہے فرض بایں معنی کر اس کے اخلاص و نیازمندی اس کو اس محفل شریف کیلئے مضطر کرتے ہیں یہ تو ٹھیک ہے۔ مگر فریضۂ شرعی نہیں۔ (مراد آباد)

(ت) میلاد شریف کا ذکر سنت الہی ضرور ہے لیکن سنت الہی بلا دلیل فرضیت بندوں پر فرض نہیں ہوتی (امروہہ)

فلیفرحوا کی بناء پر صاحب تفسیر روح البیان سورہ فتح میں صاف فرماتے ہیں ومن تعظیم صلی اللہ علیہ وسلم عمل المولد. یعنی میلاد شریف منجملہ آپ کی تعظیم سے ہے اور تعظیم بہرحال وبہر نوع فرض عظیم ہے۔ علاوہ بریں جس کو جس سے محبت ہوتی ہے وہ اسکے ذکر کو فرض سمجھتا ہے۔

استفتار ۷: کیا جلسۂ میلاد پاک میں حضور کی موجودگی کا عقیدہ رکھتے ہوئے ضمائر غائب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا استعمال از روئے ادب وعقیدہ و شریعت مطہرہ بہتر ہے یا صیغہائے حاضر (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا۔

الجواب: صیغہائے حاضر کا استعمال بہتر ہے علمائے دین نے حکم دیا کہ جب نماز میں السلام علیک ایھا النبی کہے حضور کا تصور کرے گویا حضور میرے روبرو ہیں میرا سلام سن رہے ہیں۔ بنا ٔ علیہ جب صیغہائے حاضر سے صلاۃ و سلام عرض کرے تصور حلیہ مبارک کا کرے بہت ممکن ہے کہ حضوری خاص و شرف رویت مبارک سے مشرف ہو جائے (بدایوں)

استفتار ۸: جلسۂ میلاد شریف میں جوتہ ہمراہ لانا جس کے تلے میں ناپاکی لگی ہوتی ہے جائز و اندرون ادب ہے یا نہیں۔

الجواب: کسی مجلس میں جوتے لے جانا آداب مجلس کے خلاف ہے اس لئے محفل ذکر میں جوتے لے جانا ادب کے خلاف ہوگا۔ (لکھنؤ)

استفتاء ۹: حضور کی تشریف آوری کا عقیدہ رکھتے ہوئے جلسۂ میلاد پاک میں مٹی کا تیل گیس یا اور کوئی بدبودار شے روشن کرنا جائز داندرون ادب ہے یا نہیں۔

الجواب: (الف) بدبودار چیزیں محفل شریف میں نہ لائیں (مرادآباد)

(ب) مٹی کا تیل بدبودار شے جلانا خلاف ادب ہے اس سے پرہیز کرے خصوصاً جب اس سے حاضرین کے دماغ پراگندہ ہوتے ہوں (بدایوں)

حضور کا تشریف لانا اسی کتاب میں ثابت ہو چکا۔ پھر ان کو بدبو تو درکنار اس کے ذکر سے بھی سخت نفرت اور بند و کھلی ان پر یکساں۔ صحیح مسلم بہ روایت ابوہریرہ۔ ان الکافر اذا خرجت روحہ وذکر من نتنہا قال ابوھریرۃ فرد رسول اللہ ریطۃ کانت علیہ علی انفہ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کفار کی روح نکلتے اور اس کی بدبو کا ذکر کرتے ہوئے کپڑا ناک پر رکھا جس طرح بدبو آنے کے وقت رکھتے ہیں۔ امام نوذی فرماتے ہیں کان سبب ردھا علی الانف بسبب ما ذکر من نتن ریح روح الکافر۔ یعنی ناک پر کپڑا رکھنے کا سبب روح کافر کی بدبو کا ذکر تھا پھر ذکر پاک کے حاضرین میں اولیاء کرام اور ملائکہ عظام بھی ہوتے ہیں۔

استفتاء ۱۰: مسجد میں خطبہ شروع ہو جانے کے بعد امام کو کسی کی تعظیم یا استقبال کرنا یا کسی کا مسجد میں سلام کرنا جائز ہے یا ناجائز۔

الجواب: خطبہ کے شروع تمام امور مسئولہ ناجائز ہیں۔ (امروہہ)

استفتاء ۱۱: حضور کی موجودگی میں دوسروں کی تعظیم و استقبال جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موجودگی میں دوسروں کی اگر آپ کے حکم کے مطابق ہے تو درست ہے ورنہ ناجائز ہے (امروہہ)

کوئی جاہل مطلق کہیں اس سے قیام تعظیمی کو ناجائز نہ سمجھ لے علاوہ قیام ولادت شریف کے خوشی

کے وقت بشکریہ کے لئے امر نہتم باشان کے لئے بھی قیام درست ہے. پھر حضور نے اپنے فضائل نسب و شرافت کو حالت قیام میں خود بیان فرمایا ہے. ذکر ولادت شریف شروع ہو جانے کے بعد کسی دوسرے کا تعظیم و استقبال بہتر نہیں ہے. کیونکہ سرکار کی موجودگی کا خیال اور قیام ولادت قریب ہوتا ہے قبل شروع میلاد شریف آنے والا اگر مستحق تعظیم ہو تو اہل جلسہ کا قیام درست ہے اور ہر معظم کے لئے قیام کرنا ایک طریقہ تعظیم کا ہے. حضور نے خود اپنے زمانہ میں ابو بکر صدیق کے لئے شادی میں سے آنے والے بچوں اور عورتوں کے لئے قیام فرمایا. جب حضور نے آیتہ پاکی ام المومنین عائشہ صدیقہ کبریٰ کے لئے بیان فرمائی تو ان کی والدہ شریفہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شکریہ کے لئے کھڑی ہو جاؤ. صحابہ کرام نے حضور کے لئے قیام فرمایا. قنیہ میں ہے مسجد میں لوگ بیٹھے ہوں اور کوئی مستحق تعظیم آوے تو قیام مکروہ نہیں. غنیۃ المستملی میں ہے. قاری قرآن کو مستحق تعظیم کے لئے قیام درست ہے. ومن یعظم شعائر اللہ من تقوی القلوب سے قیام ولادت شعائر تعظیم سے ہے. اور اس کا ترک دلیل بد مذہبی ہے البتہ خود خواستگار قیام کے لئے قیام مکروہ ہے.

استفتار ۱۲: مساجد میں بے ادبی سے بیٹھنا مٹی کا تیل. گیس یا دیگر بدبودار شے روشن کرنا. جوتے جن کے تلوں میں ناپاکی لگی ہوتی ہے لے جا کر اندر رکھنا از روئے شریعت مطہرہ جائز ہیں یا نہیں اگر جائز ہیں تو ثبوت اور اگر ناجائز ہیں تو سرکار کی ذکر پاک یعنی میلاد شریف میں پھر ان کی موجودگی کا عقیدہ رکھتے ہوئے جن کے دم سے مساجد بنیں اور آداب مساجد کو زینت ملی امور مندرجہ بالا جائز و اندرونِ ادب ہیں یا نہیں.

الجواب: جو چیزیں سوال میں جوتیوں کے رکھنے تک مذکور ہیں وہ بے شک آداب مسجد کے خلاف ہیں جو باتیں ادب میں ہیں وہ ادب میں ہیں اور جو بے ادبی کی ہیں وہ بے ادبی میں خواہ مسجد میں ہوں یا غیر مسجد میں. مجلس ذکر میں ہوں یا کسی اور مجلس میں (ماخوذ از دہلی)

استفتار ۱۳: قل بفضل اللہ وبرحمۃ فبذالک فلیفرحوا کے مطابق میلاد شریف کا انعقاد عید المسلمین ہے یا نہیں حتی الامکان اس کو زینت دنیا اور اس میں اعلیٰ لباس خوشبو

سے بسا ہوا پہنکر با وضو باادب وتعظیم حاضری دینا چاہیئے یا نہیں مگر جو اس میں بے وضو داخل ہوا اور خورو نوش سے باز نہ رہے حتی المقدور بھی ادب وتعظیم ساقط کرے اس بے ادب کے لئے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے۔

الجواب: بلاشک محفل میلاد عید المسلمین ہے اس کو زینت دینا، زینتِ ایمانی؛ اسکا ادب باعث ازدیار نورِ ایمان۔ بے ادبی گستاخی۔ موجب خسران ابدی ہے بے ادب محروم ماند از فضل رب (بدایوں)

استفتاء ۱۴: میلاد شریف میں خیال تشریف آوری رکھتے ہوئے ان کی موجودگی میں ذاکرین کو ممبر اقدس پر اور سامعین کو جلسۂ ذکر پاک میں خورو نوش۔ چائے۔ پانی۔ پان وغیرہ کا استعمال کرنا دورانِ اذکار میں جائز اور اندرون ادب ہے یا نہیں۔ اگر ناجائز وخلاف ادب ہے تو ایسا کرنے والوں کے لئے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے

الجواب: (الف) علمائے کرام نے تصریح فرمادی کہ جس صورت سے حالت حیاۃ دنیوی میں حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا ادب فرض تھا اسی طور سے جب آپکا ذکر ہو ذکر کا ادب لازم وضروری ذکرِ پاک کو ہمہ تن مشغول ہو کر کرے۔ سنے۔ چائے۔ پان۔ خورو نوش سے جہانتک ممکن ہو سکے بچے کہ باادب بانصیب۔ بے ادب بے نصیب۔ (بدایوں)

(ب) محفلِ ذکر ولادت میں ذاکرین اور سامعین کو ہر طرح کے ادب کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ درمیانِ ذکر میں بات چیت اور خورو نوش نہ کرنا چاہیئے بلکہ سامعین آہستہ آہستہ درود شریف پڑھتے رہیں (لکھنؤ)

استفتاء ۱۵: حقہ۔ تمباکو پیکر بلا کلی کئے ہوئے قرآن عظیم یا حدیث شریف یا میلاد شریف پڑھنا جائز ہے یا ناجائز۔ حرام ہے یا مکروہ اندرونِ ادب ہے یا بیرون ادب اور جلسۂ میلاد مبارک میں ممبر شریف پر ذاکرین کو ذکر کرتے وقت تمباکو (جو نشہ دار ہوتی ہے) کھانا جائز ہے یا ناجائز۔ حرام ہے یا مکروہ اندرونِ ادب ہے یا بیرونِ ادب۔

الجواب: بغیر کلی کئے ہوئے حقہ پیکر قرآنِ عظیم کا پڑھنا یا حدیث شریف واوراد واذکار کا پڑھنا خلاف ادب وخلاف اولیٰ ہے۔ جبکہ منہ میں بدبو نہ آتی ہو اور اگر بدبو آنے لگے تو منع کہ رائحہ کریہہ

سے مقربان درگاہ الٰہی کو ایذا ہوتی ہے اور ذکر وغیرہ کے جلسوں میں ان کی شرکت احادیث صحیحہ سے ثابت. عشاق دربارِ رسالت تو یہاں تک فرما گئے ؎

ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب — ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی ست

ایسے ہی ذکر کرتے وقت تمباکو کا استعمال کرنا جبکہ نشہ نہ لاوے خلاف ادب ہوگا اور نشہ لاتی ہو تو حرام ہوگا۔ (بدایوں)

فصل الخطاب میں ہے کہ حضور کی جیسی تعظیم و توقیر حالت حیات میں تھی، اسی طرح بعد وفات بھی واجب ہے. محققین سے ثابت ہے کہ جیسی آپ کی تعظیم و توقیر ہے ایسی ہی آپ کے نام نامی اسم گرامی کی اور ذکر پاک کی ہے. امام ابو ابراہیم تجیبی فرماتے ہیں ہر مسلمان پر واجب ہے کہ جب حضور کا اسم مبارک لے یا اس کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے تو نہایت خشوع وخضوع کرے اعضاء کو باوقار رکھے. جسم کو حرکت سے روکے. ویسی ہی تعظیم وہیبت کرے جیسی کہ حیاۃ میں کرتا، اسی طرح ادب کرے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ادب کی تعلیم دی ہے. کیونکہ عشق ومحبت کی نشانیوں میں سے یہ ایک بڑی نشانی ہے. مطرف سے منقول ہے کہ جب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ حدیث شریف پڑھاتے تو باوضو خوشبو لگا کر کمال ہیبت و وقار سے بیٹھتے اور حدیث پڑھانے کے وقت ایک ہی زانو پر بیٹھتے جب تک درس ختم نہ ہوتا ہرگز زانو نہ بدلتے. چنانچہ ایک بار درس حدیث کے وقت آپ کو دس گیارہ بار بچھو نے نیش مارے باوجود کہ شدت تکلیف سے رنگ مبارک متغیر ہوا اور پیشانی پر پسینہ آگیا. مگر آپ نے زانو نہ بدلا بعد درس کے جب لوگوں نے رنگ کا متغیر ہونا اور پسینہ آنے کا سبب پوچھا تو آپ نے بچھو کے نیش مارنے کا حال ظاہر کیا اور فرمایا یہ بوجہ جوانمردی یا نمائش کے نہ تھا، صرف بوجہہ تعظیم حدیث کے تھا. جب کوئی دروازہ پر آتا تو آپ لونڈی کو بھیج کر دریافت کراتے کہ فتویٰ لینا ہے یا حدیث شریف سننا، اگر معلوم ہوتا کہ فتویٰ لینا ہے تو آپ فوراً باہر نکل آتے اور اس کو جواب دیتے اگر معلوم ہوتا کہ حدیث سننا ہے تو آپ اس کو ٹھہراتے اور غسل کر کے صاف کپڑے پہنتے اور عمامہ سر سے باندھتے عطر لگاتے پھر تشریف لاتے اور تخت یا ممبر پر بہت ادب اور خشوع وخضوع سے

بیٹھ کر حدیث شریف پڑھتے اور لوبان وغیرہ خوشبویات اس جگہ پر سلگاتے اور لوگوں کو حدیث شریف سننے سے فائدہ پہنچاتے اور امام صاحب اس حال سے کسی اور وقت سوا حدیث شریف کے پڑھنے کے لئے نہیں بیٹھتے تھے اور کہیں راستہ میں یا کھڑے ہو کر یا بے طہارت تازہ حدیث شریف نہیں پڑھتے تھے اور ایسے ہی اور اگلے اماموں نے لکھا ہے اور مشہور ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے وقت لکھنے اپنی صحیح کے ہر ہر حدیث شریف پر آب زمزم سے غسل کیا ہے اور دوگانہ مقام پر پڑھ کر حدیث شریف کو لکھا ہے اور اس طرح کا ادب و تعظیم و توقیر کرنے سے معلوم ہوا کہ ان لوگوں کو حضور سے نہایت محبت تھی۔ اب برادرانِ اسلام ہٹ دھرمی کو دور کر کے انصاف و ایمان سے کام لیں کہ ذکر ولادت شریف پڑھنے کے لئے کس درجہ ادب کی ضرورت ہے اور اماموں سے سبق حاصل کر کے دینی و دنیوی فیوض و برکات حاصل کریں۔ یہ انہیں کا ذکرِ پاک ہے جن کے مونھ سے احادیث واجب التعظیم اور قابلِ ادب و توقیر ہیں اور پھر اس میں احادیث شریف بھی پڑھی جاتی ہیں۔

استفتاء ۱۶: جلسۂ میلاد شریف میں ممبر اقدس پر بعض ذاکرین کو اور جلسۂ ذکر میں بعض سامعین کو جو محض آمدنی و شہرت کیلئے پڑھتے اور سنتے ہیں اور ایسلے بانیں کو جو نام آوری کے لئے میلاد شریف کا انعقاد کر کے ادب و تعظیم ساقط کرتے ایسی باتوں کو روا رکھتے اور علانیہ کرتے ہیں شریعت مطہرہ کیا حکم دیتی ہے۔

الجواب: ہر ایک کام کی خالص اللہ کے لئے نیت ہو خواہ نماز روزہ، خواہ کھانا دانا صدقات و خیرات ہوں خواہ میلاد وغیرہ ہو جو نام آوری اور شہرت کی نیت سے کرتے ہیں۔ ثواب اعمال کھوتے ہیں۔ مجلس کے کرنے والے اور پڑھنے والے دونوں کو چاہیئے کہ لوجہ اللہ دین کی خدمت کرتے ہوئے یہ کام کریں۔ پھر عالم صاحب کو اگر نذرانہ ملے تو حرج نہیں اور اس نذرانہ کو اپنے وعظ کی اجرت نہ سمجھے بلکہ احباب کی طرف سے ہدیہ جانے۔ (ماخوذ از دہلی)

استفتاء ۱۷: کیا حضور شہنشاہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہر وقت ہر جگہ حاضر ناظر

ماننا سمجھنا از روئے شریعت مطہرہ جائز ہے۔

الجواب: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعطائے الٰہی اپنے علم مبارک اور رحمت اور نورانیت کے ساتھ بیشک حاضر ناظر ہیں۔ (امروہہ)

ارشاد فرمایا جاتا ہے انا ارسلنٰک شاھدًا۔ بیشک ہم نے تم کو تمہاری امت کے اقوال وافعال پر گواہ بھیجا۔ پھر گواہی تو وہی دے سکتا ہے جو ہر وقت ہر جگہ حاضر ناظررہ کر حالات سے ازابتدا تا انتہا خبردار ہو۔ تفسیر روح البیان میں ہے۔ انہ علیہ السّلام حی علی الدوام فلا ینفک الحس والشعور الکلی عن الروح المحمدی ولیس لہٗ غیبۃً عن الحواس والالوان لانہ روح العالم وسرہ الساری۔ آپ تمام اہل اسلام کے گھروں میں ہر وقت تشریف فرما ہیں۔ ابن دینار جو کبار تابعین وفقہا سے ہیں۔ اذا دخلتم بیوتا فسلموا علی اھلھا کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ اقلم یکن فی البیت احد فقل السلام علی النبی ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہٗ لان روحہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر فی بیوتِ اھل اسلام۔ شرح مواہب میں تشریف آوری کی مثال آفتاب وقمر کی طرح بلا تشبیہ بیان کی گئی ہے امام حجۃ الاسلام منقذ فی الضلال میں لکھتے ہیں ارباب قلوب مشاہدہ میکنند در بیداری ملائکہ وارواح انبیا را ومیشوند از ایشان آوازہا واقتباس میکنند از ایشان انوارہا واستفادہ میکنند فوائد۔ محدث دہلوی مدارج النبوت میں تحریر فرماتے ہیں۔ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مے بیند ومے شنود کلام ترا زیرا کہ او متصف بصفات اللہ تعالیٰ است۔ حاضریت اور ناظریت اسی درجہ کی اس ذات کیلئے ہے۔ کیونکہ حاجت کا پورا کرنا عین رحمت ہے اور وہ بغیر حضور یا مشاہدہ کیونکر ہو سکتی ہے بلکہ یہ شان تو امتیاں نبی آخر الزماں کی ہے۔

استفتاء ۱۸: جلسہ میلاد شریف میں حضور اقدس واکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تشریف لانا اور علماء وصلحا کا فیوض وبرکات سے مستفیض ہونا ثابت ہے تو اگر ممبر شریف کے سامنے مسند مقدس یعنی نشستگاہ نبوی شریف سجا ایسا کر لگا دی جائے تو از روئے شریعت مطہرہ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: کوئی حرج نہیں جائز ہے جبکہ غلبۂ شوق و محبت میں ہو۔ (بدایوں)

لا خیر فی الا سراف و لا اسراف فی الخیر۔ جس شے سے تعظیم ذکر شریف مقصود ہو ہرگز ممنوع نہیں ہو سکتی۔ حضرت مولانا احمد ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ جوہر منظوم میں پھر حضرت مولانا نقی علی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اصول الرشاد میں اس سے نقل فرمایا۔ تعظیم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بجمیع انواع التعظیم التی لیس فیھا مشارکۃ اللہ تعالیٰ فی الالوھیۃ امر مستحسن عن من نور اللہ تعالیٰ ابصارھم۔ یعنی حضور کی تعظیم ان تمام طرق و انواع و تعظیم کے ساتھ جن میں خدا سے خدائی میں شرکت نہ پائی جائے۔ ان کے نزدیک اچھی اور مستحسن ہے۔ جن کی آنکھوں کو اللہ عزوجل نے نور عطا فرمایا ہے۔ اللہ اکبر اہل بصارت و بصیرت کا مرتبہ ہے۔ جو اندھے ہیں وہ اس جلالت شانِ روحِ جانِ جاں ایمان کو کیا جانیں۔ لعنھم اللہ تعالیٰ وختم علیٰ قلوبھم و اعمیٰ ابصارھم۔

استفتار ۱۹: کیا اولیاء کرام کے مزار پر غلاف۔ چادر۔ صندل۔ گاگر۔ جوڑا وغیرہ چڑھانا جائز ہے یا نہیں جو شخص اہلسنت ہو کر چادر۔ گاگر وغیرہ پر معترض ہو اسکے لئے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے

الجواب: (الف) جائز ہے کوئی وجہ حرمت نہیں کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے۔ جب تک کہ کوئی وجہ کراہت و حرمت قطعی طور سے ثابت نہ ہو۔ جیسا کہ تمام کتب اہلسنت سے ثابت ہے ایسے امور مستحسنہ و غیر ممنوعہ کا انکار فرقہ وہابیہ کا شعار ہے افراط و تفریط سے ہر مسلمان کو بچنا لازمی ہے (بدایوں)

(ب) چادر وغیرہ پر اعتراض کرنے سے بشرطیکہ اصول عقائد اہلسنت سے اتفاق ہو اور علماء اہلسنت کی توہین مقصود نہ ہو تو اہلسنت سے خارج نہیں ہوتا اور نہ خارج ہو جاوے گا۔ (امروہہ)

استفتار ۲۰: چادر جلوس کے ساتھ بڑے اہتمام سے لا کر چڑھانا ساتھ ساتھ خوش الحانی کے ساتھ منقبت خوانی یا قوالی ہوتے آنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: ہجوم ہونا چادر جلوس کے ساتھ مزار پر چڑھانا منقبت خوانی خوش الحانی سے یا قوالی ہو یہ جملہ امور مستحسن فی نفسہ ہیں اور جب تک مباح ہیں معذور شرعی نہ ہو اس میں کوئی خرابی نہیں

آتی مسلمانوں کا مجمع اور اس میں مناقب اصحاب و اولیاء خوش الحانی سے پڑھنا محبت کی دلیل اور اسلامی شعار فی نفسہٖ چادر مزار پر ڈالنا امر ثابت شدہ پھر وہ آرائش و زینت جو خلاف شرع نہ ہو کیوں ممنوع۔ اسی طرح قوالی بلا مزامیر و بشرائط صحیحہ جائز۔ رد المحتار میں بعد ذکر اختلاف کے فرمایا۔ ولکن نحن نقول الان اذا قصد به التعظیم فی عیون العامة حتی لا یحتقروا صاحب القبر و بجلب الخشوع و الادب للغافلین الزائرین فهو جائز لان الاعمال بالنیات الخ کذا فی کشف النور عن اصحاب القبور للاستاذ عبد الغنی النابلسی قدس سرہ (بدایوں)

استفتاء ۲۱: گلی کوچوں میں بلا وضو بے ادبی کے ساتھ نعت اقدس شریف پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: متعفن گلی کوچوں میں نعت شریف پڑھنا جائز نہیں اگر راستہ صاف ستھرا ہو تو کوئی حرج نہیں (بدایوں)

استفتاء ۲۲: حجاج یا کسی اولیاء اللہ کو گاڑی پر سوار کر کے اس کے آگے بے ادبی کے ساتھ پیدل نعت شریف پڑھتے ہوئے چلنا جائز ہے یا نہیں اور یہ داخل بے ادبی ہے یا نہیں۔

الجواب: حاجی یا کسی بزرگ کو بلا عذر شرعی سوار کر کے اس کے ہمراہ پیدل نعت شریف پڑھنا خلافِ ادب ہے۔ اگر کوئی بزرگ بوجہ عذر شرعی سوار ہوں تب بھی یہی بہتر ہے کہ پیدل نعت شریف نہ پڑھی جائے۔ (بدایوں)

استفتاء ۲۳: کسی اولیاء اللہ کے ہمراہ جو پیدل آرہا ہو نعت شریف پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: اگر سب لوگ پیدل ہوں اور راستہ صاف ستھرا ہو تو نعت شریف پڑھنا جائز ہے قرآن شریف میں ہے۔ فاذکروا اللہ قیاماً و قعوداً الخ (بدایوں)

استفتاء ۲۴: اس زمانہ میں یہ رسم ہے کہ گاگروں۔ چادروں اور جوڑوں کے ساتھ نعت شریف پڑھنا بجائے منقبت شریف کے ہوتا ہے جس میں کوئی وضو کوئی ادب و تعظیم ملحوظ نہیں رکھا

جاتا اس کے لئے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے۔

الجواب: چادر وغیرہ کے ہمراہ اگر راستہ صاف ہو تو نعت شریف و منقبت پڑھنا جائز ہے اور ادب و تعظیم کا لحاظ رکھنا ہر جگہ ضروری ہے۔ (بدایوں)

طریقہ اصلی چادر و گاگر و صندل و غلاف و جوڑہ وغیرہ

۱. باوضو باادب ننگے پاؤں سر پر رکھی جائے۔

۲. جلوس کے ہمراہ باوضو باادب و تعظیم ننگے پاؤں رہے۔ کھانے پینے، پان تمباکو سگریٹ وغیرہ سے اتنی دیر پرہیز کرے۔ بلکہ گلاب سے کلیاں کر کے بخلوص و بحضور قلب اس میں شرکت کرے۔

۳. چادر وغیرہ کو کوئی پیٹھ نہ کرے بلکہ حلقہ باندھکر اس کو بیچ میں لے لیا جاوے اور اسکا ادب و تعظیم و توقیر ہر وقت ہر جگہ ملحوظ رکھا جائے کیونکہ یہ چیزیں اولیاء کرام سے نسبت رکھتی ہیں اس لئے ان کا بھی وہی ادب ہونا چاہیئے جو اولیاء کرام کا اور یہ حصولِ معرفت اور فیوض و برکات کا اعلیٰ ذریعہ ہے۔

۴. راستے، گلیوں، سڑکوں پر جب تک کہ وہ صاف و شفاف چھڑکاؤ شدہ نہ ہوں۔ خوشبو سے مہکائے بسائے نہ گئے ہوں۔ نالیاں دھوئی گئی ہوں۔ بدبو دور کرنے کے کافی انتظامات نہ کر دیئے گئے ہوں نعت شریف نہ پڑھی جائے۔ صرف اللہ اکبر کے نعرے لگائے جائیں۔

۵. خورد و نوش کی خواہشات جلوس سے علیحدہ ہٹ کر پوری کر لی جائیں پھر کلیاں کر کے شامل ہو جائیں۔

استفتاء ۲۵: کسی چیز کو اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے نسبت دیکر اسکو پیٹھ کرنے والے اور اسکا ادب و تعظیم حتی الامکان ساقط کرنے والے کیلئے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے۔

الجواب: کسی اللہ والے کی کسی چیز کو نسبت دیکر اس کی بے ادبی کرنا سخت حرام ہے خوف کفر کا ہے (امروہہ)

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ○ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب دوئم

ماہ اد لبستان معرفت - یا دفیضانِ شریعت

سنہ ۱۳۵۴ھ سنہ ۱۹۳۶ء

ہندوستان کے مفتیان اہلسنّت والجماعت کے سچے فتاوے

استفتاء ۲۶ : مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نامِ اقدس پر صلعم یا صلعم بنانا اور اولیاء کرام کے نام پر رضؓ یا رحؒ بنانا جائز ہے یا نہیں۔ اور ایسا کرنے والے پر کیا شرعی جرم ہے۔

الجواب : درود شریف کا یہ اختصار صلعم یا صلعم بہت گناہ ہے علما نے اسے کفر تک لکھا ہے۔ سخت ناجائز و حرام ہے۔ لکھنے والے پر توبہ لازم ہے۔ یونہی رضؓ یا رحؒ لکھنا بھی بہت برا ہے پورا کلمہ لکھنا چاہیئے۔ (بریلی)

استفتاء ۲۷ : جس پرچۂ کاغذ پر اسماء سرکارِ اعظم لکھے ہوں وہ گلیوں میں تتر بتر پھر رہا ہو اس کو جلا دینا اولیٰ ہے یا دفن کر دینا۔

الجواب : قرآن شریف اور ایسے کاغذوں کو دفن کر دینا بہتر ہے عالمگیری میں ہے ودفنہ اولیٰ (بدایوں)

استفتاء ۲۸ : کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ جس کنوئیں کے پانی سے پیر نے وضو کر لیا اس کنوئیں کا پانی پینا جائز ہے یا ناجائز۔

الجواب : جائز ہے بلکہ پیر اگر سنی صحیح العقیدہ عالم اور کامل ہے تو اس نسبت سے کہ اس نے اس کنوئیں کے پانی سے وضو کیا ہے۔ مریدین کیلئے اس کنوئیں کا پانی تبرک ہے (بریلی)

استفتاء ۲۹ : جلسۂ میلاد پاک میں بے وضو کھلے سر انگریزی بال سر پر رکھے ہوئے آدھی آستینوں کا کرتہ کہنی کے اوپر تک کا اور گھٹنے سے اوپر تک کا پائجامہ یعنی نیکر پہنکر داخل ہونا جائز ہے یا نہیں

اور اس سے ادب جلسہ ساقط ہوتا ہے یا نہیں۔

الجواب: جلسۂ میلاد پاک کے علاوہ بھی یہ وضع اچھی نہیں اور جانگیہ پہننا اور گھٹنے کھلے پھرنا حرام ہے اپنے گھر میں بھی جائز نہیں (مراد آباد)

استفتاء ۳۰: کیا ممبر پر امرد یا داڑھی منڈے یا داڑھی کترے سے میلاد پڑھوانا جائز ہے؟

الجواب: امرد اگر محل فتنہ ہے جب تو اس سے مولود شریف پڑھوانا جائز نہیں اسی طرح داڑھی منڈے یا داڑھی کترے سے مولود شریف پڑھوانا ممنوع ہے کہ اس میں اسکی تعظیم ہے حالانکہ اسکی اہانت واجب ہے (بریلی)

استفتاء ۳۱: کیا ممبر شریف کے نیچے بیٹھکر فاسق یا امرد ذکر کرسکتے اور نعت شریف پڑھ سکتے ہیں۔

الجواب: جس امرد کے ذکر کرنے یا اشعار پڑھنے سے قوت شہوانیہ میں اشتعال ہوتا ہو اس سے ذکر شریف یا اشعار نعتیہ نہ پڑھانا چاہیئے اور ہر امتی حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر بیان کرسکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ ذکر روایت معتبرہ سے ہو اور غیر معتبر روایت بیان کرنا گناہ ہے۔ (لکھنؤ)

حضرت مولانا فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ تذکرۃ الاولیاء میں فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ حمام میں گئے اتفاق سے ایک بے داڑھی مونچھ کا لڑکا بھی وہاں آگیا۔ آپ نے فرمایا کہ ابھی اس کو باہر نکالو کیونکہ ہر ایک عورت کے ساتھ تو ایک ہی شیطان رہتا ہے لیکن ہر ایک بے داڑھی مونچھ والے کے ساتھ اٹھارہ شیطان رہتے ہیں کہ اس کو لوگوں کی نظر میں آراستہ و پیراستہ کرکے دکھادیں۔

استفتاء ۳۲: زید نے میلاد شریف منعقد کیا جو بکر کے عقیدہ میں سنت ہے مگر ممبر شریف پر فاسق و فاجر داڑھی منڈے وغیرہ وغیرہ میلاد خواں پڑھ رہے تھے اس لئے بکر اس جلسہ میں نہیں حاضر ہوا وہ کہتا ہے کہ پڑھنے والے تو فاسق مجرم تھے ہی کرنے والے اور سننے والے بھی سخت گنہگار ہوئے کیونکہ از روئے شریعت مطہرہ فاسق کی اہانت کرنا چاہیئے نہ کہ اس کو ممبر نشین کرنا کیونکہ اس کی تعظیم وتکریم سے عرش خدا کانپتا ہے کیا بکر کا یہ کہنا از روئے شریعت مطہرہ صحیح و درست ہے۔

الجواب: بکر کا قول صحیح و درست مطابق شریعت مطہرہ ہے۔ داڑھی منڈانے والا فاسق معلن ہے ایسا ہی حد شرعی سے داڑھی کم رکھنے والا فاسق کی اہانت لازم ہے۔ اگرچہ وہ عالم ہی کیوں نہ ہو۔ حضور سرور

عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس جب ایلچی قاصد کسریٰ پرویز کے داڑھی منڈائے

مونچھیں بڑھائے آئے تھے حضور پُر نور نے ادواحنالہ الفدا ان کی یہ حالت دیکھ کر اپنا چہرۂ نورانی

ان سے پھیر لیا تھا۔ حالانکہ وہ قاصد کافر تھے اس سے ذرا سی عقل والا مسلمان بھی سمجھ سکتا ہے کہ حضورِ

سرورِ عالم علیہ السلام اس طرز سے کس قدر بیزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو توفیق خیر دے اور

صراط مستقیم پر چلائے آمین (بدایوں)

استفتاء ۳۳: زید کہتا ہے کہ من ترك الصلوٰة متعمداً فقد کفر، میں کفر کے معنی کفرانِ

نعمت ہیں۔ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک تارک الصلوٰۃ فاسق ہے کافر نہیں۔ البتہ منکر صلاۃ کافر ہے

کیا زید کا یہ قول از روئے شریعت مطہرہ صحیح ہے اگر غلط ہے تو صحیح حکم شرع کیا ہے۔

الجواب: (الف) زید کا قول صحیح ہے (امروہہ)

(ب) زید کا قول مطابق مذہب احناف ہے۔ محض ترک صلوٰۃ سے جب تک کہ تارک اس کی فرضیت کا

منکر نہ ہو۔ کفر لازم نہیں ہوگا۔ جیسا کہ کتب فن سے ظاہر ہے ہمارے مجتہدین عظام نے حدیث شریف میں

من ترك الصلوٰة متعمداً کا یہی مطلب قرار دیا ہے (بدایوں)

استفتاء ۳۴: زید اپنے پیر سے مسائل فروعیہ شرعیہ میں اختلاف رکھتا ہے اس صورت میں

اس کی بیعت میں کوئی نقص تو نہیں۔

الجواب: مسائل فروعیہ کا اختلاف جیسا کہ باہم مقلدین ائمہ اربعہ کے درمیان ہے موجب نقص ایمان

واحکام اسلام نہیں (بدایوں)

مسائل سماع و تعزیہ داری

سرکار مارہرہ شریف میں سماع بامزامیر ہوتا ہے۔ مولانا ضیاء القادری مقتدری بدایونی اپنی

کتاب "تذکرۂ طیبہ" کے صد ۳۲ پر حضور پُر نور اعلیٰ حضرت سراپا برکت والا درجت مولانا مولوی واعظ

مناظر مفتی قاری شاہ محمد عبدالمقتدر صاحب بدایونی سنی حنفی قادری برکاتی مارہروی قدس سرہٗ کا فرمان

شریف جو مارہرہ مقدس میں عرس نوری شریف کے موقع پر صادر ہوا۔ یوں تحریر کرتے ہیں کہ۔ ارشاد ہوا کہ

اگر توجہ الی اللہ ایک ساعت کے لئے بھی مجلس سماع میں اہل اللہ کو حاصل ہو جائے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ وعظ کی مجلس میں بیٹھ کر مسلمان خطراتِ نفسانی میں مبتلا ہو جائے۔"

استفتاء ۳۵: کیا عرس میں مجلسِ سماع وف وسرود کے ساتھ بغیر مزامیر کے کروانا جائز ہے۔

الجواب: سماع جس کو قوالی کہتے ہیں۔ بغیر مزامیر جائز اور معہ مزامیر مختلف فیہ لیکن اکثر حنفیہ کے نزدیک سماع بدف جائز و مباح ہے اور اس کے جواز کی سند کے لئے یہ کچھ کم نہیں کہ حضرت عبداللہ بن جعفر وابن زبیر ومغیرہ بن شعبہ ومعاویہ وغیرہ صحابہ وتابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے راگ سنا بلکہ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا۔ اور حضرت صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کو سنایا حدیث صحیحین ملاحظہ ہو۔ عن عائشۃ ان ابابکر دخل علیہا و عندھا جاریتان فی ایام منی تدفان وتضربان و تغنیان والنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متغش بثوبہ فانتھرھما ابوبکر فکشف النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن وجھہ فقال دعھما یا ابابکر الخ اکابر صوفیہ میں سے حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی حضرت سری سقطی حضرت ذوالنون مصری حضرت ابوالخیر عسقلانی حضرت امام ابوحنیفہ امام اعظم رحمہم اللہ اجمعین سے سماع کا استماع منقول پھر مطلق سماع کی اباحت میں کیا کلام۔ مدارج النبوۃ میں ہے امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک پڑوسی قوال تھا وہ رات کو اٹھ کر گایا کرتا تھا اور جب تک وہ گاتا امام صاحب بیٹھے سنتے رہتے ایک رات اس کی آواز نہ آئی۔ امام صاحب نے دریافت کیا تو معلوم ہوا اس کو قید ہو گئی۔ آپ اٹھے اور کپڑے پہنکر بادشاہ کے پاس گئے اور اس کی سفارش کی اور اس کو خلاصی دلوائی۔ امام صاحب جیسے متورع زاہد متقی سے یہ نقل سماع کی اباحت کی دلیل ہے۔ امام غزالی رسالہ بوارق الماع فی تکفیر من یحرم السماع میں لکھتے ہیں السماع مباح العوام اشد استحباباً للمریدین واجب فی حق اولیاء اللہ تعالیٰ یعنی سماع عوام کے لئے مباح مریدین کے لئے بہت مستحب ہے اور اولیاء اللہ کے لئے واجب ہے۔ اسی رسالہ میں ایک مقام پر فرماتے ہیں وان حرم السماع الفقراء بالاشعار والصوت الموزون والدف فذالک رد علی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کفر بالاتفاق۔ دف وسماع بلاشبہ مباح مگر جب امور

قبیحہ سے منضم ہوگا تو بلاشک مکروہ وحرام ہو جائے گا۔ مثلاً عورت کا گانا امرد کا گانا جس سے قوت شہوانی کا زور ہو اور خوف فساد خیالات مسلمین ہو وبس ولله الحمد اولا واخرا۔ (بدایوں)

استفتاء ۳۶: کیا فرماتے ہیں علماء دین متین اس مسئلہ میں کہ زید امام مسجد نے بعد نماز جمعہ نمازیوں کے جلسہ میں اعلان کیا کہ علماء اہلسنت کا فتویٰ ہے کہ جو لوگ قوالی یا مزامیر سنتے ہیں اور جو لوگ تعزیہ دیکھتے ہیں ان سب کی عورتیں نکاح سے باہر ہو جاتی ہیں۔ ان کو تجدید نکاح کرنا چاہیئے۔ کیا ایسے لوگ کچھ اس جلسہ میں موجود ہیں۔ جنہوں نے اپنے اپنے نکاح کی تجدید کی ہے اگر یہ فتویٰ اور قول زید کا صحیح ہے تو حکم تحریر فرمایا جاوے اور اگر قول زید کا غلط ہے اور افتراء ہے تو بموجب شریعت ایسا کہنے والے کے لئے کیا حکم ہے جو مسلمانوں کو کافر ٹھہرائے اس پر تجدید اسلام اور تجدید نکاح فرض ہے یا نہیں بینوا توجروا۔

الجواب: (الف) ھو المصوب۔ صورت مسئولہ میں زید کا قول بالکل غلط ہے اور اس کی جہالت پر مبنی ہے۔ غالباً وہ مسئلہ سے ناواقف ہے اس کو مسئلہ سمجھا دینا چاہیئے۔ قوالی سننا مختلف بین العلماء ہے اگر محفل فسق و فجور سے خالی ہو تو قوالی سننا ہم لوگوں کے نزدیک جائز ہے اور تعزیہ دیکھنا لہو و لعب کی چیزوں کی دیکھنے کی مانند ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (لکھنؤ)

(ب) قوالی سننے یا تعزیہ دیکھنے سے نکاح ہرگز نہیں ٹوٹتا ہے۔ زید کا علماء اہلسنت و شریعت مطہرہ پر افتراء ہے۔ قرآن شریف میں ہے۔ لا تفتروا علی اللہ کذب۔ جب تک کوئی مسلمان زبان سے کلمۂ کفر نہ کہے یا کوئی فعل کفر کا نہ کرے ہرگز وہ ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔ نہ اس کا نکاح ٹوٹتا ہے۔ قوالی یا تعزیہ بعض صورتوں میں زائد سے زائد حرام ہو سکتا ہے اور اس کی حرمت بھی اختلافی ہے حرام اختلافی کو حلال سمجھ کر کرنے سے بھی کفر عائد نہیں ہوتا۔ شراب و زنا و جوا حرام قطعی ہیں ان کو حلال سمجھنا کفر ہے۔ حرام سمجھتے ہوئے بڑے سے بڑا گناہ کرنے سے بھی کفر عائد نہیں ہوتا یہی تمام اہلسنت کا مذہب ہے۔ زید کو مسلمانوں کی تکفیر سے زبان روکنا واجب ہے۔ مذکورۂ بالا اقوال جو مسلمانوں کی شان میں استعمال کئے ہیں۔ ان سے علی الاعلان مسلمانوں کے روبرو توبہ کر کران سے معافی مانگنی چاہیئے۔

ورنہ اس کفر کا حکم زید کی طرف عود کرے گا۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ جو کسی مسلمان کو کافر کہے اور اس میں کوئی وجہ کفر کی نہ پائی جاتی ہو تو وہ کفر کہنے والے کی طرف لوٹتا ہے۔ اعاذنا اللہ من ذالک الخرافات۔ (بدایوں)

اف) مجلس سماع میں اصلاح کی نیت سے شرکت جائز ہے۔ مثلاً بعض اشعار شعراء کے خلاف شرع ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ وانبیاء کرام علیہم السلام کی کھلی ہوئی توہین ہوتی ہے جس کو سنکر عوام کے اعتقاد فاسد ہوتے ہیں۔ لہٰذا بنظر خیر خواہی عوام مسلمین امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی غرض سے شرکت جائز ہے (ماخوذ از بدایوں)

استفسار ۳۷: مجلس سماع میں اگر مزامیر نہ ہوں سماع جائز ہو تو وجد والوں کا رقص جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: اگر وجد صادق ہے اور حال غالب اور عقل مستور اور اس عالم سے دور تو اُس پر تو قلم ہی جاری نہیں۔ ع کہ سلطان نگیرد خراج از خراب۔ اور اگر بہ تکلف وجد کرتا ہے تو تثنیٰ اور تکسر یعنی لچکے توڑے کے ساتھ حرام ہے اور بغیر اس کے اگر ریا واظہار کیلئے ہے تو جہنم کا مستحق ہے اور اگر صادقین کے ساتھ تشبہ بہ نیت خالصہ مقصود ہے کہ بنتے بنتے بھی حقیقت بنجاتی ہے تو حسن ومحمود ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ من تشبہ بقوم فھو منھم جو کسی قوم کا مشابہ بنے وہ انہیں میں سے ہے۔ ان لم تکونوا منھم ۔ ان التشبہ بالکرام فلاح (بریلی)

استفسار ۳۸: سچے وجد کی کیا پہچان ہے۔

الجواب: یہ کہ فرائض وواجبات میں مخل نہ ہو حضرت سیدی ابوالحسین احمد نوری پر وجد طاری ہوا۔ تین شبانہ روز گذرے حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمعصر تھے کسی نے حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حالت عرض کی۔ فرمایا نماز کا کیا حال ہے عرض کی نمازوں کے وقت ہوشیار ہو جاتے ہیں اور پھر وہی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ فرمایا الحمد للہ اس کا وجد سچا ہے۔ (بریلی)

ملفوظات رضویہ شریف میں تحریر ہے کہ سچے مجاذیب بھی نماز نہیں چھوڑتے اگرچہ لوگ انہیں پڑھتے نہ دیکھیں۔ کسی نے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے حضرت سیدی قضیب البان موصلی قدس سرہٗ کی شکایت کی کہ ان کو کبھی نماز پڑھتے نہ دیکھا۔ ارشاد فرمایا اس سے کچھ نہ کہو اس کا سر ہر وقت خانۂ کعبہ میں سجود میں ہے۔

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب سوئم

ماہ ادبستان معرفت۔ یا دفیضان شریعت

سنہ ۱۳۵۴ھ سنہ ۱۹۳۶ء

ہندوستان کے مفتیان اہلسنت والجماعت کے سچے فتاوے

استفتاء ۳۹: زید نے اپنی ناپاک آمدنی کو بکر کی پاک آمدنی سے بغرض نیاز تبدیل کیا یا پاک پیسہ اس سے قرض لیکر نیاز کی اور قرض کو اپنی ناپاک آمدنی سے ادا کیا اب وہ ازروئے شریعت مطہرہ پاک وقابل نیاز ہوگئی دریافت طلب یہ امر ہے کہ زید کی ناپاک آمدنی بکر کے پاس جاکر اس کیلئے پاک وصاف ہوگئی یا نہیں۔ اگر نہیں تو کیا اس کو بھی نذرو نیاز کیلئے کسی کی پاک آمدنی سے تبدیل کرنا پڑے گا۔

الجواب: (الف) جب پاک پیسہ بدل لیا تو اس پاک پیسہ سے نیاز بے دغدغہ کرے بکر کو اگر اس کا ناپاک ہونا معلوم نہ تھا تو اسے کہنا نہ تھا بکر کے پاس جاکر وہ ناپاک پاک نہ ہوگا اس سے وہ بھی فاتحہ نہ کرائے (ب) شرعی قاعدہ کے موافق جو پاک پیسہ قرض لیکر نذرو نیاز کی ہے وہ درست ہے اس لئے کہ ظاہر ہے کہ یہ پیسہ پاک ہے اور پاک طریقہ سے لیا گیا ہے (یعنی قرض سے) البتہ جو قرض ناپاک کمائی سے ادا کیا ہے تو اس میں قرض دینے والے کیلئے اتنی ناپاکی تو ہے نہیں جتنی کہ ناپاک کمائی کرنے والے کیلئے ہے اس لئے کہ اس نے ناجائز طریقہ سے اس کو حاصل نہیں کیا لیکن چونکہ روپیہ وہی ہے لہٰذا خباثت ضروری ہے۔ لہٰذا اس پیسہ سے ایسے کام کرنا مناسب نہیں لیکن اگر کرے تو اس کے لئے ناجائز بھی نہیں کہ اس نے اس کو جائز طریقہ سے لیا ہے (امروہہ)

الف) ناجائز آمدنی کسی غیر مسلم سے بدل کر نیک کاموں میں صرف کرنا جائز ہے مسلمان سے نہ بدلے

کیونکہ جس طرح اپنے لئے حرام ناپاک ہے اسی طرح دوسرے مسلمان کو بھی دینا ناجائز ہے اگر دوسرے مسلمان کو معلوم ہو کہ فلاں شخص کے پاس ناجائز و حرام آمدنی ہے اور بعینہٖ اس آمدنی سے روپیہ بدلتا ہے یا کوئی چیز خریدتا ہے تو اس کو روپیہ بدلنا یا کوئی چیز بیچنا اس حرام کے بدلے میں ناجائز ہے ہاں اگر یہ معلوم نہ ہو کہ جس مال سے وہ خریدتا ہے بعینہ وہ حرام کا مال ہے تو اس کو بیچنا جائز ہے کیونکہ ممکن ہے کہ وہ کسی سے قرض لیکر یا پاک و جائز کمائی کا روپیہ لایا ہو۔ لہٰذا جس وقت تک کہ یقین کامل اس مال کے حرام ہونے کا نہ ہو۔ اس سے خرید و فروخت کرنا جائز ہے۔ اسی طرح کسی سے قرض لیکر نیک کاموں میں صرف کرنا جائز ہے اگرچہ اس کی ادائیگی ناپاک آمدنی سے کرے۔ کیونکہ قرض کا مال فی نفسہٖ پاک ہے قرض دینے والے کو جبکہ یقیناً اوس مال کا ناپاک ہونا معلوم نہ ہو تو اس کا لینا جائز ہے اور وہ اس کے لئے پاک ہے اور اگر وہ جانتا ہو کہ بعینہ ناپاک آمدنی سے قرض ادا کررہا ہے تو وہ پاک نہ ہوگی اور اس کا لینا جائز نہیں عالمگیری میں ہے۔ عن محمد رحمة الله تعالىٰ عليه فى كسب المغنية ان قضى بها دين لم يكن لصاحب الدين ان ياخذهٗ۔ (بدایوں)

استفتاء ۴۰: جو شخص کسی فاسق و فاجر کو (جس کے تعظیم کرنے سے عرش الٰہی لرزتا ہے اور جس پر کلام الٰہی میں لعنت آئی ہے اور جس سے ابتداء سلام جائز نہیں) ولی کامل سمجھتا ہو اس کا ادب و تعظیم کرتا ہو اس سے مرادیں مانگتا ہو اور اس طرح احکام شریعت مطہرہ کی توہین کرتا ہو اس کے لئے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے۔

الجواب: (الف) فاسق و فاجر کی تعظیم حرام ہے۔ وہ شخص ملزم ہے (بریلی)

(ب) اگر کوئی مجنون یا مجذوب ہے تو اس کے ساتھ حسن ظن رکھ کر اس کی تعظیم کرنا جائز ہے اور اگر صحیح العقل ہے اچھے برے پاک ناپاک میں فرق کرتا ہے تو اسکی تعظیم جائز نہیں۔ (بدایوں)

استفتاء ۴۱: اگر مرتے وقت ناپاک ہو تو آواز سے کلام الٰہی یا تسمیہ پڑھنا از روئے شریعت مطہرہ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: (الف) بہ نیت قرات اس کو اور کسی آیت کو قرآن شریف کی زور سے یا آہستہ پڑھنا بھی

جائز نہیں البتہ اگر قرأت کی نیت نہ ہو دعا یا ذکر کی نیت ہو تو جن آیتوں کے معنی دعا و ذکر کے ہو سکتے ہیں ان کا پڑھنا آہستہ اور زور سے بہ نیت دعا اور ذکر جائز ہوگا اس نیت سے وہ قرآن شریف نہیں ہے (امروہہ)

(ب) اگر غسل کرنے میں نقصان کا گمان غالب ہو تو تیمم کرنا چاہیئے۔ بدون تیمم کلام پاک کی تلاوت جائز نہیں اور اگر خود تیمم کرنے کی قدرت نہ ہو تو دعا و تبرک کی نیت سے قرآن شریف پڑھ سکتا ہے۔ تلاوت کی نیت سے پڑھنا جائز نہیں تسمیہ ہر حال میں پڑھنا جائز ہے (بدایوں)

استفتاء ۴۲: نعت شریف پڑھنا اور حضور کا نام اقدس شریف بہ آواز لینا حالت ناپاکی میں جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: نعت شریف وغیرہ آہستہ اور زور سے حالت جنابت میں پڑھنا مکروہ ہے (امروہہ)

استفتاء ۴۳: مستورات کا مزارات اولیا پر جانا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: بہتر ہے کہ مزارات پر نہ جائیں اور اگر جائیں تو سخت احتیاط اور پردہ سے تاکہ فتنہ نہ پیدا ہو (دہلی)

استفتاء ۴۴: قبر کی پائنتی کھڑے ہو کر کلام الہی یا میلاد شریف پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر ناجائز ہے تو ایسا کرنے والوں کیلئے کیا شرعی جرم ہے۔

الجواب: (الف) قبر کو سامنے لیکر فاتحہ وغیرہ پڑھنے کا کیا حکم ہے۔ پڑھنے والے کی پیٹھ قبلہ کی جانب ہو قبر روبرو ہو یہ طریقہ محبوب و مرغوب ہے۔ پائنتی میں کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر پڑھنے کی ممانعت نظر سے نہیں گزری (بمبئی)

(ب) قبر کی پائنتی کھڑے ہو کر میلاد شریف پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ بعد دفن کے ایک مسلمان سرہانے کھڑے ہو کر الم سے مفلحون تک پڑھے اور دوسرا مسلمان پائنتی کھڑے ہو کر آمن الرسول سے الکافرین تک پڑھے جس سے صاف معلوم ہو گیا کہ قرآن شریف سرہانے اور پائنتی دونوں طرف پڑھنا چاہیئے (امروہہ)

(ت) کوئی حرج نہیں پڑھ سکتے ہیں۔ (بریلی)

(ث) قبر بمنزلہ چھت کے ہے اس کے سرہانے دائیں بائیں پائنتی کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر قرآن شریف یا

میلاد شریف پڑھنا جائز ہے کوئی جرم نہیں۔ مگر بہتر اولیٰ یہ ہے کہ قبلہ کی جانب پیٹھ میت کی طرف منہ کرکے پڑھا جائے تاکہ توجہ زیادہ ہو۔ جوہرہ نیرہ میں ہے کہ دفن کے بعد الم سے مفلحون تک قبر کے سرہانے کھڑے ہوکر اور آمن الرسول سے آخر تک پائنتی کھڑے ہوکر پڑھے۔ (بدایوں)

استفتاء ۴۵ : زید کہتا ہے کہ بسم اللہ شریف کے بعد نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم پڑھ کر کوئی سورت کلام الٰہی کی پڑھنا حرام ہے کیا یہ زید کا قول صحیح ہے اگر غلط ہے تو اس پر کیا جرم ہے اولیا فرماتے ہیں کہ

کہ پہلے زباں حمد سے پاک ہولے ۔۔۔ توپھر نام لے وہ حبیب خدا کا

(حسن رضا قادری)

الجواب (الف) قرآن پاک کو استعاذہ و بسم اللہ پڑھ کر شروع کرنے کا حکم ہے۔ حمد وصلوٰۃ پہلے پڑھ کر پھر آعوذ باللہ اور بسم اللہ پوری پڑھ کر سورہ قرآنیہ کو شروع کرے یہی حکم شرعی ہے (بمبئی)

(ب) بسم اللہ شریف کے بعد فوراً کلام الٰہی پڑھنا چاہیئے کہ یہی سنت متوارثہ ہے اور سورہ اقراء کی پہلی آیت کا یہی مطلب ہے کہ قرآن شریف بسم اللہ کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ اگر نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم پڑھ کر پڑھے گا تو قراءۃ بسم اللہ کے ساتھ نہ ہوگی اور آیہ کریمہ اور حدیث شریف پر عمل نہ ہوگا۔ لیکن حرام کہنا زیادتی ہے۔ اولیاء کرام کے فرمان کے مطابق بسم اللہ شریف پڑھ کر نحمدہٗ ونصلی الخ پڑھ کر پھر بسم اللہ شریف پڑھے اور قرأت شروع کردے (امروہہ)

(ت) قرآن مجید کی تلاوت کے ابتداء میں تعوذ اور تسمیہ بہ ایں طور پڑھنا کہ پہلے تعوذ پڑھا جائے اور بعد کو تسمیہ آداب تلاوت سے ہے اور اگر کوئی شخص تلاوت کے وقت وہ صورت اختیار کرے جس کا سوال میں ذکر ہے تو اس میں بھی حرج نہیں۔ (بریلی)

(ث) زید کا قول غلط ہے۔ شریعت پر بہتان ہے۔ ایسے لوگوں کی بات نہ سننا چاہیئے۔ نہ ماننا چاہیئے (بدایوں) سہ ذکرلگ ذکری نے ثابت کردیا ؛ ذکرحق ہے خاص ذکر مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

استفتاء ۴۶ : فاتحہ سوم کے بعد میلاد شریف یا صلوٰۃ وسلام پڑھنا ازروئے شریعت مطہرہ جائز ہے یا نہیں اگر ہے تو اس پر معترض ہونے والوں کے لئے کیا جرم ہے۔

الجواب : (الف) جائز ہے یہ معترض بے عقل ہے (بدایوں)

(ب) اعتراض جہالت ہے فاتحہ سوم کے بعد میلاد شریف یا حلقہ درود شریف برکات کا باعث ہے (بریلی)

(ت) فاتحہ سوم کے بعد میلاد شریف اور صلوۃ سلام پڑھنا جائز ہے منکر اگر ناجائز کہتا ہے تو بدعتی ہے (امروہہ)

استفتاء ۴۷: قبر پر دفن کے بعد کھڑے ہو کر قبل آذان صلوۃ وسلام پڑھنا از روئے شریعت مطہرہ جائز ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو اس کے منکر کے واسطے کیا شرعی جرم ہے۔

الجواب (الف) صلوۃ وسلام ہر وقت جائز ہے اس کا کسی وقت علاوہ عذر شرعی کے ناجائز کہنے والا شریعت سے ناواقف ہے یا مفتری ہے۔ (بدایوں)

(ب) احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ قبر کے نزدیک تسبیح وتہلیل وغیرہ ذکر الہی دفع عذاب و رفع درجات اور بے شمار برکات کا باعث ہے۔ صلوۃ وسلام بھی ایک قسم کا ذکر ہے اور اس کے بھی بے شمار فوائد ہیں۔ لہذا اس خیال سے کہ صلوۃ وسلام کے پڑھنے سے میت کیلئے حصول برکات ہوگا جائز ہے۔ (بریلی)

(ت) قبر پر آذان سے پہلے یا بعد صلوۃ وسلام پڑھنا جائز ہے منکر غلطی پر ہے اگر ناجائز کہتا ہے تو بدعتی ہے۔ (امروہہ)

استفتاء ۴۸: زید نے اپنے باپ کا مزار اپنے گھر میں بنا لیا ہے۔ اس کی چادریں شیرینی وغیرہ سب اپنے قبضہ میں کرتا ہے۔ بکر یہ کہتا ہے کہ چادریں زید کو لینا حرام ہیں یہ اوس قبرستان کے خدمتی کا حق ہے جہاں اس کے خاندان والوں کے مزار ہیں کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کون از روئے شریعت مطہرہ حق پر ہے۔

الجواب: مزارات پر چادریں روپیہ پیسہ سب وقف ہوتا ہے اس میں واقفین کی نیت کا اعتبار ہے۔ اگر صرف فقراء کیلئے وقف کرتے ہیں تو صاحب مزار کی اولاد اور دیگر مجاورین جو صاحب نصاب نہ ہوں اس کے مستحق ہیں اور اگر فقراء اور مالدار سب کیلئے وقف کرتے ہیں تو مالدار بھی بحصہ مساوی مستحق ہیں عرف میں مجاورین پر، یہ آمدنی صرف ہوتی ہے۔ لہذا قبرستان کے خدام اس مزار کی آمدنی کے مستحق نہیں بلکہ اس مزار کے خدام مستحق ہیں خواہ صاحب مزار کی اولاد ہوں یا اجنبی (بدایوں)

اب میں آفتاب سنت و شریعت کا فرمان سناتا ہوں اپنی وصیت شریف میں ارشاد فرماتے ہیں کہ "فاتحہ کے کھانے سے، اغنیاء کو کچھ نہ دیا جائے۔ صرف فقراء کو دیں اور وہ بھی اعزاز اور خاطرداری کے ساتھ نہ کہ جھڑک کر غرض کوئی بات خلاف سنت نہ ہو۔" اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ صاحب نصاب اغنیاء کا حق نہیں۔

استفتاء ۴۹ : ملائکہ عظام جو کھانے پینے سے مبرا ہیں کیا ان کو ایصال ثواب کیا جا سکتا ہے۔

الجواب : جبکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ساری مخلوق سے اعلیٰ و افضل ہیں اور آپ کو ایصالِ ثواب بہ نیت تکریم جائز ہے تو ملائکہ علیہم السلام کو بھی ایصالِ ثواب جائز ہونا چاہیئے ایصال ثواب سے کمالات میں ترقی مقصود ہے۔ (بدایوں)

استفتاء ۵۰ : زید فسق و فجور کرتا ہے اور انما الاعمال بالنیات کو پیش کر کے یہ کہتا ہے کہ اس کی نیت بخیر ہے۔ بکر کہتا ہے کہ دنیا میں احکام شریعت مطہرہ کا دار و مدار اور سزا و جزا ظاہر پر ہے وہ باطن کو نہیں دیکھتی زید پر توبہ فرض ہے۔ از روئے شریعت مطہرہ کون حق گو ہے۔

الجواب : انما الاعمال بالنیات کے معنی یہ ہیں کہ نیک کاموں کا ثواب جب ملے گا جب نیت نیک ہو، برے کاموں اور فسق و فجور میں نیت کی ضرورت نہیں وہ بغیر نیت کے بھی برے ہیں اور بری نیت سے بھی برے ہیں۔ اچھی نیت برے کام میں شریعت کی توہین ہے جس سے کفر کا اندیشہ ہے اعاذنا اللہ (امروہہ)

استفتاء ۵۱ : کیا منکر قیام میلاد شریف از روئے شریعت مطہرہ بدمذہب ہے۔

الجواب : منکر قیام اگر مستحب کا منکر ہے تو بدمذہب نہیں اگر جواز کا منکر ہے تو بدمذہب ہے۔ (امروہہ)

استفتاء ۵۲ : کیا پنج آیت شریف کھڑے ہو کر پڑھنا جائز ہے۔

الجواب : پنج آیت شریف کھڑے ہو کر پڑھنا بھی جائز ہے (امروہہ)

استفتاء ۵۳ : کیا نیاز کا شربت کھڑے ہو کر پینا افضل ہے۔

الجواب : نیاز کا شربت کھڑے ہو کر پینا جائز ہے۔ افضلیت بلا دلیل ہے (امروہہ)

استفتار ۵۴: کیا نیاز سے علیحدہ رکھا گیا حصہ مشرکین کو دیا جاسکتا ہے ناجائز تو نہیں ہے۔

الجواب: نیاز میں شامل نہ ہوئی ہوئی چیز جو کافر کو دی جائے گی۔ تو وہ اگر نذر کی مقدار میں داخل ہے تو نذر میں نقصان ہو جائے گا۔ اسی قدر کا بار رہے گا۔ جب تک مسلم مستحق کو یہ مقدار ادا نہ کی جائے اور اگر مقدار نذر میں شامل نہیں تو جائز ہے۔ لیکن اگر نیت نیاز اس میں بھی ہے تو خلاف اولیٰ ہوگا۔ (امروہہ)

استفتار ۵۵: زید کو میلاد شریف پڑھنے کا شوق ہے لیکن اگر مزدوری چھوڑ کر جاتا ہے تو بال بچوں پر فاقہ سوار ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں اس کو ٹھہرا کر (مزدوری اور کام کے حرج کی اجرت سمجھ کر) لے لینا از روئے شریعت مطہرہ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: اس حالت میں وقت اور حرجانہ کی بجائے مزدوری ٹھہرانے میں کچھ قباحت نہیں۔ (امروہہ) اہلِ محبت کے خیال میں ذکر پاک کی مزدوری لینا شان محبت اور قوت ایمانیہ کے خلاف ہے۔

استفتار ۵۶: کیا کلام الٰہی سے نماز پنج وقتی کا کہیں ثبوت ہے۔ بالدّلیل تحریر فرمائیے جس میں پارہ اور سورت شریف بالتفصیل ہو۔

الجواب: نماز پنج وقتہ کا ثبوت (سورۃ النسا) (ان الصلوٰۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا) بیشک نماز کے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے وقت مقرر کئے ہیں (پانچویں پارہ میں نصف کے بعد ثلث سے پہلے) فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون دو آیۃ تک پڑھے۔ اکیسواں پارہ سورہ الروم ربع ترجمہ تسبیح کرو یعنی نماز پڑھو اللہ کی رات کے شروع ہوتے وقت یعنی مغرب کی اور عشار کی اور جب کہ تم صبح کرو یعنی صبح کے وقت۔ (وعشیا وحین تظھرون) اور عصر کے وقت اور ظہر کے وقت اور صلوٰۃ فجر اور صلوٰۃ عشار سورہ نور اٹھارویں پارہ میں بعد ثلثہ ارباع کے موجود ہے (امروہہ)

استفتار ۵۷: کسی چیز کو تبرک سمجھتے ہوئے اس سے استنجا کرنا اس کا پاؤں پر ڈالنا

مثلاً پانی ہو یا شربت از روئے شریعت مطہرہ جائز ہے یا نہیں۔ اگر ناجائز ہے تو ایسا کرنے والے کے لئے کیا شرعی فرمان ہے۔

الجواب: تبرک سمجھ کر اس سے استنجا وغیرہ کرنا بلاضرورت برا ہے اور بہ نیت توہین بزرگانِ دین کفر ہے۔ (امروہہ)

استفتاء ۵۸: مجلس میلاد شریف کے سلام کے بعد حالت قیام میں پنج آیت شریف شروع کر دی گئی جس میں اہلِ مجلس کھڑے ہوئے تھے اور تمام جلسہ میں علیحدہ علیحدہ سورتیں پڑھیں۔ جس میں پڑھتے وقت ایک کو دوسرے کی پیٹھ ہوئی یہ از روئے شریعت مطہرہ ناجائز اور بیرون ادب تو نہیں۔

الجواب: پنج آیت پڑھنے والے کی طرف قصداً پیٹھ کرنا برا ہے اور اگر پہلے سے پیٹھ اس طرف ہے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ (امروہہ)

استفتاء ۵۹: زید فاطر العقل ہے اس نے بحالت غضب اپنی زوجہ کو سیکڑوں بار لفظ طلاق سے یاد کیا۔ کیا از روئے شریعت مطہرہ یہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں اگر ہوئی تو حلالہ لازم آئے گا یا نہیں۔

الجواب: اگر زید بالکل پاگل ہے کہ جس سے نماز روزہ معاف ہے تو طلاق نہیں ہوئی۔ ورنہ طلاق مغلظہ ہو جائے گی۔ حلالے کی ضرورت ہوگی۔ (امروہہ)

استفتاء ۶۰: کسی بزرگ کے مزار کو دومنزلہ بنانا اور اوپر کے حصہ میں رہنا نذر و نیاز وغیرہ کرنا جائز و اندرون ادب ہے یا نہیں، کیونکہ مزار شریف نیچا ہوتا ہے۔

الجواب: مزار کے اوپر کے حصہ میں رہنا صرف ضرور ادب کے خلاف ہے ناجائز نہیں (امروہہ)

بے ادبی کو گناہ کبیرہ سمجھنے والے سخت غلطی اور دھوکہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ ذرا ایمان و انصاف کی آنکھوں سے دیکھیں تو حقیقت معلوم ہو جائے گی کہ بے ادبی حد کفر تک پہنچا دیتی اکثر خارج ایمان بنا دیتی اور عموماً خاتمہ بے خیر کرا دیتی ہے اگر دومنزلہ پر چڑھنا صرف اولیاء کرام کے اہلبیت تک ہی موقوف رہتا تب بھی کسی قدر غنیمت تھا۔ بے ادبی تو پھر بھی تھی۔ کیونکہ بعد

وصال روحانیت ترقی پذیر ہوجاتی ہے مگر خیر یہ لوگ زندگی میں اکثر بیٹھ پر چڑھنے اور ادب ساقط کرنے کے مستحق رہ چکے تھے معافی کے امیدوار بن سکتے تھے. مگر افسوس کہ اس زمانہ میں ایرے غیرے نتھو خیرے اس کو اپنا فرض منصبی سمجھ کر فخریہ ادا کرکے خاتمہ خراب ہونے والوں کے امیدواروں کی فہرست میں اپنے نام درج کراتے ہیں. ہر مسلمان کو بے ادبی سے محفوظ رہنے کی کوشش کرنا چاہیئے. کیونکہ اس سے اعمال حبط ہوجانے اور ایمان جانے کا اندیشہ ہے.

استفتاء ٦١ : زید جبہ مصطفوی شریف (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور قدم نبوی شریف صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ چلتے ہوتے ان کو بیٹھ کرتا ہے اس جلوس میں جوتہ پہن کر چلتا ہے. بلا وضو ایسی متبرک چیزوں کو ہاتھ لگاتا ہے اور لگواتا ہے. ایسے راستوں گلیوں کو گذرگاہ بناتا ہے جس کی نالیوں وغیرہ سے سخت بدبو نکلتی ہے اور سڑکوں کا کوڑہ اوڑتا ہے اس کے قرب میں تمباکو وغیرہ پینا روا رکھتا ہے. بکر یہ کہتا ہے کہ ان متبرک چیزوں کو یا تو آگے کرلو یا حلقہ باندھکر بیچ میں لے لو ان کو بیٹھ نہ کرو اس جلوس میں جوتہ پہنکر نہ چلو ننگے پاؤں چلو اگر سر کے بھل چلو تو کیا کہنا بلا وضو ان کو ہاتھ نہ لگاؤ اس کے قریب کوئی بدبودار شے سگریٹ وغیرہ استعمال نہ کرو جن راستوں سے وہ گذرے ان راستوں پر چھڑکاؤ کراؤ اور نالیاں دھلوالو بدبو دور کرنے کے کافی انتظامات کرلو کیونکہ اول تو یہ چیزیں خود متبرک ہیں پھر رائحہ کریہہ سے مقربان بارگاہ الٰہی کو جن کی شرکت احادیث صحیحہ سے ان جلوسوں میں ثابت ہے ایذا ہوتی ہے. کسی شے کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نسبت دیکر اوس کی بے ادبی کرنا کفر ہے اور اولیاء کرام سے نسبت دیکر بے ادبی کرنا سخت حرام ہے خوف کفر کا ہے. ان تمام چیزوں کا بھی ویسا ہی ادب ہونا چاہیئے. جیسا کہ اون کا جن سے یہ منسوب ہوں اور کسی چیز کو اولیاء کرام سے نسبت دیکر اوس کی بے ادبی کرنے والے کو ایمان سلامت لے جانے کا خطرہ ہے اوس پر زید کہتا ہے کہ میں جو کچھ کرتا ہوں وہ از روئے شریعت مطہرہ کرتا ہوں بکر کا دماغ خراب ہے اوس پر توبہ لازم ہے.

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمار دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید اور بکر دونوں میں سے کس کا قول اندرون شریعت مطہرہ اور اندرونِ ادب ہے اور کس کو توبہ کرنی چاہیئے۔

الجواب: ایسے تبرکات شریف کا جوا حترام کیا جائے وہ کم ہے۔ جہاں تک ممکن ہو راستہ صاف رکھنا چاہیئے اگر راستہ صاف ہو تو ننگے پاؤں چلنا ہی بہتر ہے تبرکات شریف کے ہمراہ سگرٹ وغیرہ بدبو کی چیزیں استعمال کرنا جلانا رکھنا منع ہے ان کی طرف پیٹھ کرنا بے ادبی ہے۔ بکر کا قولِ شریعت مطہرہ کے موافق ہے زید کا قول شریعت مطہرہ کے خلاف ہے اوس کو توبہ کرنا چاہیئے (بدایوں)

(ب) زید کے یہ کام اگر بلانیت توہین کے ہیں تو حرام تو نہیں لیکن بے ادبی کے ضرور ہیں اور اگر ان چیزوں کی ان نسبتوں کے عقیدہ کے ساتھ ہیں تو کفر ہیں اور اگر صرف بکر کی ضد کے لئے ہیں تو سخت کراہت کے ساتھ مکروہ ہیں اگر بکر ان کاموں کو واجب فرض نہیں جانتا صرف آداب مستحب جانتا ہے اور اسی کی تلقین کرتا ہے تو اوس کا قول شریعت مطہرہ کے موافق ہے اور زید غلطی پر ہے۔ بے ادب بے نصیب ہے اور اگر ان باتوں کو بکر واجب جانکر تلقین کرتا ہے تو بقول زید بکر غلطی پر ہے اوس کو غیر واجب کے واجب جاننے سے توبہ کرنی چاہیئے۔ (ماخوذ از امروہہ)

استفتاء ۶۲: کیا خاندان عباسیہ بنی ہاشم اور اہلبیت بنوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں شامل ہے اور کیا اوس پر صدقہ لینا اور اوس کو صدقہ دینا حرام ہے۔

الجواب: بنی عباس کو صدقہ مفروضہ اور واجبہ دینا ناجائز ہے۔ جیسے زکوٰۃ۔ صدقہ فطر صدقہ نذر۔ پوست قربانی کی قیمت وغیرہ۔ اس لئے کہ وہ بنی ہاشم ہیں اور بنی ہاشم کو صدقہ دینا ناجائز ہے اور اس معنی میں ان کو اہلِ بیت کہنا بھی درست ہے۔ (امروہہ)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغرض تحصیل علم حضرت زید بن ثابت

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در دولت پر حاضری دیا کرتے۔ ایک مرتبہ حضرت زید گھوڑے پر سوار ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس نے رکاب تھامی حضرت زید نے فرمایا، اے ابن عم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ ہمیں علماء کے ساتھ اسی ادب کی تعلیم دی گئی ہے اس پر حضرت زید گھوڑے پر سے اتر پڑے اور حضرت عبداللہ ابن عباس کے ہاتھ پر بوسہ دیا اور فرمایا کہ ہمیں یہی حکم ہے کہ اہلبیت اطہار کے ساتھ ایسا ہی کریں رضی اللہ تعالیٰ عنہم (ملفوظات رضویہ شریف)

استفتاء ۶۳ : حکیم سید فریدالدین صاحب عباسی امروہوی مصنف سیرۃ العباس و مولانا سید حفیظ اللہ عباسی مصنف بیت المعرفت اور دیگر اولیاء عظام اور علماء کرام نے جو عباسی ہیں اپنے آپ کو سید لکھا ہے کیا عباسیوں کو سید کہنا اور لکھنا از روئے شریعت مطہرہ جائز ہے۔

الجواب : سید معنی سردار کی اولاد کے، ان کو کہنا جائز ہے۔ نہ بمعنے آل فاطمہ رضی اللہ عنہ کہ یہ کذب اور ناجائز ہے۔ (امروہہ)

۱. صواعق میں ہے کہ مراد اہل بیت سے آیتہ میں وہ لوگ ہیں جو بحیثیت نسب قریب تر ہیں۔ بیت نسب عبدالمطلب کی اولاد اور بیت سکناہ رہنے کے گھر تھے۔ پس اس میں ازواج بھی شامل ہوگئیں۔ پس آل علی آل عباس آل جعفر آل عقیل بالاجماع آپ کی آل ہیں اور اہلبیت ہیں ہیں کیونکہ آپ کی آل مومنین بنی ہاشم و مطلب ہیں انہیں پر اشراف کا اطلاق ہوتا ہے انہیں پر صدقہ حرام ہے۔ یہ خمس غنیمت کے مستحق ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ سہم ذوی القربیٰ انہیں کو دیا کرتے تھے اور شریف اور سید کا لفظ انہیں حضرات پر بولا جاتا ہے۔ (ضاحبتہ الطرب فی تقدمہ العرب تالیف نوفل آفندی مطبوعہ بیروت صفحہ ۳۸)

۲. سیدنا جبریل امین ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے زمین کے پورب پچھم سب تلپٹ کی کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل نہ پایا نہ کوئی قبیلہ بنی ہاشم سے بہتر (اراءۃ الادب)

۳. سرکار عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ بیشک اللہ عزوجل نے عرب کو

پسند فرمایا، پھر عرب سے کنانہ اور کنانہ سے قریش اور قریش سے بنی ہاشم اور بنی ہاشم سے اولاد عبدالمطلب

اور اولاد عبدالمطلب سے مجھ کو۔ (ارادۃ الادب)

استفتاء ۳۴۶ : سادات کرام اور عباسی سلاطین میں سلطنت کے لئے فسادات عظیم اور کشت وخون ہونے کی وجہ سے زید خاندان عباسیہ کا دشمن ہے۔ بکر یہ کہتا ہے کہ یہ معاملات سلطنت ہیں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خلافت میرے چچا میرے باپ کی جگہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں ہے۔ یہاں تک کہ وہ اوسے سپرد مسیح علیہ السلام کریں گے اور بہت سی احادیث سے بادشاہت وخلافت خاندان عباسیہ میں ہونا بروایت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثابت ہے۔ حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ارشاد فرمایا کہ خلافت نہ میرے لئے ہے نہ سادات کرام کے لئے یہ تو ابوجعفر منصور عباسی کے لئے ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ تذکرہ ہوا کہ آپ کے بعد سادات بنی فاطمہ خلافت کے مستحق ہیں، حضور نے ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ کبھی خلافت کو نہیں پہونچیں گے۔ لیکن یہ خلافت میرے عم اکرم عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ مسیح علیہ السلام کے سپرد کریں گے جب ایسی صورت ہے تو عباسیوں کی مخالفت اور فرمان اقدس شریف کی توہین عباسیوں کے مقابلہ اور دشمنی سے نکلتی ہے یا نہیں زید پر کیا شرعی جرم ہے اور کیا اوس پر توبہ فرض نہیں۔

الجواب : خاندان بنی عباس رضی اللہ عنہم میں جس کا ظلم ثابت بہ دلیل شرعی ہو گیا ہو اوس سے فقط اوس ظلم کی بدولت بغض رکھنا ایمان ہے نہ اوس کی ذات سے اس لئے ممکن ہے کہ وہ تائب ہو گیا ہو سارے خاندان سے بغض کرنا سخت گناہ ہے اوس سے توبہ کرنی چاہیئے ورنہ یہ بھی سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بغض ہوگا۔ جو کفر کی طرف لے جائے گا۔ (امرد ۳۴)

۱۔ علامہ سعدالدین شرح عقائد اور شرح مقاصد میں اور اسی قسم کا مضمون مولوی الخیالی میں ہے کہ خلفائے عباسیہ کے بعد تمام عالم سے خلافت ضرور مفقود ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلافت بنی عباس کو پہونچیگی۔ ظہور مہدی تک اور کو نہ ملے گی۔ ظاہر ہوا کہ ۱۳۲ھ سے آج تک اور آج سے ظہور حضرت امام مہدی تک کوئی غیر عباسی خلیفہ نہ ہوا ہے نہ ہوگا۔ جو دوسرے کو خلیفہ مانے حدیث کی تکذیب کرتا ہے یہ حدیث اپنے طرق عدیدہ سے حسن ہے اوسے طبرانی نے معجم کبیر میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا اور دیلمی نے مسند الفردوس میں انہیں سے بسند دیگر اور دار القطنی نے افراد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعًا اور خطیب نے بسند خلفاء حضرت حبر الامۃ سے موقوفًا اور حاکم نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طبرانی کے لفظ یہ ہیں۔ لکنھا فی ولد عمی صنوابی حتی لیسلموھا الی المسیح۔ ہاں خلافت میرے چچا میرے باپ کی جگہ عباس کی اولاد میں ہے یہاں تک کہ اوسے سپرد مسیح کریں گے۔ (دوام العیش)

۲. امامت کبریٰ میں تو شرع مطہرہ نے اس درجہ لحاظ نسب فرمایا کہ اوسے صرف قریش کے ساتھ مخصوص فرما دیا۔ غیر قریشی اگرچہ عالم اجل ہو امام و خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ ارشاد فرمایا جاتا ہے۔ الائمۃ من قریش۔ تمام خلفاء قریشی ہوں گے۔ (اراۃ الادب)

۳. ارشاد فرماتے ہیں کہ قیامت میں سب سے پہلے اپنے اہلِ بیت کی شفاعت فرماؤں گا پھر درجہ بدرجہ جو زیادہ نزدیک ہیں قریش تک۔ پھر انصار پھر وہ اہلِ یمن جو مجھ پر ایمان لائے اور میری پیروی کی پھر باقی عرب پھر اہلِ عجم اور میں جس کی شفاعت پہلے کرونگا وہ افضل ہے۔ (اراۃ الادب)

۴. ارشاد فرماتے ہیں ہر علاقہ اور رشتہ روز قیامت منقطع ہو جائے گا مگر میرا علاقہ اور رشتہ باقی رہے گا۔ (اراءۃ الادب)

۵. ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے میرے اہلبیت پر ظلم کیا اور میرے عزیزوں کو تکلیف پہنچائی اوس پر جنت حرام ہے اور جس نے کوئی احسان اولاد عبد المطلب کے ساتھ کیا اور اوس کا بدلہ نہ پایا تو بروز قیامت میں اوس کا بدلہ دوں گا جب وہ مجھ سے ملے گا۔ (سیرۃ العباس)

۶. ابن سعد نے بسند قوی سماک بن حرب سے روایت کیا ہے کہ سیدتنا ام الفضل زوجہ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک خواب بیان کیا کہ آپ کے بدن کا ٹکڑا میرے گھر میں ہے۔ تعبیر عطا ہوئی کہ سیدتنا بتول زہرا رضی اللہ عنہا کے لڑکا پیدا ہوگا اور تم اوس کو دودھ پلاؤ گی اوس کی پرورش کروگی۔ چنانچہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پرورش کی اوران کو دودھ پلایا۔ (استیعاب صہ ۸۷)

۷. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے اللہ عباس کی مغفرت کر اور عباس کی اولاد کی اور جو شخص ان سے محبت رکھے۔ (کنزالعمال)

۸. خلفائے عباسیہ کا رعب روئے زمین کے بادشاہوں پر بدرجۂ اتم تھا۔ لیکن سب علماء کرام کا ادب وتعظیم ملحوظ رکھتے تھے۔ امیرالمومنین خلیفہ ہارون رشید رضی اللہ عنہ کے ہی واقعات ملاحظہ فرمائیے حضرت مولانا ابومعاویہ ذریر جو نابینا تھے۔ خلیفہ کا بذاتِ خود اُن کے ہاتھ دھلانا اور دعا لینا اپنے دربار میں علماء کرام کی کھڑے ہوکر تعظیم کرنا حضرت امام کسائی سے مامون رشید کا پڑھوانا اور تعلیم ادب دنیا یہ تمام واقعات اس قسم کے ہیں جن سے صحیح واقعات اظہر من الشمس ہوجاتے ہیں۔ گو رباطن دشمنان خاندان عباسیہ اہلبیتہ سے غرض نہیں اون کے لئے توباب جہنم کھلا ہے اگر نجات چاہیں توباب توبہ وا ہے توبہ کریں اور راہ راست پر آئیں۔

استفتاء ۶۵ : عالم کی کیا تعریف ہے۔

الجواب : عالم کی یہ تعریف ہے کہ عقائد سے پورے طور پر آگاہ ہو اور مستقل ہو اور اپنی ضروریات کو کتاب سے نکال سکے بغیر کسی کی مدد کے۔ (ملفوظات رضویہ)

استفتاء ۶۶ : کیا دنیوی تفکرات کا قلب جاری پر اثر ہوتا ہے۔

الجواب : ہاں دنیا کی فکریں قلب جاری کی حالت میں ضرور فرق ڈالتی ہیں (ملفوظات رضویہ) خوش الحانوں سے نعت اقدس شریف سننا پڑے ہوئے فرق کو دور کرنے کیلئے اکسیر اعظم ہے۔

استفتار ٦٧ : سفر کے لئے کون کون دن مخصوص ہیں۔

الجواب : پنجشنبہ، شنبہ، دوشنبہ۔ حدیث شریف میں ہے بروز شنبہ قبل طلوع آفتاب جو کسی حاجت کی طلب میں نکلے گا اس کا ضامن میں ہوں (ملفوظات رضویہ) مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم کا ارشاد ہے کہ منگل کے دن جو کپڑا قطع ہو وہ یا جلے گا یا ڈوبے گا یا چوری جائے گا۔ حدیث شریف میں ہے بروز اتوار کپڑا قطع کرانے سے غم ہو۔ مبارک نہ ہوا در بروز ہفتہ قطع کرانے سے بیمار رہے۔ حدیث شریف میں ہے بروز چہار شنبہ ناخن ترشوانے اور حجامت بنوانے کو منع لکھا ہے۔

استفتار ٦٨ : ریل گاڑی میں بنچ پر بیٹھ کر پاؤں لٹکا کر فرض یا وتر پڑھے۔ نماز ہوئی یا نہیں۔ بعض ایسا کرتے ہیں۔

الجواب : نہیں کہ قیام فرض ہے اور جب تک عجز نہ ہو ساقط نہیں ہو سکتا۔ فرض اور وتر اور صبح کی سنتیں یوں نہ ہو سکیں گی۔ (ملفوظات رضویہ)

استفتار ٦٩ : حضور حافظ کتنوں کی شفاعت کریگا سنا گیا ہے کہ اپنے اعزا سے دس شخصوں کی۔

الجواب : ہاں اور اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس سے مغرب سے مشرق تک روشن ہو جائے۔ اور شہید پچاس شخصوں کی اور حاجی ستر کی اور علمار بے گنتی لوگوں کی شفاعت کریں گے (ملفوظات رضویہ)

استفتار ٧٠ : قیامت کب ہو گی اور ظہور امام مہدی کب۔

الجواب : قیامت کب ہو گی اسے اللہ جانتا ہے اور اس کے بتائے سے اوس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مگر میں نے سید المکاشفین حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام سے اخذ کیا ہے کہ شاید ١٨٣٧ھ میں کوئی اسلامی سلطنت باقی نہ رہے اور ١٩٠٠ھ میں حضرت امام مہدی ظہور فرمائیں (ماخوذ از ملفوظات رضویہ)

استفتار ٧١ : مرید کو بعد وفات شیخ کی قبر پر کس طرح ادب کرنا چاہیئے۔

الجواب : چار ہاتھ کے فاصلہ سے کھڑا ہو کر فاتحہ پڑھے اور اس کی حیات میں جیسا ادب کرتا

تھا بعد وصال بھی کرے۔ سامنے سے حاضر ہو کر بائیں سے حاضر ہونے میں مڑ کر دیکھنا پڑتا ہے
اور اس میں تکلیف ہوتی ہے۔ (ملفوظات رضویہ)

استفتار ۷۲ : حضور فنافی الشیخ کا مرتبہ کس طرح حاصل ہوتا ہے۔

الجواب : یہ خیال رکھے کہ میرا شیخ میرے سامنے ہے اور اپنے قلب کو اس کے قلب کے نیچے تصور کر کے اس طرح سمجھے کہ سرکار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فیوض و انوار قلب شیخ پر فائض ہوتے اور اس سے چھلک کر میرے دل میں آرہے ہیں، پھر کچھ عرصہ کے بعد یہ حالت ہو جائے گی کہ شجر و حجر و در و دیوار پر شیخ کی صورت صاف نظر آئے گی یہاں تک کہ نماز میں بھی جدا نہ ہوگی اور پھر ہر حال میں اپنے ساتھ پاؤ گے۔ (ملفوظات رضویہ)

استفتار ۷۳ : بیعت کے کیا معنی ہیں۔

الجواب : بیعت کے معنی بک جانا۔ ایک صاحب کو سزائے موت کا حکم بادشاہ نے دیا جلاد نے تلوار کھینچی یہ اپنے شیخ کے مزار کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے۔ جلاد نے کہا اس وقت قبلہ کو منہ کرتے ہیں فرمایا تو اپنا کام کر میں نے قبلہ کو منہ کر لیا ہے اور ہے بھی یہی بات کہ کعبہ قبلہ ہے جسم کا اور شیخ قبلہ ہے روح کا (ملفوظات رضویہ) ایک صاحب ولایت نے حضرت محبوب الٰہی قدس اللہ سرہ العزیز کی بارگاہ میں حاضری کا منزل دور و دراز سے قصد فرمایا۔ جس سے حضرت محبوب الٰہی کا حال دریافت فرماتے لوگ تعریف ہی کرتے انہوں نے اپنے دل میں کہا میری محنت ضائع ہوئی کہ یہ اگر حق گو ہوتے لوگ ضرور ان کے بدگو ہوتے۔ جب دہلی قریب رہی انہوں نے لوگوں سے پوچھا اب مذمتیں سنیں کوئی کہتا وہ دہلی کا مکار کوئی کچھ کہتا کوئی کچھ کہتا۔ انہوں نے کہا الحمد للہ میری محنت وصول ہوئی۔

استفتار ۷۴ : کسی شیخ سے بیعت کر کے دوسرے سے رجوع کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب : اگر پہلے میں کچھ نقصان ہو تو بیعت ہو سکتی ہے ورنہ نہیں۔ البتہ تجدید کر سکتا ہے۔ عدی بن مافر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کسی سلسلہ کا آئے اس سے بیعت لے لیتا ہوں سوا غلامان قادری کے کہ بحر کو چھوڑ کر نہر کی طرف کوئی نہیں آتا۔ (ملفوظات رضویہ)

استفتار ۷۵ : قبرستان میں جوتہ پہن کر جانے کا کیا حکم ہے۔

الجواب : حدیث میں فرمایا تلوار کی دھار پر پاؤں رکھنا مجھے اس سے آسان ہے کہ مسلمانوں کی قبر پر پاؤں رکھوں۔ دوسری حدیث میں فرمایا اگر میں انگارے پر پاؤں رکھوں یہاں تک کہ وہ جوتے کا تلا توڑ کر میرے تلوے تک پہنچ جائے (ملفوظات رضویہ)

استفتار ۷۶ : کیا جاہل فقیر کا مرید ہونا شیطان کا مرید ہونا ہے۔

الجواب : بلاشبہ (ملفوظات رضویہ) مسئلہ ولایت بے علم کو نہیں ملتی۔ خواہ علم بطور ظاہر حاصل کیا ہو یا اس مرتبہ پر پہنچنے سے پیشتر اللہ عزوجل نے اُس پر علوم منکشف کر دیئے ہوں۔ (بہار شریعت)

استفتار ۷۷ : حضور طلب اور بیعت میں کیا فرق ہے۔

الجواب : طالب ہونے میں صرف طلب فیض ہے اور بیعت کے معنی پورے طور سے بک جانا۔ بیعت اس شخص سے کرنا چاہیئے جس میں یہ چار باتیں ہوں ورنہ بیعت جائز نہ ہوگی۔ اولاً سنی صحیح العقیدہ ہو۔ ثانیاً کم از کم اتنا علم ضروری ہے کہ بلا کسی کی امداد کے اپنی ضرورت کے مسائل کتاب سے خود نکال سکے ثالثاً اس کا سلسلہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہو کہیں منقطع نہ ہو رابعاً فاسق معلن نہ ہو (اسی بیان میں ارشاد فرمایا) کہ لوگ بیعت بطور رسم ہوتے ہیں۔ بیعت کے معنی نہیں جانتے بیعت اسے کہتے ہیں کہ حضرت یحییٰ منیری کے ایک مرید دریا میں ڈوب رہے تھے حضرت خضر علیہ السلام ظاہر ہوئے اور فرمایا اپنا ہاتھ مجھے دے کہ تجھے نکال لوں۔ ان مرید نے عرض کی کہ یہ ہاتھ حضرت یحییٰ منیری کے ہاتھ میں دے چکا ہوں اب دوسرے کو نہ دونگا۔ حضرت خضر علیہ السلام غائب ہوگئے اور حضرت یحییٰ منیری ظاہر ہوئے اور ان کو نکال لیا۔ (ملفوظات رضویہ)

اس میں بڑا گہرا راز ہے جو صرف اہلِ نظر اہلِ باطن اور حقیقی مریدوں کی سمجھ میں آسکتا ہے۔ کسی بزرگ کے ہاتھ پر توبہ شریعت کر کے اپنے آپ کو مرید سمجھنے اور مشہور کرنے والے اس کو نہیں سمجھ سکتے۔ شریعت مطہرہ کے دو حکم ہیں ظاہر و باطن۔ قاضی (یعنی مفتی) اور عامہ ناس ان کی رسائی

ظاہراحوال ہی تک ہے ان پر اس کی پابندی لازم اگرچہ واقف حقیقت حال کے نزدیک حکم بالعکس ہو۔ اب اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ شریعت ظاہر میں فتادے اور شریعت باطن میں طریقت داخل ہیں۔ نام کے مریدوں کا تو ذکر نہیں مگر حقیقی مریدین کے سامنے ہر چیز صورتِ شیخ میں نمودار ہوتی ہے۔ پھر اس کی شناخت انہیں کی اہلیت کا کام ہے باقی راز ہے کیونکہ معاملات باطن فہم ظاہر سے وراء ہیں خوض و فکر بیجا ہے۔ شریعت مطہرہ کی پابندی ویسی ہی ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس کے لئے کسی بیعت کی ضرورت نہیں۔ مریدی کا مقصد تصور شیخ سے منازل و مدارج طے کرنا ہے۔ طریقت شریعت باطن کے اندر ہے مگر شریعت فتویٰ یعنی ظاہر کے بالکل خلاف ہے۔ جس کی نظر باطنی دنیا میں نہ کھلی وہ کہیں بھی دیدار سے مشرف نہیں ہو سکتا۔ اولیاء کرام کا کلام اس کی سند میں موجود ہے۔ ؎ آنکھ عطا کیجئے اُس میں ضیا دیجئے، جلوہ قریب آگیا تم پہ کروڑوں درود، کل تو دیدار کا دن اور یہاں آنکھ بیکار ہے کیا ہونا ہے۔

؎ ہر کہ روئے یار در دنیا نہ دید ہم نہ بیند او بہ عقبیٰ اے مرید

اولیاء کرام فرماتے ہیں۔ مرید ارادت میں پہلا قدم جب رکھتا ہے۔ جب اس میں چار خصلتیں پیدا ہو جائیں۔ ایک تو یہ کہ زمین اس کے واسطے لپیٹی جائے اور ساری زمین ایک قدم ہو جائے اور پانی پر چلنے لگے اور جو چیز دنیا میں جس وقت کھانا چاہیئے کھا سکے۔ اور اس کی دعا رد نہ کی جائے اور جب مرید اپنے آپ کو مرید جاننے لگے تو وہ حد ارادت سے گر جاتا ہے۔

(روضۃ الریاحین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب چہارم

ماہ ادلبستان معرفت، یا دفیضانِ شریعت

سنہ ۱۳۵۴ھ سنہ ۱۹۳۶ء

ہندوستان کے مفتیان اہل سنت والجماعت کے سچے فتاوے

استفتار ۷۸: مسجد کے اندر جوتے لے جاکر رکھنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: مسجد اگر جوتوں کی نجاست سے مغلوب ہو جاتی ہو تو مسجد میں ایسے جوتے لے جانا درست نہیں (لکھنؤ)

استفتار ۷۹: جس شخص کو قطرہ آتا ہو اوس کا جماعت کے واسطے مسجد کے اندر جانا مسجد کی بے ادبی اور بے حرمتی کا حکم تو نہ رکھے گا۔

الجواب: جس شخص کو قطرہ آتا ہو وہ مسجد میں جا سکتا ہے اور اگر اس کے قطرہ سے مسجد کے نجس ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسے شخص کو مسجد میں نہ جانا چاہیئے (لکھنؤ)

استفتار ۸۰: مسجد کے اندر بھیک مانگنا اور دینا کیا حکم رکھتا ہے۔

الجواب: اگر مسجد میں بھیک مانگنے والے کی وجہ سے جماعت مسلین کو تکلیف نہ ہوتی ہو تو مانگنا جائز ہے ورنہ مکروہ ہے (لکھنؤ)

استفتار ۸۱: زید کہتا ہے کہ قوالی بامزامیر سننے والے، تالی بجانے والے گانے والے گوانے والے اور خوشی میں باجہ بجوانے والے۔ غم میں آنسو بہانے والے، سینہ کوٹنے والے چیخوں سے رونے والے پر اللہ عزوجل کی لعنت ہے اور ایک حدیث میں پیش کرتا ہے جس کا

یہ مطلب پیدا ہوتا ہے عمر اتنا ضرور مانتا ہے کہ واقعی مندرجہ بالا باتیں سوائے غم میں آنسو بہانے کے ناجائز ہیں مگر ان پر لعنت نہیں ہے۔

الجواب: ان میں بعض مثلاً نوحہ والے پر حدیث میں لعنت آئی ہے زید کا ان سب کو کہنا کہ ان پر اللہ عزوجل کی لعنت ہے بہت سخت ہے توبہ کرے ہر گناہ سے مسلمان پر لعنت کرنی جائز نہیں ہوتی۔ (اعلیٰ حضرت بریلوی)

استفتار ۸۲: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ تفضیلیہ یعنی مولیٰ علی کرم اللہ وجہ الکریم کو صحابۂ کرام پر فضیلت دینے والے کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہے یا نہیں وہ اور سب عقائد میں اہلسنت کے موافق ہے صرف خلفاء ثلاثہ پر مولیٰ علی کو فضیلت دیتا ہے۔

الجواب: جائز ہے کہ وہ خارج از اسلام نہیں اہلسنت سے خارج بدمذہب ہے اوس سے جب تک کہ وہ اپنے عقیدۂ بد سے توبہ نہ کرے میل جول نہ چاہیئے (بریلی)

استفتار ۸۳: کیا سیاہ خضاب لگانے والے کی امامت جائز ہے۔

الجواب: ایسے شخص کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔ سیاہ خضاب حرام ہے حدیث شریف میں ہے۔ یکون فی آخر الزمان قوم یخضبون کحواصل الحمام لا یجدون رائحۃ الجنۃ۔ یعنی پچھلے زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے کہ کبوتروں کے پوٹوں کی طرح خضاب کریں گے وہ نہ پائیں گے بو جنت کی اور سیاہ خضاب والے کو حضور نے شیخ غربیت فرمایا۔ (بریلی)

استفتار ۸۴: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید نے بحالت غصہ خدا کو گالیاں دیں اس لئے خارج اسلام ہوا اور عورت نکاح سے باہر ہوگئی پھر اس نے تین مرتبہ اپنی بی بی کو طلاق دی غرض زید توبہ اور تجدید اسلام کر چکا اس کو نکاح کرنا چاہیئے یا نہیں اگر چاہیئے تو کس طرح۔

الجواب: بصورت صدق واقعہ جب کہ زید نے (معاذ اللہ) رب تعالیٰ جل مجدہ کو گالیاں دیں تو وہ مرتد ہو چکا اگر وہ فاتر العقل نہ تھا زوجۂ زید اس کے نکاح سے اس ارتداد کے بعد علیحدہ ہوگئی پھر جب زید نے بحالت ارتداد اس کو طلاق دی تو چونکہ عورت محل طلاق نہیں رہی تھی زید کے ارتداد سے نکاح سے علیحدہ ہو چکی تھی تو حالت ارتداد کی طلاق لغو و بیکار رہی۔

اب جب کہ زید تائب ہو کر دوبارہ اسلام میں داخل ہوا تو وہ اس عورت کی رضامندی سے دوبارہ نکاح کرسکتا ہے (بدایوں)

استفتاء ۸۵: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی بی بی ہندہ کے متواتر اصرار سے اس شرط پر ۳ مرتبہ طلاق دی کہ تو جملہ حقوق شرعی مہر وغیرہ معاف کردے میں سامان جہیز جو اس وقت میرے پاس باقی ہے وہ تجھ کو واپس کردوں۔ دونوں طرف سے اقرار ہو گیا۔ لیکن ابھی نہ مہر وغیرہ کی لکھا پڑھی کاغذ پر ہوئی ہے نہ جہیز واپس ہوا ہے کیا بلا حلالہ ہندہ پھر زید کے نکاح میں آسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب: طلاق معلق ہے ان دو باتوں پر کہ مہر کی معافی ہو اور جہیز کی واپسی جب تک یہ دونوں واقع نہ ہوں طلاق نہ ہوگی۔ مہر کی معافی زبانی ہو سکتی ہے کاغذ پر لکھنا کچھ ضرور نہیں اگر عورت نے زبانی مہر معاف کردیا ہو گیا مگر طلاق اوس وقت تک نہ ہوگی جب تک شوہر اس کا جہیز واپس نہ دے (بریلی)

استفتاء ۸۶: کیا فرماتے ہیں علماء دین ان مسائل میں کہ اگر زید سود لیتا ہے یا رشوت لیتا ہے یا ڈاڑھی کترواتا ہے یا منڈواتا ہے یا تنقیص نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کرتا ہے یا شراب پیتا ہے یا زنا کرتا ہے یا کسی کو بے راہ خلاف شریعت مشورہ دیتا ہے یا غیبت کرتا ہے یا بہتان لگاتا ہے یا امرد لڑکوں کو اپنے ساتھ تخت پر بٹھلا کر میلاد شریف پڑھواتا ہے جس سے لوگوں کے خیالات منتشر ہوتے ہیں یا مسجد میں دنیوی گفتگو کرتا ہے یا نماز کے بارے میں دوسروں پر طعن و تشنیع کرتا ہے کہ ہم غریبوں کو پکڑ کر مسجد میں جبریہ لے آتے اور فلاں رئیس شخصیتوں کو تم جبریہ مسجد میں نہ لائے یا اپنے کو اچھا سمجھتا ہے دوسرے کو ذلیل سمجھتا ہے کیا وہ کسی ارکان شریعت کا ممبر یا صدر انجمن بنایا جا سکتا ہے یا نہیں اور جو مسلمان اس کو ممبر یا صدر انجمن بنائیں ان کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے اور کیا کوئی شخص خلاف شریعت ہو کر سلام کی ابتدا کئے جانے کا مستحق ہے کسی شخص نے مضمون بالا کو دیکھ کر پرچہ لے لیا اور یہ کہا کہ یہ محض ڈھکوسلا ہے اور جس نے بنایا ہے یا لکھا ہے یا رائے دی ہے وہ گدھا اور بے وقوف ہے ایسے فتوے اگر لئے جائیں گے تو مسجد کے

اندر کوئی شخص نماز کو نہیں آئے گا۔

الجواب: سود لینے والا، رشوت کھانے والا ڈاڑھی منڈانے کترانے والا شراب پینے والا زنا کرنے والا غیبت کرنے والا بہتان اوٹھانے والا فاسق بنا جر ہے۔ مسلمانوں کو بے راہ اور خلاف شریعت مشورہ دینے والا ان کا بدخواہ ہے۔ ایسوں کو صدر انجمن بنانا جائز ہے کہ وہ فاسق ہیں اور فاسق کی تعظیم حرام ان کی اہانت مسلمانوں پر واجب۔ غنیہ شرح مینہ اور تبیین الحقائق وغیرہما میں ہے۔ وجب علیھم اھانتہ اشرعًا یوہیں وہ جو بلا وجہ مسلمانوں پر طعن و تشنیع کرتا برا کہتا اور ان کی دل آزاری کرتا ہے اور نبی کریم علیہ وعلی الہ افضل الصلاۃ والتسلیم کی تنقیص شان کرنے والا تو مرتد ہے۔ مسلمانوں سے تعجب ہے کہ ان کو ایسے کی بابت بھی اب تک سوال کی حاجت ہے کوئی کافر مسلمانوں کی انجمن کا صدر اور ممبر نہیں کیا جا سکتا نہ کہ مرتد حرام حرام سخت حرام ہے کہ ایسے خبیث کو صدر لو صدر اپنے کسی امر میں شریک کریں خصوصًا امر دین میں ایسوں سے میل جول سلام کلام حرام ہے۔" ان سے دور بھاگیں انہیں اپنے سے دور رکھیں۔ حدیث میں فرمایا۔ ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم (بریلی)

استفتاء ۸۷: کیا فرماتے ہیں علماء دین مسائل مندرجۂ ذیل میں۔

۱. زید نے اپنی تولیت میں مسجد کی ملکیت پر بکر کا قبضہ جم جانے دیا اور اس لحاظ سے کہ اس کو بکر سے مالی آمدنی ہے اوس سے کچھ نہ کہا بلکہ دوسرے جو بکر کی راہ میں حائل ہوتے ہیں ان کی طرفداری نہیں کرتا ہے۔

۲. زید نے کچہری میں جھوٹا حلف اوٹھایا اور مسجد میں نماز کے لئے پانچ وقت حاضری نہیں دیتا اور نہ پنج وقتہ نماز ہوتی ہے۔

الجواب: ۱. زید بوجہ خیانت تولیت سے علیحدہ ہونے کا مستحق ہے فتاویٰ شامی جلد ۳

۲. زید بوجہ تارک نماز و جماعت ہونے کے و نیز خیانت و جھوٹے حلف کی وجہ سے فاسق ہے اور فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے اوس کو امام بنانا گناہ ہے شامی جلد ۱ (بدایوں)

استفتاء ۸۸: زید کے پاس دو تختہ والی میز ہے۔ نیچے کے حصہ میں کلام مجید فرقانِ حمید

جزدان میں بندھا ہوا رکھا ہے اور اوپر کے حصہ میں وہ پاؤں رکھ کر چڑھا کرتا ہے باوجود ممانعت باز نہیں آتا۔ بکر کہتا ہے کہ کلامِ مقدس کی توہین و بے ادبی سے زید کافر شیطان خارج ایمان ہے۔ زید کہتا ہے کہ وہ تو جزدان میں بند ہے گو سب پر ظاہر ہے۔ ایسی صورت میں اوپر کے تختہ پر پاؤں رکھ کر چڑھنا کوئی گناہ نہیں۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ آیا یہ بے تعظیمی ہے یا نہیں اور از روئے شریعت مطہرہ زید مستحق جرم ہے یا نہیں۔

الجواب : (الف) اگر زید نے یہ کام توہین کی نیت یا توہین جان کر کیا ہے تو بیشک کافر ہو گیا ورنہ فاسق ہے توبہ کرنا چاہیئے ورنہ ایمان سلامت لے جانے میں خطرہ ہے۔ (امروہہ)

(ب) زید سخت جرم کا مرتکب ہے۔ حد کفر تک پہنچ گیا ہے۔ عیاذاً باللہ تعالیٰ توبہ فرض ہے۔ تجدید ایمان ضروری ہے۔ (سمستی پور)

(ت) قرآن پاک تو بڑی عظمت والا ہے۔ مسلمان کا دل ایسی میز یا صندوق پر پاؤں رکھنے کی جرات کب کر سکتا ہے۔ فقہا لکھتے ہیں کہ جس الماری اور صندوق میں کتابیں رکھی ہوں تو اس پر ادباً استعمالی کپڑے بھی رکھنا نہ چاہیئے۔ عالمگیری کتاب الکراہتہ میں ہے۔ حانوت او تابوت فیہ کتبٌ فالادب ان لا یضع الثیاب فوقہ اگر اس میز پر اہانت کی نیت سے چڑھتا ہے تو اس پر کفر عائد ہو گا اور اگر ضرورت کے وقت اتفاقاً چڑھا تھا تو کفر عائد نہ ہو گا۔ اس پر چڑھنے کی عادت کرنا بلا قصد توہین بھی منع ہے۔ کلام الٰہی کا ادب ہر وقت ملحوظ رکھنا اسلام کی علامت ہے۔ بے ادب محروم شد از فضلِ رب (بدایوں)

(ث) زید بڑا بے ادب بڑا گستاخ۔ بڑا بے باک ہے اس کو لازم ہے کہ اس حرکت قبیحہ سے توبہ کرے (کانپور)

استفتاء ۸۹ : کیا تارک فرض مذہبی خارج ایمان ہے۔ حالانکہ تارک فریضہ شرعی گناہ گار ہے کافر نہیں۔

الجواب : جب تک ترک فرض مع انکار یا بہ نیت توہین نہ ہو کفر نہیں فسق ہے (امروہہ)

استفتاء ۹۰: کیا صحابہ کرام کے وقت میں خمس غنیمت کی طرح جو صرف اہلبیت اطہار اور حضرت عباس کو ملا ہے۔ باغ فدک میں سے بھی حضرت عباس کو کبھی حصہ ملا ہے۔

الجواب: خمس غنیمت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذوی القربیٰ کا پانچواں حصہ تھا جس میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے پھر وہ پانچواں حصہ خلیفہ کے وقت کے ذوی القربیٰ کی طرف منتقل ہوگیا۔ فدک وغیرہ اس میں شامل نہیں ہیں۔ (امروہہ)

استفتاء ۹۱: کیا خلیفہ منصور عباسی نے واقعی حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو قید کیا اور زہر سے مروا ڈالا اور وہ صرف اس لئے کہ انہوں نے عہدہ قضاء کو قبول نہیں کیا۔ اگر یہ صحیح ہے تو اس کا اثر صرف منصور عباسی کی ذات تک محدود ہے یا تمام خاندانِ عباسیہ پر آتا ہے۔

الجواب: خلیفہ منصور عباسی کی زیادتی امام اعظم رضی اللہ عنہ پر اگر بہ روایت صحیحہ ثابت بھی ہو تو یہ صرف اوس پر وبال ہو سکتی ہے نہ کہ تمام خاندان پر قرآنِ پاک شاہد ہے۔ لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ۔ کسی کا گناہ کوئی نہیں اٹھا سکتا۔ الخ

استفتاء ۹۲: خلیفہ منصور عباسی اور مامون رشید عباسی کو مردود بتلانے والے پر شرعی کیا جرم ہے۔

الجواب: خلیفہ منصور و مامون رشید کو مردود بتانے والا اپنے مشرب اہلِ سنت والجماعت سے جاہل ہے اس لئے کہ ایسی بات کہنے کے لئے روایت متواترہ مفید یقین کی ضرورت ہے اور وہ ہے نہیں تاریخی قصوں سے عقیدہ ثابت نہیں ہوتا۔ (امروہہ)

استفتاء ۹۳: کیا علم دین پڑھنے والوں کو صدقہ وخیرات دینا جائز ہے۔

الجواب: (الف) علم دین حاصل کرنے والوں کو صدقہ وخیرات دینا جائز ہے۔ البتہ جو ان میں سے بنی ہاشم ہو۔ اس کو زکوٰۃ صدقہ فطر قیمت چرم قربانی دینا جائز نہیں (امروہہ)

(ب) جب کہ وہ صاحب نصاب نہ ہو تو نفلی صدقہ وخیرات کے علاوہ زکوٰۃ و فطرہ بھی دینا جائز ہے اور اگر صاحبِ نصاب ہوں تو صرف نفلی صدقہ وخیرات دینا جائز ہے۔ (بدایوں)

استفتاء ۹۴: زید صاحب جائیداد صاحب نصاب ہے زکوٰۃ ادا کرتا ہے کیا اس کو نذر دینا جائز ہے۔ بکر کہتا ہے کہ نذر کے صرف وہی لوگ مستحق ہیں جن کی بذاتہٖ کوئی آمدنی نہ ہو اور صرف توکل پر گذر کرتے ہوں۔ جیسا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیاء کرام نے کیا ہے۔ رضی اللہ عنہم۔

الجواب: (الف) جس نذر میں مساکین کی نیت کی گئی ہو وہ صاحب نصاب کو نہ دینی چاہیئے ورنہ کوئی مضائقہ نہیں البتہ متوکلین کو دینا اولیٰ ہے (امروہہ)

(ب) نذر کی دو قسمیں ہیں نذر شرعی۔ نذر عرفی۔ نذر شرعی کے مستحق وہی لوگ ہیں جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔ صاحبِ نصاب کا لینا حرام ہے۔ نذر شرعی یہ ہے کہ زبان سے یوں کہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے مجھ پر اتنا کھانا کپڑا وغیرہ دینا ضروری ہے۔ مشائخ وعلماء واساتذہ و بزرگان دین کو جو نذر دی جاتی ہے وہ حقیقت میں ہدیہ ہے۔ عرف میں نذر کہنے لگے ہیں۔ ہدیہ وتحفہ صاحب نصاب کو بھی دینا جائز ہے بلکہ مستحب ہے۔ بکر غلطی پر ہے۔ (بدایوں)

استفتاء ۹۵: گیارہویں شریف اور دیگر نیازوں میں سے از روئے شریعت مطہرہ کتنا حصہ مساکین کا ہے اور کتنا اُن کا جو مالدار صاحب نصاب ہوں۔

الجواب: (الف) گیارہویں شریف وغیرہ میں بہتر یہ ہے کہ ایک تہائی مساکین کو دے ایک تہائی احباب کو خواہ صاحب نصاب ہوں یا نہ ہوں۔ ایک تہائی اپنے صرف میں لادے غرضکہ مساکین کا حصہ ایک تہائی سے کم ہونا مناسب نہیں البتہ فرض اس میں کوئی نہیں (امروہہ)

(ب) اس میں وہی تفصیل ہے اگر نذر ومنت شرعی ہے تو صاحب نصاب کو کھانا جائز نہیں ورنہ عرف میں نذر ونیاز نفلی صدقہ اور ہدیہ کو کہتے ہیں اس کا کھانا مالدار اور فقراء سب کو جائز ہے ہاں فقراء کے کھلانے میں ثواب زیادہ ہے کسی کا کچھ حصہ مقرر نہیں (بدایوں)

استفتاء ۹۶: کیا وصیت کا ماننا میت کے عزیز واقارب پر ضروری ہے اور کیا اُسکے نہ ماننے سے جرم شرعی عائد ہوتا ہے۔

الجواب: قرض ادا کرنے کے بعد کل مال کے تہائی حصہ سے وصیت پوری کرنی ضروری ہے ورنہ سخت گناہ گار ہوں گے۔ (بدایوں)

استفتاء ۹۷: جو مال یا آمدنی مساکین پر وقف ہو چکی ہو کیا مالدار صاحب نصاب کو اس میں سے لیکر اپنے خورد و نوش میں لانا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: جو آمدنی مساکین پر وقف ہو چکی ہو وہ غیر مسکین کو لینا جائز نہیں ظلم ہے البتہ مزدور بقدر مزدوری لے سکتا ہے (امروہہ) فقراء پر جو چیز وقف ہو اس کو مالدار کو اپنے صرف میں لانا جائز نہیں (بدایوں)

استفتاء ۹۸: کیا پکے مکان بنوانا از روئے شریعت مطہرہ ناجائز ہیں کیا یہ فعل ہامان نہیں۔

الجواب: (الف) پکے مکان ضرورت اور سہولت کے لحاظ سے بنانا جائز ہیں۔ فخر و تکبر کی غرض سے منع ہیں۔ (بدایوں)

(ب) پکے مکان سنت ہامان سمجھ کر بنانا سنت ہامان ہے ورنہ مکروہ اور خلاف اولیٰ ہے (امروہہ)

استفتاء ۹۹: کیا عوام کی فاتحہ اغنیا کو کھانا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: جائز ہے نہ کھانا بہتر ہے (سمستی پور)

استفتاء ۱۰۰: کیا تیجے کے چنے بتاشے کھانا قلب پر سیاہی لاتا ہے۔

الجواب: تیجے کے چنے فقراء مساکین کے دل کو تو کبھی سیاہ نہیں کرتے۔ بشرطیکہ کسب حلال سے ہوں۔ البتہ اگر غنی کو فقیر جانکر دیا گیا ہے تو چونکہ وہ صدقہ ہے اور غنی صاحب نصاب مستحق صدقہ نہیں ہے اس لئے اس کے دل کو کالا کریں گے اور اگر تبرک کے قصد سے غنی کو دیئے گئے ہیں تو کچھ مضائقہ نہیں یا یہ کہ مالک یا اس کے نائب قاسم نے فقیر و مسکین کو دیئے اور فقیر و مسکین نے غنی کو دیئے جب بھی کچھ حرج نہیں۔ (امروہہ)

استفتاء ۱۰۱: زید کی آمدنی ملازمت یا تجارت سے پانچ سو روپے ماہوار ہے،

اور اتنا ہی خرچ بھی ہے اب کیا زید صاحب نصاب کہلائے جانے کا مستحق ہے۔

الجواب: (الف) نہیں (بدایوں)

(ب) جس کی آمدنی موافق نصاب یعنی ساڑھے باون روپے ہے تو جب اوسے تنخواہ ملی تو وہ صاحب نصاب ہو گیا، اگر دوسری تنخواہ ملنے کے وقت ایک روپیہ بھی باقی ہے تو وہ صاحب نصاب رہے گا اور سال کے اختتام پر جو رقم اس کے پاس نصاب کی برابر یا زیادہ آئے گی وہ سال بھر کی زکوٰۃ اس رقم کے موافق دے گا جو اختتام سال پر اس کے پاس آتی ہے اور اگر درمیان سال میں ایک روپیہ بھی اوس کے پاس نہیں رہا تو صاحب زکوٰۃ نہیں رہا۔ (امروہہ)

استفتار ۱۰۲: زید کی آمدنی خرچ سے دس حصہ زیادہ ہے مگر پھر بھی قرض ادا نہیں کر سکا ابھی تک قرضدار ہے کیا وہ صاحب نصاب مانا جا سکتا ہے۔

الجواب: (الف) نہیں۔ (بدایوں)

(ب) قرض جب رقم مملوکہ کی برابر یا زیادہ ہے تو صاحب نصاب نہیں۔ قرض سے زیادہ اگر بقدر نصاب ہے تو بھی نصاب مانا جائے گا۔ (امروہہ)

استفتار ۱۰۳: کیا عورتوں کا مردوں کے مجمع میں مزارات پر جانا جائز ہے اگر ان کے خاوند وغیرہ ان کو جانے سے نہ روکیں تو گناہ گار ہوں گے یا نہیں و نیز عورتوں کا گانا ڈھول بجانا خصوصًا اولیاء اللہ کے مزارات پر کتنا گناہ ہے۔

الجواب: عورتوں کا مردوں کے مجمع میں بلا ضرورت شرعیہ جانا سخت گناہ ہے خواہ اولیاء اللہ کے مزارات پر ہو یا اور کہیں اگرچہ پردہ کے ساتھ ہو کیونکہ نامحرم مردوں کے دھکے لگتے ہیں جس سے مرد و عورت سب سخت گنہگار ہوتے ہیں اور بے پردہ نکلنا تو تنہائی میں بھی ناجائز ہے جبکہ غیر محرموں کی نظر پڑتی ہو ہاں اپنے کسی محرم کے ساتھ تنہائی میں پردہ کے ساتھ جانا جائز ہے۔ اہل قبور سے بھی پردہ کرنا چاہیئے کیونکہ وہ دیکھتے بھی ہیں سنتے بھی ہیں۔ رہا گانا بجانا وہ ہر جگہ حرام ہے، اولیاء اللہ کے مزارات پر سخت گستاخی۔ واشد گناہ ہے جو مرد عورتوں کو ناجائز کاموں

سے نہیں روکتے وہ بھی سخت گنہگار ہیں۔ (بدایوں)

استفتاء ۱۰۴: کیا رمضان المبارک میں افطار کے وقت مسجدوں کو ہوٹل بنانا ان میں انتظامات افطاری کرنا جو باعث شور وغل و فساد ہوتے ہیں۔ از روئے شرعیت مطہرہ جائز ہے کیونکہ اوس سے آداب مساجد ساقط ہوتے ہیں۔

الجواب: مساجد میں اور ان کے متصل شور وغل کرنا منع ہے مسافر اور معتکف کے سوا دوسروں کو مسجد میں کھانا بھی منع ہے۔ مسجد کا فرش چھوڑ کر فنائے مسجد میں افطاری وغیرہ کا انتظام کرنا چاہیئے۔ (شمسی پوری بدایوں)

استفتاء ب ۱۰۴: زید حنفی مسئلوں پر عمل کرتا ہے۔ اب کچھ عرصہ سے اوس نے شافعی مسلک اختیار کر لیا ہے کیا اس میں کچھ حرج تو نہیں۔ جبکہ وہ اوس پر عمل کرتا ہے۔

الجواب: (الف) جب زید حنفی مذہب کو برحق سمجھتا ہے تو اوسے چھوڑ کر دوسرے کی تقلید اختیار کرنی سوائے نفس پرستی کے اور کیا وجہ ہو سکتی ہے لہٰذا یہ ناجائز ہے۔ (کان پور)

(ب) ایک مجتہد کی تقلید چھوڑ کر دوسرے کی تقلید کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ پہلے کو اوس نے غلط سمجھا اور جو شخص مجتہد نہیں وہ مجتہد کی غلطی نہیں نکال سکتا۔ لہٰذا جس امام کا مقلد ہے اسی کے مسائل پر عمل کرنا ضروری ہے اپنے امام کی تقلید سے ہٹنا چاروں اماموں کا حق سمجھنا نہ ہوا بلکہ جس مذہب سے ہٹا ہے اس کا ناحق سمجھا ہوگا۔ اسی واسطے علماء کرام نے تلفیق کو حرام قرار دیا ہے۔ تلفیق کے معنی یہ ہیں کہ کبھی کسی امام کے مسئلہ پر عمل کرنا اور کبھی کسی امام کے مسئلہ پر عمل کرنا حقیقتاً اس صورت میں کسی امام کی تقلید نہیں ہوتی بلکہ اپنے نفس کی تقلید ہوتی اور نفس کی تقلید حرام ہے قرآن شریف میں ہے۔ **لا تتبعوا الھویٰ**۔ یعنی نفس کی پیروی نہ کرو تفسیر احمدی و شامی۔ (بدایوں)

استفتاء ۱۰۵: اگر کوئی حنفی کسی شافعی یا مالکی یا حنبلی مسئلہ پر عمل کرے کیونکہ وہ چاروں کو حق سمجھتا ہے تو گنہگار تو نہ ہوگا۔

استفتار ۱۰۶ : زید چاروں کو حق سمجھتا ہے اور حسب ضرورت ہر ایک امام کے مسئلہ پر عمل کر لیتا ہے کیا یہ جرم و حرام تو نہیں۔

استفتار ۱۰۷ : زید کچھ حنفی کچھ مالکی کچھ شافعی کچھ حنبلی مسئلوں پر عمل کرتا ہے کیا یہ ناجائز ہے اور کیا زید گنہگار ہے۔

الجواب : (الف) اگر کوئی حنفی بلا ضرورت خاص کسی دوسرے امام کے مسئلہ پر عمل کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ اسی طرح کبھی ایک امام کے مسئلہ پر عمل کرتا ہے۔ کبھی دوسرے امام کے مسئلہ پر عمل کرتا ہے۔ تو گناہ گار ہوگا۔ تفسیر احمدی (بدالیوں)

(ب) زید اگلی شریعتوں کو بھی حق سمجھتا ہوگا۔ کیونکہ جملہ اہلِ اسلام اسے حق مانتے ہیں اس لئے وہ بھی خدا کی بھیجی ہوئی شریعت ہے تو پھر حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت میں سگے بہن بھائی سے نکاح جائز تھا کیا زید اس کے لئے بھی تیار ہوگا۔ بعض شریعتوں میں خنزیر اور شراب حلال تھی کیا زید اس پر بھی آمادہ ہے۔ محض حق ہونا اس کی دلیل کیسے ہو سکتی ہے کہ ایک امام برحق کی حق باتوں کو چھوڑ کر دوسرے امام کی بات کو اختیار کیا جائے۔ یہ وہی کرے گا۔ جس میں نفس پرستی ہوگی کہ محض اپنی آسائش اور وقتی ضرورتوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے دوسری طرف جھک پڑتا ہے۔ اس کو ہر امام ناجائز کہتے ہیں۔ ایسے شخص کی ایسی مثال ہے جیسے کسی بادشاہ کے دربار میں پہنچنے کے چار راستے ہوں۔ لوگ وہاں جاتے ہیں اور ان چاروں راستوں میں سے کسی ایک کو اختیار کر لیتے ہیں۔ مگر زید آدھا راستہ طے کرنے کے بعد اسے چھوڑ کر دوسرے راستہ پر جاتا ہے جب لوگ اس سے دریافت کرتے ہیں کہ تو ایسا کیوں کرتا ہے تو جواب میں وہ یہ کہتا ہے کہ جب میں چاروں کو صحیح راستہ کہتا ہوں تو پھر کیا حرج کہ میں اسے چھوڑ کر اسے اختیار کروں پھر دوسرے راستہ پر بھی کچھ مسافت طے کرتا ہے بعدہٗ اسے چھوڑ کر تیسرے راستہ پر جاتا ہے اور اس پر بھی عمل اسی طرح کرتا ہے ہر راستہ کو تھوڑا تھوڑا طے کر کے چھوڑ دیتا ہے جس کا یہی نتیجہ ہوتا ہے کہ جو لوگ ایک راستہ پر مضبوطی سے قائم رہے وہ لوگ تو دربارِ شاہی تک پہنچ گئے مگر زید یوں ہی راستہ

بدلنے میں مصروف رہا ایسے شخص کو لوگ بیوقوف کہیں گے۔ خلاصہ یہ کہ زید کا گھورکھ دھندا ناجائز ہے ایک کو اختیار کر کے اسی پر مضبوطی سے قائم رہنے ورنہ زید گنہگار ہوگا۔ (کانپور)

استفتاء ۱۰۸: زید کہتا ہے کہ اسلام میں حنفی شافعی مالکی حنبلی چار شریعت کے امام کیوں ہیں اور طلاق وغیرہ اور اکثر دیگر مسائل میں آپس میں اختلافات کیوں واقع ہوگئے ہیں اس کا کیا سبب ہے۔

الجواب: (الف) اولاً یہ کہ جب ائمہ مجتہدین کو صراحۃً قرآن شریف و حدیث شریف میں کسی مسئلہ کا کوئی حکم نہیں ملا تو انہوں نے دوسرے مسائل پر اس کو قیاس کیا اوس میں اون کا اختلاف ہوگیا قرآن شریف میں ارشاد ہے۔ **فاعتبروا یا اولی الابصار**۔ یعنی اے بصیرت والو قیاس کرو اوس سے ہر مجتہد اہل بصیرت پر قیاس کرنا واجب ہے۔ دوسرے کے قیاس پر عمل کرنا جائز نہیں لہذا کسی مجتہد کے نزدیک علت مشترکہ کچھ ہوئی کسی کے نزدیک کچھ ہوئی اوس اعتبار سے حکم میں اختلاف ہوا حدیث شریف میں ہے (**المجتہد یخطی ویصیب**) یعنی مجتہد سے غلطی بھی ہوتی اور صحت بھی۔ جب اوس کی رائے صحیح ہوتی ہے تو دوگنا ثواب ملتا ہے۔ اگر غلطی ہوتی ہے تو بھی ایک ثواب ملتا ہے۔ کیونکہ اوس نے نیک نیتی سے اللہ کے واسطے کوشش کی۔ جس طرح کسی حاکم نے مقدمہ کی تفتیش۔ نہایت کوشش سے کی اور دیانت داری سے فیصلہ کیا لیکن وہ فیصلہ حقیقۃً غلط ہوا۔ معاملہ کچھ اور تھا۔ حاکم کو تحقیقات سے بھی پتہ نہ چلا تو اس فیصلہ میں حاکم کو قصوروار نہ کہا جائے گا۔ بلکہ وہ اپنی کوشش اور دیانت داری کے سبب سے تعریف کا ہی مستحق ہوگا۔ اسی طرح مجتہدین بھی۔ ثانیاً یہ کہ بعض آیات واحادیث مجمل ہیں بعض مطلق بعض مقید وغیرہ لہذا ان سے مطلب سمجھنے میں اختلاف ہوا۔ (بدایوں)

(ب) ان کے علاوہ اور بھی ائمہ مجتہدین گذرے ہیں۔ مثلاً امام ابو یوسف امام محمد، امام زفر رحمہم اللہ اجمعین مگر چونکہ ان کے اقوال ہر باب میں تفصیل سے مرقوم نہیں اور ائمہ اربعہ مجتہدین مذکورین میں سے کسی ایک کی تقلید کرنے پر اجماع ہو چکا ہے۔ لہذا تمامی کے لئے تقلید ان کے سوا دوسرے کی

کرنے کا حکم نہیں ہے اور ان اماموں میں فروعی مسائل میں اس وجہ سے اختلاف واقع ہوا ہے کہ حدیث شریف میں اوس مسئلہ کے متعلق کھلی ہوئی تشریح نہیں ہوتی تو اب اوس مسئلہ کے متعلق غور وفکر کیا جاتا ہے کچھ قرائن اور دلائل کو فراہم کیا جاتا ہے اس میں کسی دلیل کا نتیجہ کچھ اور کسی کا کچھ مستنبط ہوتا ہے۔ (کانپور)

(ت) اسلام میں تحقیق گذشتہ کے موافق ہزار ہا امام ہیں، یہ چار اس لئے مانے جاتے ہیں کہ ان کے مذاہب و اقوال محفوظ ہو گئے ہیں کہ جزئیات احکام شریعت میں ان کے اقوال کتابوں کی صورت میں موجود ہیں کہ جن کا اتباع امت مرحومہ ہر زمانہ میں کر سکتی ہے بخلاف ان چار کے کہ ان کے اقوال اس طرح موجود نہیں اور اختلاف ان میں حکمت بالغۂ الٰہی نے اس لئے کر دیا کہ اگر اختلاف نہ ہوتا تو امامت کا ظہور ہی نہ ہوتا بلکہ جو سب میں اول ہیں انہیں کو امام کہا جاتا جیسے کہ ایک غذا سے اللہ جل جلالہ قوت سامعہ ذائقہ باصرہ لامسہ شامہ میں اختلاف پیدا کر دیتا ہے۔ (امروہہ)

استفتاء ۱۰۹: حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے لیکر حضرت امام مہدی آخر الزماں رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک جو بارہ امام مانے ہوتے ہیں کیا یہ اہل تشیع کے نزدیک ہیں یا اہل سنت کے نزدیک بھی از روئے شریعت مطہرہ امام ہیں۔

الجواب: الف۔ ان بارہ امام کو شیعہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح اور ان کی برابر معصوم سمجھتے ہیں اور یہ عقیدہ کفر ہے۔ اہل سنت کے نزدیک کوئی امتی کسی نبی علیہم السلام کی برابر اور معصوم نہیں ہو سکتا۔ اہلسنت امام کا لفظ شیعہ کے محاورہ میں استعمال نہیں کرتے ہیں بلکہ پیشوا کے معنی میں استعمال کرتے ہیں اس لئے اہلسنت کے نزدیک حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد سب سے پہلے اور افضل امام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے بعد حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس یہ بارہ امام و دیگر ائمہ مجتہدین بھی امام ہیں اور یہ سب شریعت طریقت کے جامع تھے

اور حضرت امام مہدی بھی شریعت اور طریقت کے جامع ہوں گے یہ بارہ امام اہلبیت اطہار ہونے کی بھی خصوصیت رکھتے ہیں۔ (بدایوں)

(ب) اہلسنت کے نزدیک بھی بارہ ائمہ حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک از روئے حدیث شریف ثابت ہیں مگر ان کی ابتداء حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نہیں ہے بلکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ان بارہ اماموں میں سے بعض کو اہل تشیع نہیں مانتے وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بغض وعناد کے سبب امام تو درکنار مومن بھی نہیں مانتے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ اسی طرح اہمیں بھی سینوں اور رافضیوں کا اختلاف ہے کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے یا نہیں۔ رافضی کہتے ہیں کہ پیدا ہو چکے۔ حیات میں ان کا ظہور ہو چکا تھا مگر بعض مصالح کے سبب وہ کسی جگہ چھپ گئے ہیں قرب قیامت میں پھر ظاہر ہوں گے برخلاف اس کے اہلسنت کہتے ہیں کہ وہ ابھی پیدا نہیں ہوئے ہیں قرب قیامت میں جب حضرت عیسٰی علیہ السلام نزول فرمائیں گے اس سے کچھ پہلے آپ پیدا ہوں گے اور بوقت نزول ان کا ظہور ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے۔ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم امامکم منکم۔ اس امامکم الخ سے مراد حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ ہیں مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے۔ امامکم منکم ظاھر فی المھدی ھو الامام واللہ تعالیٰ اعلم بالمرام۔ (کانپور)

(ت) امام کے معنی پیشوا پیش رو مقتدا کے ہیں اسی معنی کر اہل سنت کے یہاں یہ لفظ مستعمل ہے امام غزالی امام رازی وغیرہم کا استعمال اسی معنی کر ہے۔ ائمہ اثنا عشرہ، ولایت وباطن کے امام ومقتدیٰ ہیں جو کچھ باطنی فیوض ملتے ہیں ان حضرات مقدسہ کے واسطے سے ملتے ہیں یہ گیارہ امام مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہ کے نائب ہیں۔ آخر میں سیدنا امام مہدی ہوں گے فی زمانہ اس عہدۂ جلیلہ پر حضرت غوثیت مآب سرکار بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنہا فائز ہیں اور آپ ولایت وقطبیت وارشاد کے بلاشبہ امام ہیں۔ (سمستی پور)

استفتاء ۱۱۰: کس بنا پران کو خطابات امامت عطا ہوئے اور کب عطا ہوئے اور کس نے عطا فرمائے۔

الجواب: الف۔ یہاں امام سے مراد صاحب امامت کبریٰ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امیرالمومنین ہے۔ یعنی وہ مرد مسلم۔ حر۔ عاقل۔ بالغ۔ قریشی ہے جس کو اہل اسلام نے اپنی کثرت رائے سے اپنا بادشاہ تسلیم کیا ہو اور وہ شریعت مطہرہ کے موافق احکام نافذ فرماتا ہو (شرح عقائد نسفی صہ ۱۱۰، تا صہ ۱۱۴ و در مختار مصری جلد اول ملاحظہ ہو) چونکہ ائمہ مذکورین میں یہ اوصاف موجود تھے اس وجہ سے انہیں یہ لقب دیا گیا۔ یہ لقب حضور اقدس مالک عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ ہی میں عطا فرمائے تھے۔ مثلاً حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کو حضور نے صراحتاً امام فرمایا جیسا کہ جواب ۱۰ میں گزرا دوسری حدیث میں ہے۔ من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ۔ جو اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانے اور مرجائے تو وہ زمانۂ جاہلیت کی موت مرا۔ تیسری حدیث میں ہے۔ من بایع اماماً فاعطاہ صفقۃ یدہ وثمرۃ قلبہ فلیطعہ ان استطاع۔ جو کسی امام سے بیعت کرے اور خلوص قلبی سے اپنا ہاتھ اوس کے ہاتھ میں دے دے تو حتی الوسع اس کی اطاعت کرے۔ چوتھی حدیث میں الائمۃ من قریش الخ۔ ثبوت مذکور الصدر سے معلوم ہوا کہ امام کا لفظ ایسے اماموں کے لئے خود حضور نے اپنی حیات ظاہری میں عطا فرمایا ہے اور چونکہ امام کی تعریف کے مصداق تھے۔ اس لئے یہ خطاب ان حضرات کو مرحمت فرمائے تھے۔ (کانپور)

(ب) جب اس مرتبہ پر پہنچے یہ خطاب رب نے عطا کیا۔ اہل باطن نے قبول کیا اور ظاہر کیا۔ (امروہہ)

استفتاء ۱۱۱: زید کہتا ہے کہ مندرجہ بالا امام اہلسنت کے نزدیک از روئے طریقت ہیں از روئے شریعت مطہرہ نہیں کیا یہ صحیح ہے۔

الجواب: الف۔ معلوم ہوتا ہے کہ زید امام شریعت کا لفظ بول کر مجتہد مراد لیتا ہے اور امام طریقت بول کر امام تصوف۔ لہٰذا یہ بات جان لینا چاہیئے کہ مندرجہ بالا ائمہ کرام اہلسنت کے

نزدیک امام شریعت یعنی مجتہد تھے اور امام طریقت یعنی صاحب تصوف اور امام بمعنی جانشین رسول کریم علیہ وآلہ واصحابہ الصلاۃ والتسلیم بھی جس کی کچھ تفصیل اوپر گذری خلفاء اربعہ کے بڑے بڑے معرکۃ الآراد مجتہدانہ مسائل طلاق ونکاح وغیرہما احکام شرعیہ کے بارے میں حدیثوں میں موجود ہیں۔ (کانپور)

(ب۔۱۱۰ و ۱۱۱) یہ مخصوص خطاب صرف انہیں حضرات کے لئے اہل تشیع کا ایجاد کردہ ہے کیونکہ وہ ان کو انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح معصوم اور ان کی برابر سمجھتے ہیں۔ اہل سنت کے نزدیک لفظ امام کے معنی پیشوا کے ہیں۔ اس لئے ان حضرات وخلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ودیگر ائمہ مجتہدین وفقہاء ومحدثین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کو بھی امام کہتے ہیں (بدایوں)

(ت ۱۰۹ و ۱۱۱) جناب امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے امام آخر الزماں تک بارہ امام ائمہ اہلسنت والجماعت ازروئے شریعت وطریقت ہیں اس لئے کہ امام کے معنی شریعت میں ایک تو مطلق پیشوائے دین کے ہیں جو بفضلہ تعالیٰ زہد وتقویٰ وصلاح اعمال سے مع صحت عقائد آراستہ وپیراستہ ہیں کہ جن سے دین ودنیا میں برکت وشفاعت کی توقع ہے جناب خلیل علیہ السلام کے لئے فرمایا گیا۔ کہ انی جاعلک للناس اماماً قال ومن ذریتی قال لا ینال عہدی الظالمین (ترجمہ دیکھو) والذین یقولون الے واجعلنا للمتقین اماماً (ترجمہ دیکھو) (آخر سورۃ فرقان) الائمۃ بعدی اثنا عشر کلھم من قریش۔ دویم معنی امام کے نماز کے امام کے ہیں۔ سوئم معنی امام کے امیر المنین خلیفۃ المسلمین کے ہیں اس معنی کے اعتبار بارہ میں سے صرف تین امام ہیں۔ باقی نہیں۔ یعنی جناب مولیٰ علی وامام حسن وامام مہدی رضی اللہ عنہم۔ چوتھے معنی امام کے ایک عہدۃ ولایت کے ہیں کہ جن کو اہل باطن پہچانتے ہیں۔ وہ عہدہ ان بارہ کے ساتھ خاص کہ جس کو صحاح ستہ شریف میں الائمۃ بعدی اثنا عشر کے ساتھ ارشاد فرمایا گیا ہے۔ علماء ظاہر اوس سے مراد خلافت راشدہ لیتے ہیں اور علماء باطن یہ عہدہ خاص۔ یہ اُن کی تردید نہیں کرتے وہ اوس کی تردید نہیں

کرتے یہ کلام رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اعجاز ہے۔ پانچویں معنی مطلق پیشوا کے ، ہیں چاہے کفر کا ہی کیوں نہ ہو۔ قاتلوا ائمۃ الکفر (ترجمہ دیکھو سورۃ توبہ رکوع) ان پانچوں معنی سے جو قرآن کریم اور حدیث مقدس سے کہ نصوص شرعیہ ہیں ہیں بلکہ بعض میں چار معنی ائمہ اثنا عشر رضوان اللہ علیہم ثابت ہیں تو پھر یہ کہنا کہ امام اہل شریعت نہیں خود سمجھ لیجئے کہ خلاف شریعت ہے یا نہیں اس سے زیادہ تفصیل کی گنجائش نہیں (امروہہ)

استفتاء ۱۱۲: سیدنا غوث الاعظم و سیدنا امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہم شافعی اور حنبلی شریعت کے پیرو اور پیشوا ہیں۔ البتہ اہل طریقت کے امام ہیں کیا اون کے وہ مسائل جو مذہب احناف کے اندر نہیں آتے کسی حنفی کے ماننے اور عمل کرنے کے قابل ہیں۔

الجواب: الف۔ احکام شرعیہ میں ہر مقلد پر اپنے امام کی تقلید واجب ہے۔ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حنبلی مذہب تھے کسی حنفی کو حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے خلاف مسائل پر بلا ضرورت خاص کسی دیگر مجتہد کے مسائل قیاسیہ پر عمل کرنا جائز نہیں۔ شامی و تفسیر احمدی۔ (بدایوں)

(ب) تصوف کے مسائل اختلافی نہیں۔ ان پر حنفی حضرات کا بھی اتفاق ہے ان پر عمل کرنے والا حنبلی یا شافعی نہیں ہو جائے گا (کانپور)

(ت) ایسے مسائل ضرور قابل عمل ہیں بشرطیکہ اپنے مذہب کی تحقیق کامل ہو (امروہہ)

(ث) حنفی مذہب والے شخص کو بلا کسی ضرورت خاص دوسرے امام کے مسئلہ پر عمل نہیں کرنا چاہیئے اور اگر کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ اسی طرح کبھی ایک امام کے مسئلہ پر عمل کرتا ہے اور کبھی دوسرے کے تب بھی گنہگار ہوگا۔ (بدایوں)

استفتاء ۱۱۳: کیا بحالت ناپاکی مسجد کے لوٹے وغیرہ چھونا اور مسجد کے غسل خانہ میں غسل کرنا جائز ہے اور کیا پھر وہ لوٹے وضو کے کام کے رہتے ہیں اگر نہیں تو ایسا کرنے والے کے لئے کیا جرم ہے۔

الجواب : الف۔ جنابت کی حالت میں مسجد کا لوٹا چھونا جائز ہے بشرطیکہ کوئی نجاست حقیقیہ ہاتھ کو ایسی نہ لگی ہو کہ اس سے لوٹا نجس ہوجانے کا خیال ہو۔ مسجد کے غسل خانہ میں جبکہ وہ مسجد کی نماز کی جگہ سے علیٰحدہ ہے تو نہانا جائز ہے اور اگر الگ نہیں تو تیمم کرکے مسجد کے فرش کو عبور کرنا چاہیئے بلا تیمم عبور ناجائز ہے۔ (امروہہ)

(ب) اگر ہاتھ اور لوٹے خشک ہوں تو چھونے سے ناپاک نہیں ہوتے اگرچہ ہاتھوں میں نجاست خشک ہوگئی ہو اور اگر ہاتھوں میں نجاست لگی ہو تو لوٹا اور ہاتھ تر ہونے کی صورت میں چھونے سے ناپاک ہوجائیں گے پھر تین دفعہ دھونے سے پاک ہوجائیں گے مٹی کے برتنوں کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ دھوکر اوندھا دیا جائے۔ جب خشک ہوجائیں تب پھر دوبارہ ہاتھ دھوکر ان کو دھوکر اوندھا دیا جائے۔ جب پانی خشک ہوجائے اسی طرح تین مرتبہ دھویا جائے جب تیسری مرتبہ دھل کر خشک ہوجائے گا تو پاک ہوجائے گا یا آگ میں پکا لیا جائے تو پاک ہوجائے گا (درمختار وغیرہ) اور وضو کرنے کے قابل ہوجائے گا۔ لیکن ناپاک ہاتھ لگانے سے احتیاط ضروری ہے۔ ہاتھ دھوکر لگانا چاہیئے۔ جبکہ غسل خانہ غسل کے لئے بنایا گیا ہے تو اس میں غسل جائز ہے۔ بشرطیکہ مسجد کے اندر ہوکر جانا نہ پڑے ورنہ حالت جنابت میں مسجد میں جانا حرام ہے (بدایوں دمتی پور)

استفتاء ۱۱۴۴ : کیا وہابی یا کسی دیگر بدمذہب کو کسی دباؤ یا خوشنودیٔ مزاج یا لالچ کی وجہ سے بطریقۂ اسلام سلام کرنا جائز ہے اور کیا جو شخص ان سے سلام کرنے والے کو مسلمان سمجھے اس کی اور سلام کرنے والے کی امامت جائز ہے اور کیا یہ دونوں مسلمان ہیں۔

الجواب : الف۔ بدمذہب اور کافر کو سلام کرنا ناجائز ہے لیکن کفر نہیں جو اس کا عادی ہوگیا ہے کہ ان کو بطریق اسلام ہی قصداً سلام کرتا ہے تو وہ فاسق ہے نماز اسکے پیچھے مکروہ ہے (امروہہ)

(ب) کسی کافر و لامذہب کو وہابی وغیرہ کو بطریقۂ اسلام سلام کرنا جائز نہیں ہاں اگر ان سے نقصان کا اندیشہ ہو تو آداب وغیرہ دوسرے الفاظ استعمال کرسکتا ہے اگر بلاضرورت بھی کسی

لامذہب کو بطریقۂ اسلام سلام کیا تو گنہگار ہوگا۔ اسلام سے خارج نہ ہوگا اس کے مسلمان سمجھنے والے کی امامت جائز ہے اور وہ دونوں مسلمان ہیں (بدایوں)

استفتار ۱۱۵: جو شخص روزی پیدا کرنے کے لئے فسق و فجور میں مبتلا ہو اور اللہ تعالیٰ کے رزاق مطلق ہونے کا سچا پکا یقین نہ رکھتا ہو کیا وہ مسلمان ہے۔

الجواب: جو شخص اللہ تعالیٰ کو رزاقِ مطلق نہ سمجھے وہ اسلام سے خارج ہے خواہ فسق و فجور سے روزی کماتا ہے یا پاک طریقہ سے کسی مسلمان کے گنہ کے فعل کرنے سے اس کی نیت پر بدگمانی نہیں کی جائے گی۔ (سمستی پور)

استفتار ۱۱۶: جو شخص شریعت مطہرہ کے خلاف ہو کیا اوس کی تعظیم جائز ہے اگر ہے کس آیت و حدیث سے ہے۔

الجواب: اگر اس کا عقیدہ خراب ہے تو اس کی تعظیم مطلقاً جائز نہیں اور وہ اگر عملاً فاسق ہے تو اس کی تعظیم بوجہ فسق جائز نہیں۔ (بدایوں)

استفتار ۱۱۷: زید علماء اہلسنت پر جھوٹے اتہامات لگا کر اُن کی طرف سے زبانی جھوٹے فتوے گڑھ کر مسلمانوں کی عورتوں کو نکاح سے خارج کرتا رہتا ہے۔ لیکن ثابت نہیں کر سکتا بلکہ اس کے برعکس ثابت ہوتا ہے اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ زید پر ایسا کرنے سے تجدید اسلام تجدید بیعت تجدید نکاح فرض و ضروری ہے یا نہیں اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس کی تعظیم و امامت جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: ایسے شخص کی امامت مکروہ ہے اور اگر وہ اپنی حرکت کو جائز یا اچھا سمجھتا ہے تو تجدید اسلام و نکاح و بیعت بھی ضروری ہے اس لئے کہ فساد کو جائز اور اچھا سمجھنا کفر ہے (امروہہ)

(ب) اگر اس فتویٰ سازی میں زید سے کوئی قول و فعل کفریہ صادر ہوتا ہو تو تجدید اسلام و تجدید بیعت ضروری ہے۔ (بدایوں)

استفتار ۱۱۸: چند لوگ مسجد کو اپنی ملکیت سمجھتے ہیں اور اس پر اپنا قبضہ و حکم چلاتے

ہیں. جس سے احکام شریعت مطہرہ پائمال ہوتے ہیں اگر جھگڑا کیا جاتا ہے تو مسلمانوں کے جان و مال خطرہ میں پڑتے ہیں ایسی صورت میں کیا وہ مسجد نماز کے لئے مسجد کا حکم رکھتی ہے یا گھر کا۔

الجواب: الف۔ مساجد پر مالکانہ قبضہ کرنے کا کسی کو حق نہیں۔ اگر بلا وجہ شرعی لوگوں کو روکتے ہیں تو گنہگار ہوں گے۔ اگر فساد کی صورت میں ہو تو دوسری مسجد یا گھر میں نماز پڑھنا مناسب ہے اور حکومت کے ذریعہ اوس فساد کو مٹانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ مسجد ہمیشہ قیامت تک مسجد ہی رہے گی۔ عالمگیری میں ہے۔ ھو مسجد ابدا۔ (بدایوں)

(ب) مسجد کے مسجد ہونے میں کوئی قصور نہیں مگر یہ لوگ ظالم ہوں گے (امروہہ)

استفتاء ۱۱۹: بھشتی بحالت ناپاکی یا ناپاک کپڑے پہن کر پانی بھرنے کنوئیں پر چڑھا اور ڈول سے مشک میں پانی ڈالتے وقت وہ اوس کے کپڑے یا جسم سے لگ کر کنوئیں میں گرا۔ اب اس کنوئے کا پانی پاک ہے یا نہیں۔

الجواب: الف۔ ناپاک کپڑے کا پانی اگر کنوئے میں ایک قطرہ بھی گرے گا تو کنواں نجس ہو جائے گا اور کل پانی نکالا جائے گا (درمختار) (بدایوں)

(ب) بھشتی کے بدن یا کپڑے پر جو نجاست حقیقی لگی ہے اگر اس جگہ پانی لگ کر کنوئیں میں گرے گا تو کنواں ناپاک ہو جائے گا ورنہ نہیں (امروہہ)

استفتاء ۱۲۰: بھشتی مشک لیکر ننگے پاؤں گھر گھر پانی بھرتے ہیں۔ اکثر ان کے پاؤں میں راستوں گلیوں میں پڑی ہوئی ناپاکی لگ جاتی ہے پھر اوسی حالت میں کنوئے پر چڑھکر پانی بھرتے ہیں اور وہ پانی پاؤں سے لگ کر کنوئے میں گر جاتا ہے۔ ایسی حالت میں کنوئیں کا پانی پاک رہتا ہے یا نہیں۔

الجواب: الف۔ اگر یقینی کوئی نجاست ان کے پیر میں لگی ہے وہ کنوئے میں جائے یا پانی اس سے لگ کر جائے تو ناپاک ہوگا ورنہ شک سے کنواں ناپاک نہ ہوگا۔ (امروہہ)

(ب) اگر نہانے کی حاجت والے کے پاؤں میں کوئی نجاست حقیقی نہیں لگی ہے تو وہ پانی مفتی بہ مذہب میں پاک ہے کنواں نجس نہ ہوگا یونہیں ننگے پاؤں پھرنے والے کے پاؤں میں جب تک نجاست کا گمان غالب نہ ہو اس وقت تک اس کے پاؤں کا دھلا ہوا پانی نجس نہیں (درمختار) مگر بھشتیوں و نیز دیگر ننگے پاؤں پھرنے والوں کو مناسب ہے کہ پاؤں اچھی طرح دھو کر کنوئیں پر چڑھیں۔ کیونکہ اگر کنواں نجس ہوگا۔ تو تمام مسلمانوں کے بدن اور کپڑے خراب ہونے کا و نیز نمازوں کے خراب ہونے کا اُن پر سخت گناہ ہوگا۔ (بدایوں)

استفتار ۱۲۱: مسجد کے اندر کوئی ناپاک کپڑا اس طرح دھونا جس سے فرش پر چھینٹیں آئیں جائز ہے یا نہیں اور ایسا کرنے والے کیلئے کیا شرعی حکم ہے۔

الجواب: الف۔ ناپاک چھینٹیں مسجد میں اڑانا ناجائز ہے سزا اس کی بتلائی نہیں گئی اون چھینٹوں کو دھونا چاہیئے اور اس فعل سے توبہ کرنی چاہیئے (امروہہ)

(ب) نجس کپڑا مسجد میں دھونا جائز نہیں دھونے والا گنہگار ہے۔ بلکہ ناپاک کپڑا اگرچہ سوکھا ہو مسجد کے اندر لے جانا منع ہے (بدایوں)

استفتار ۱۲۲: ناپاک کپڑا مسجد کے مٹی کے لوٹے میں پانی بھر کر دھویا گیا اور وہ پانی لوٹے کو بھی لگا اب وہ لوٹا پاک و قابلِ وضو رہا یا نہیں۔

الجواب: الف۔ ناپاک پانی لگنے سے لوٹا نجس ہوجائے گا۔ پھر تین مرتبہ دھونے سے اور ہر مرتبہ خشک کرنے سے پاک ہوجائے گا (درمختار) (بدایوں)

(ب) اگر ناپاک پانی مسجد کے لوٹے کو لگا اور جذب ہونے سے پہلے دھو دیا گیا پاک ہوگیا۔ اور جو لوٹا پرانا ہے جب بھی دھویا جائے گا پاک ہوجائے گا۔ البتہ نیا لوٹا جب تک تین مرتبہ پانی میں اتنی دیر تک نہ ڈوبے کہ جہاں تک نجاست پہنچی ہے وہاں پاک پانی پہنچ جائے (گمان غالب سے) جب تک پاک نہ ہوگا۔ (امروہہ)

استفتار ۱۲۳: زید کہتا ہے کہ داڑھی منڈانے والے (۱) فلیغیرن خلق اللہ

اور شیطان کے محکوم اور اللہ جل جلالہٗ و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے ملعون ہیں (۲) خسرو پرویز کے قاصد داڑھیاں منڈوائے مونچھیں بڑھائے جب دربار نبوی
شریف صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے تو حضور نے ان پر نظر نہ فرمائی۔ حالانکہ وہ کافر
تھے کراہت آئی پھر مسلمان جو ایسا کرتے ہیں ان سے کس طرح بیزاری کا باعث ہوگا۔ پھر آدمی
جس حال میں مرتا ہے اسی میں اٹھتا ہے۔ بروز قیامت سرکار نے اگر یہ مجوس کی صورت دیکھنے
سے کراہت فرمائی تو پھر کہاں ٹھکانا۔ (۳) فرماتے ہیں۔ یکون فی اخر الزمان قوم
یقصون لحاهم اولئک لا خلاق لهم۔ آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے
کہ داڑھیاں کتریں گے۔ وہ نرے بے نصیب ہیں یعنی ان کے لئے دین میں حصہ نہیں آخرۃ
میں بہرہ نہیں (۴) علامہ عبدالغنی بن اسمٰعیل حاشیہ طریقہ محمدیہ نوع ثامن آفات لسان
میں فرماتے ہیں۔ لبس زی الافرنج کفر علی الصحیح اھ مختصراً فرنگیوں کی وضع
پہننی صحیح مذہب میں کفر نہیں ہے۔ پھر ارشاد فرمایا جاتا ہے۔ من تشبه بقوم فهو
منهم۔ جو جس قوم کی مشابہت کرے وہ اونہیں میں سے ہے۔ (۵) علامہ طیبی سے مجمع وغیرہ
میں ای من تشبه بالکفار فی اللباس وغیرہ فهو منهم۔ اھ باختصار
یعنی جو کافروں سے لباس وغیرہ میں مشابہت کرے وہ انہیں میں سے ہے۔ اب دریافت
طلب یہ امر ہے کہ داڑھی منڈانے والے اور کفاروں کا لباس پہننے والے جن کے متعلق
مندرجہ بالا فرمانِ شریعت صادر ہو چکے ہیں اگر بیعت کرنے کے بعد پھر بھی ایسا کرتے ہیں تو انکی
بیعت قائم رہتی ہے یا نہیں اور کیا وہ شخص جس سے حضور بیزار ہوں کوئی پیر اس کو نجات دلا
سکتا ہے۔ جبکہ صاف کھلا ہوا فرمانِ شریعت موجود ہے کہ دین میں انکا کوئی حصہ نہیں۔

الجواب: داڑھی منڈانا اور کفار کا لباس پہننا اگر اس نیت سے ہے کہ کفار کی مشابہت ہو جائے
تو بیشک کفر ہے اور یہی مطلب روایات مذکورہ کا ہے اور جو یہ نیت نہیں ہے تو وہ فسق و معصیت
ہے کفر نہیں اور عاصیوں کے لئے شفاعت ثابت ہے خواہ ابتدا ہی سے ہے یا عذاب کے بعد رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھی اور بزرگانِ دین کی بھی (امروہہ)

استفتار ۱۲۴: جو مولوی یا صوفی حضور کے فرمان اقدس شریف کو پسِ پشت ڈال کر داڑھی منڈوں اور انگریزی لباس پہننے والوں کو محض مال و زر کی لالچ کی وجہ سے اپنا مرید سمجھتا ہو اور آمدنی کم ہو جانے کی وجہ سے صحیح شریعت مطہرہ کا حکم نہ بتاتا ہو بلکہ اوس پر پردے ڈال کر چھپاتا اور اس طرح دینی احکام کو پائمال کرتا ہو وہ بروز محشر کس زمرہ میں داخل ہوگا۔

الجواب: الف۔ ایسے مولوی وصوفی گنہگار ہیں اگر توبہ نہ کی تو قیامت میں ایسے ہی لوگوں کے ساتھ حشر ہوگا۔ نعوذ باللہ تعالیٰ۔ (سمستی پور)

(ب) ایسے پیروں کا حشر ایسے مریدوں ہی کے ساتھ ہوگا اون کا۔ اور ان کا ایک حال ہے نہ یہ اون کی مدد کر سکیں نہ وہ ان کو عذاب سے چھڑا سکیں۔ (امروہہ)

(ت) جو مولوی وصوفی و پیر اپنے شاگردوں اور مریدوں کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر نہیں کرتے یا باوجود مقدرت عام مسلمانوں کو نصیحت نہیں کرتے ہیں وہ گنہگار ہیں قیامت میں ان سے سخت باز پرس ہوگی۔ سلسلہ بیعت کا مقصد ہی ہدایت ونصیحت ہے۔ نہ حصول زر۔ حدیث شریف میں حکم عام ہے۔ من رائ منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان۔ یعنی تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے تو اس کو ہاتھ سے مٹا دے یعنی برا سمجھے اور اس میں شرکت نہ کرے ورنہ اس کے وبال میں مبتلا ہوگا۔ اور دل سے برا سمجھنا ایمان کا سب سے آخری اور کمزور درجہ ہے اگر برائی کو برا نہ سمجھا تو ایمان سے خارج ہو جائے گا۔ نعوذ باللہ من ذالک (بدایوں)

استفتار ۱۲۵: کیا اپنا مقبرہ اپنی زندگی میں قبل از وقت بنا لینا جائز ہے اور کیا یہ خلافِ سنت نہیں۔

الجواب: مقبرہ اپنا اپنی زندگی میں بنانا خلاف سنت اور مکروہ ہے۔ (امروہہ)

استفتاء ۱۲۶: زید کہتا ہے کہ اس زمانہ میں اب صرف رسمیہ بیعت جاری ہے لوگ بیعت کو نہیں جانتے بیعت کے معنی ہیں بک جانا اور اس کا مقصد منازل طریقت طے کرنا ہیں یعنی فنا فی الشیخ فنا فی الرسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور فنا فی اللہ ہونا فرائض ظاہری اور دیگر پابندئ احکام شریعت کے لئے کسی بیعت کی ضرورت نہیں یہ تو ہر مسلمان پر ویسے ہی فرض ہیں اگر پیر کا ہاتھ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ ہے تو مرید کو ضرور اہل طریقت بنا کر دربار نبوی شریف صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حاضر باش بنا دیگا اگر ایسا نہیں کر سکتا تو وہ مولوی یا صوفی صرف زبانی جمع خرچ کا انسان ہے۔ قلبی روحانیت و ولایت کی اس کو ہوا بھی نہیں لگی کیونکہ دریا کے قریب کی زمین بھی سیلدار ہو جاتی ہے اور ایسے صوفی اور مولوی کی بیعت جو خود بانظر باخبر نہ ہو حکم بیعت نہیں رکھتی کیونکہ اس کا ہاتھ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ کا مصداق ہی نہیں۔ جب وہ خود منازل طے شدہ نہیں تو دوسرے کو کیا طے کرا سکتا ہے۔ کیا زید کا یہ قول صحیح ہے اگر غلط ہے تو صحیح کیا ہے۔

الجواب: بیعت کی دو قسمیں ہیں اول بیعت تبرک یعنی صرف سلسلہ مقدسہ متصلہ الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہونا بشرطیکہ نیت اچھی ہو اغراض فاسدہ دنیاویہ نہ ہو۔ یہ بیعت مفید ہے اور آخرت میں نافع ہے۔ محبوبان خدا خاصان الٰہی کے دفتر میں نام لکھ جانا بڑی سعادت ہے۔ دوم بیعت ارادت یعنی اپنے کو شیخ واصل باللہ تعالیٰ و مرشد برحق کے ہاتھ میں بالکل دیدینا اور اس کی مرضی پر چلنا اس کو بالکل متصرف و حاکم کر دینا اور اپنے کو محکوم محض تصور کر لینا اوس کے چلانے پر چلنا اپنی رائے و عقل کو ذرا بھی دخل نہ دینا اس کی مرضی کے خلاف سلوک میں ذرا بھی حرکت نہ کرنا کوئی امر یا فعل اس کا اُس کی سمجھ میں نہ آوے تو اس پر اعتراض نہ کرنا۔ بلکہ معاملہ خضر علیہ السلام خیال کرنا اور اپنی عقل و سمجھ کا قصور سمجھنا۔ ہر مشکل کو اوس سے کہنا مثل مردہ بدست زندہ ہو جانا۔ یہ بیعت سلوک و ارادت کی ہے اور اسی بیعت سے

فنافی الشیخ فنا فی الرَّسُول (صلی اللہ علیہ وسلم اور فنافی اللہ کا مزا چکھتا ہے لذت صحو و سکر سے آشنا ہوتا ہے. لا مقصود الا اللہ و لا مشہود الا اللہ لا موجود الا اللہ کی تجلی ہوتی ہے اور ہر چیز ظلال الہی و عکوس معلوم ہوتی ہیں اور مراتب علیہ نصیب ہوتے ہیں. اگر یہ شروط اوس میں نہیں وہ لذت سلوک سے ناآشنا اور نااہل ہے اور دریا کے قریب نہیں پہنچا کہ وہ اوسے سیراب کردے اور نمی پہنچائے. سیلدار کرئے. زید کا بیعت کو ایک قسم میں حصر کر لینا غلطی ہے. اسی طرح فلاح اُخروی کی دو قسم ہیں. ایک فلاح تقویٰ جس کی غایت عذاب سے خلاصی اور جنت کا چین ہے. فمن زحزح عن النھار وادخل الجنۃ فقد فاز. اس کے لئے مرشدِ خاص کی چنداں ضرورت نہیں قرآن پاک حدیث شریف کلام ائمہ کافی ہیں. لیکن مرشد خاص کر لینا باعث برکت ہے اور اس فلاح کی بیعت بیعت تبرک ہے. دوم فلاحِ احسان جو اس سے عظیم تر ہے. جس کی بشارت یہ آیت شریفہ دے رہی ہے. الا ان اولیاء اللہ لا خوفٌ علیھم ولا ھم یحزنون. اس کے لئے مرشد کا ہونا ضروری ہے. بلا مرشدِ خاص منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ سکتا ہے. اسی کے بارے میں ہے من لم یکن لہ استاذ فامامہ الشیطان (عوارف المعارف) رسالہ قشیریہ امام اجل ابوالقاسم قشیری میں ہے. یجب علی المرید ان یادب بشیخ بان لم یکن لہٗ استاذہ لا یعلا ابداً. اس فلاح کی بیعت کا نام بیعت ارادت ہے. اس بیعت کے لئے شیخ ایصال کی ضرورت ہے. شیخ اتصال سے اس میں کام نہیں چلے گا. پھر وہ نرا مجذوب نہ ہو اور نہ وہ موجو خود ہی سلوک طے کر رہا ہو اور مکائد نفس وساوس سے آگاہ نہ ہو اور نہ مجاز ہو. ہاں اگر خود سالک ہے اور تربیت سے آگاہ اور مجاز ہے تو وہ شیخ ایصال کے ادنیٰ درجہ پر ہو سکتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم. مولانا سمتی پور بہار.

استفتاء ۱۲۷: زید ظاہری کسوت خلافت سے آراستہ و پیراستہ ہو کر پیری مریدی کر رہا ہے مریدوں سے کہتا ہے کہ تمہارے دادا پر دادا پیر بڑے کامل ہیں. تمہیں بھر دیں گے معترض نے

اعتراض کیا ہے کہ دادا پیر میں اپنے مرید زید کے بھر دینے کی قوت ہوتی نہیں پوتے کو کیا بھریں گے اگر بھر سکتے ہوتے تو بیٹے کو کیوں خالی چھوڑ دیتے اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ ایسی پیری مریدی دنیا و دین میں کہیں کارآمد بھی ہوسکتی ہے جو معرفت و روحانیت سے خالی ہو اور زید جیسے ریاکار اور دھوکے باز پیر بروز محشر قابل سزا ہوں گے یا نہیں۔

الجواب : الف۔ دھوکہ تو اسلام میں سوائے جہاد کے کہیں نہیں آیا۔ بلکہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکہ دینے والا ہم میں سے نہیں، پھر جس نے اس کو دھوکہ باز جانکر بیعت کی اوس نے بھی گناہ عظیم کیا۔ لیکن جس نے سادگی میں ایسا کیا تو وہ مجبور ہے (امروہہ)

(ب) اگر وہ شیخ اتصال ہے یعنی اس کا سلسلہ بیعت حضرت رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تک مسلسل بلافصل وانقطاع ملتا ہے اور وہ عقائد ومسائل ضروریہ سے واقف ہے۔ نیز سنی العقیدہ ہے اور فاسق معلن نہیں ہے تو یقیناً یہ بیعت کارآمد ہے اور مفید ہے۔ بیعت تبرک کے لئے ایسا شیخ کافی ہے۔ بیعت ارادت کے لئے ناکافی۔ مرید بیعت ارادت کے لئے یہ جملہ کہنا دل بہلانا ہے۔ (سمستی پور)

استفتاء ۱۳۸ : کیا۔ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین کے مطابق میلاد پاک سنت الٰہی اور فرض مذہبی مانا جاسکتا ہے۔

الجواب : بیشک حضور مالک عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ولادت اللہ تبارک وتعالیٰ کی سنت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت اور دیگر آیات میں ذکر ولادت فرمایا ہے۔ ارشاد فرماتا ہے قد جاءکم من اللہ نور وّکتاب مبین ۔ وقال تعالیٰ لقد جاءکم رسول من انفسکم الایۃ ۔ اور چونکہ وہابیہ دیوبندیہ نے اس کے روکنے میں کوشش شروع کی ہے اس لئے سنی مسلمانوں پر اس کا کرنا فرض مذہبی ہوگیا ہے۔ اس کے اجراء والقاء میں سعی بلیغ کریں۔ پادری اور آریہ ہر طرف سے دین رسول کی برائی (معاذ اللہ) کرتے پھرتے ہیں اور ذات رسول پر (معاذ اللہ) حملے کرتے ہیں ان کے جوابات دینا اور فضائل وکمالات ومعجزات حضور کا ذکر کرنا

فرض کفایہ ہے اور یہ میلاد پاک میں اب تک بیان ہوتا چلا آیا ہے سنی مسلمان ضرور بالضرور مجالس میلاد منعقد کرتے رہیں کیونکہ یہ مجلس شرک و کفر کی جڑ کاٹنے کی بڑی زبردست تلواریں ہیں اور یہ محافل میلاد پاک وہابیہ دیوبندیہ کیلئے بم کے گولے کام دیتی ہیں۔ (کانپور)

استفتاء ۱۲۹ : مجسم تشریف آوری کا عقیدہ رکھتے ہوئے مسند شریف لگانا از روئے عقیدۂ اہل سنت جائز ہے پھر اُس پر معترض ہونے والے کے لئے کیا شرعی فرمان ہے۔

الجواب : ایسی متبرک محفل میں مسند وغیرہ لگانے پر اعتراض کرنا محض حماقت ہے۔ معترض یہ سمجھتا ہوگا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہیں (معاذاللہ) نیچے جگہ ملتی ہوگی اور یہ مقرر چوکی پر مسند لگائے بیٹھا رہے گا تو خلاف ادب ہوگا مگر یہ اس کا خیال فاسد ہے اسے کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ اس نورِ مجسم محبوب عالم کو کسی نورانی تخت یا نورانی مسند پر جو سرکار کے شایانِ شان ہو جگہ دیتا ہے جو اس واعظ کے تخت و مسند سے ہزاروں درجہ بالا و بہتر ہے یہ تو خود سنت رسول رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ آپ اپنے گیت گانے والوں اپنی تعریف وتوصیف کرنے والوں کو ایک ممتاز جگہ عطا فرماتے۔ بخاری شریف میں ہے۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع لحسان منبرا فی المسجد یقوم علیہ قائمۃ یفاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضور سراپا رحم وکرم حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لیے خود منبر رکھتے اور حضرت اوس پر کھڑے ہوکر حضور کے اوصاف و محامد بیان کرتے۔ کیا معترض کے نزدیک یہاں پر اب اعتراض کی گنجائش رہ گئی۔ لیکن اصل وجہ تو ان وہابیوں کے اعتراض کی یہ ہے کہ ان کو ذکر رسول سے دشمنی ہے (کانپور)

استفتاء ۱۳۰ : کیا میلاد اقدس شریف میں تشریف آوری کا عقیدہ رکھتے ہوئے اُس کو دعوت مصطفوی شریف صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہنا از روئے شریعت مطہرہ جائز ہے۔ اگر ہے تو اس پر اعتراض کرنے والوں کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب : ابناء الاذکیا (للشیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ) کے صفحہ

۳ پر ہے۔ ان المراد برد الروح التفرغ من الشغل وفراغ البال ماھو بصدرہ فی البرزخ من النظر فی اعمال امتہ والاستغفار لھم من السئیات والدعاء بکشف البلاء عنھم والتردد فی اقطار الارض لحلول البرکۃ فیھا وحضور جنازۃ من مات من صالحی امتہ فان ھذہ الامور من جملۃ اشغالہ فی البرزخ کما وردت بذالک الاحادیث والاثار۔ رد روح شریف سے مراد ہے کہ جن امور میں آپ عالم برزخ میں مشغول رہا کرتے ہیں ان سے فارغ البال ہونا مثلاً امت کے اعمال پر نظر کرنا۔ اس کے لئے گناہوں سے مغفرت چاہنا۔ اس کے لئے دفع بلیات کی دعا کرنا۔ اطراف زمین نزول برکت کی غرض سے آمد و رفت کرنا۔ اور صالحین امت کے جنازہ میں شریک ہونا۔ کیونکہ یہ سب کام برزخ میں آپ کے اشغال میں سے ہیں۔ جیسا کہ احادیث و آثار میں وارد ہوا ہے اور التصدیقات (دیوبندیوں کی مایہ ناز کتاب ہے) کے صفحہ ۷۵ میں ہے جو شخص معتقد ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح مبارک کے عالم ارواح سے دنیا میں تشریف لانے کا الخ پس کبھی خواص میں سے کسی بزرگ کے لئے کسی خاص وقت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح کے تشریف لانے میں تو کچھ استبعاد نہیں کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے اور اتنی بات کا عقیدہ رکھنے والا برسر غلطی بھی نہ سمجھا جائے گا۔ کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں باذن خداوندی کون (جہاں) میں جو چاہتے ہیں تصرف فرماتے ہیں اور لیجئے فیصلہ ہفت مسئلہ (جس کو ہر دیوبندی دکھاتا پھرتا ہے) اس میں صفحہ ۳ پر ہے رہا یہ اعتقاد کہ مجلس مولود میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوتے ہیں۔ اس اعتقاد کو کفر و شرک کہنا حد سے بڑھنا ہے کیونکہ یہ امر ممکن ہے عقلاً و نقلاً بلکہ بعض مقامات پر اس کا وقوع بھی ہوا ہے الخ اور پہلے سوال کے جواب میں حضرت ملا علی قاری کی عبارت لان روحہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضرۃ فی بیوت اھل الاسلام گذر چکی ہے۔ پس میلاد شریف کو دعوت

مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم بہ این معنی کہنا کہ سرکار کی تجلی مبارکہ ہوگی اور نزول برکت کے لئے رونق افروز ہوں گے جائز ہے اور اس معنی کر بھی دعوت مصطفوی کہتے ہیں کہ حضور کے ذکر پاک کے سننے کا بلاوا ہے۔ پس اعتراض کرنا سوائے عناد اور جھگڑا کرنے کے کچھ نہیں ایسے شخص سے بالکل دور رہیئے اور اس کو اپنے سے دور رکھئے (کانپور)

استفتاء ۱۳۱ : جو شخص سنی حنفی بنتے ہوئے ادب و تعظیم مصطفوی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے جلسے اس کے بند کرنے کی کوشش میں رہے اور اس پر اعتراضات نکالے اس کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب : ایسا شخص ہرگز سنی نہیں ہے بلکہ لامذہب بے دین ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ شعر :

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب — اوس برے مذہب پہ لعنت کیجئے وقال

ع ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے

پھر کہے مروک کہ ہوں امت رسول اللہ کی

قال اللہ تعالی قل موتوا بغیظکم الخ۔ اے میرے محبوب آپ فرمادیں (ان دشمنوں سے) اپنے غصہ میں مرجاؤ۔ حضور سے جس کو محبت ہوگی وہ تو حضور کا کثرت سے ذکر پاک کرے گا۔ من احب شیئا اکثر ذکرہ اور کثرتِ ذکر حضور کمال ایمان کی دلیل ہے۔ بے ادبی کرنے والے شخص کا حشر ابو لہب اور ابو جہل کے ساتھ ہوگا۔ من تشبہ بقوم فھو منھم۔ اور حضور کا ادب کرنا اور تعظیم کرنا اللہ تعالی کو خود پسندیدہ ہے قرآن مجید گواہ ہے ایسے حضرات کا حشر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالے علیہم کے دامنوں میں ہوگا۔ جو شخص اس ذکر یا اس کے ادب و تعظیم کو روکے یا اعتراض کرے اوس سے بالکل بچ کر چلئے پھرئے کہیں آپ کے ایمان پر حملہ آور نہ ہو بیٹھے (کانپور)

استفتاء ۱۳۲ : بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بعطائے الہی ہر وقت ہر جگہ

حاضر و ناظر ہیں پھر جو اس پر معترض ہو وہ گروہ اہل سنت میں داخل ہے یا نہیں اور اس کا ذبیحہ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہ اذن خداوندی حاضر و ناظر ہیں جو حضور کی اس قدرت عطائی کی توہین کرے اور شان اقدس میں گستاخی کرے وہ بلا شبہ مرتد ہے اس کا ذبیحہ حرام ہے۔ شامی جلد نمبر ۳ عالمگیری مصری جلد نمبر ۲ حسام الحرمین الصوارم الہندیہ ملاحظہ ہو (کانپور) چادر گاگر اور دیگر جلوسوں کا اور ان میں اشعار پڑھنے کا اکثر احباب ثبوت مانگتے ہیں وہ یہ ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضا جس کو عمرۃ الفتح بھی کہتے ہیں ادا کرنے کو مکہ معظمہ تشریف لے چلے ہیں تو حضرت ابن رواحہ حالت ذوق و شوق و سرور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اشعار نعتیہ پڑھتے ہوئے چلتے تھے۔ حضرت عمر نے کہا اے ابن رواحہ حرم محترم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے اشعار پڑھتے ہو آپ نے فرمایا اے عمر اس سے الگ ہو جاؤ ہر آئینہ یہ اشعار کفار کے حق میں چبھتے ہوئے تیر سے تیز تر ہیں اس کا طریقۂ ادب و تعظیم باب اول میں شائع ہو چکا ہے۔

استفتاء ۱۳۳: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ مندرجہ ذیل میں
۱۔ طبقۂ مسلمین میں مثل قریش، سید، مغل، پٹھان وغیرہم قبائل فقیر بھی کوئی نسبتی قوم یا ذات ہے یا یہ کلمۂ انکساری ہے جس سے سلف صالحین اور ان کی اولاد جانشین موسوم ہوتے جا رہے ہیں۔

الجواب: ۱۔ نسبت و قومیت معتبرہ معروف سید، شیخ، مغل، پٹھان کی طرح فقیر کسی قوم یا ذات کا خاص نام نہیں۔ مشائخ کرام علیہم الرحمۃ اس لفظ کو الفقر فخری خیال فرما کر اپنے نام کے ساتھ استعمال کرتے چلے آئے ہیں۔ یہ لفظ تصوف و سلوک کے ہم معنی سمجھا جاتا ہے۔ باطن کے طریقے اور سلوک کے راستوں کو راہ فقیر و فقیری کہا کرتے ہیں۔ سلوک کے چودہ خانوادوں کو خانوادۂ فقر کہتے ہیں اور ان کے ارباب کو فقیر اور فقراء کہا کرتے ہیں۔ فقیر قادری، فقیر چشتی، فقیر مداری،

فقیر نقشبندی. فقیر سہروردی. فقیر شطاری. فقیر شاذلی وغیرہم عام طور سے زبان زد خلائق ہے فارسی میں اسی معنے سے درویش و درویشی مستعمل ہے یہ لفظ صفت کا ہے کسی خاص نسبی خاندان وقوم کے ساتھ مخصوص نہیں جس کسی نے طریقت کے چودہ خانوادے میں سے کسی خانوادے کی طرف انتساب کیا وہ اس لفظ کا مصداق بنا چاہے وہ نسبی حیثیت سے کوئی ہو صدیقی. فاروقی فاطمی. علوی. عثمانی. عباسی. مغل. پٹھان. فقیر شرعی وہ ہے جو مالک نصاب نہ ہو خواہ وہ سید ہو یا اور کوئی قوم. اگر فقیر شرعی سید ہے تو اس کو زکوٰۃ وکفارہ کا مال دینا ناجائز ہے اور صدقۂ نفلی اور خیرات جائز. واللہ اعلم (بدایوں)

۲. زید اور اس کی برادری بصورت مذکورۂ بالا لفظ فقیر سے موسوم ہے ان کو باوجود جملہ صفات ضروریہ ان کی ذات فقیر جس سے معنی فی زمانہ پیشہ ور گداگر کے لئے جاتے ہیں. حقارتاً کہہ کر سوسائٹی وحکومت میں ذلیل کرنا اور ہر مستحقہ حقوق سے محروم کرنا اور کرانا بلکہ ملازمت تک سے برطرف کرانا مسلم آزاری وظلم موجب گناہ ہے یا نہیں.

الجواب: کسی اسلامی بھائی کی دل آزاری وحقارت سخت گناہ ہے خواہ وہ نسبی حیثیت سے کسی ادنیٰ طبقہ سے تعلق رکھتا ہو. طبرانی معجم اوسط میں بسند حسن حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے من اذی مسلماً فقد اذانی ومن اذانی فقد آذی اللہ. جس کسی نے کسی مسلمان کو ایذا دی اُس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اوس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی. شریعت طاہرہ مطہرہ نے اس امر کا بہت پاس رکھا ہے. حتیٰ کہ کافر ذمی کو بلا حاجت شرعیہ تحقیر وظلم اور زیادتی کو ناجائز قرار دیا ہے. ابوداؤد شریف میں ہے. فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے من اظلم معاھداً فانا حجیجہ یوم القیامۃ. جو کسی ذمی پر زیادتی وظلم کرے میں قیامت کے دن اوس سے جھگڑا کروں گا. اسلام میں ہر سچے کلمہ گو کو معاملات وسیاسیات ومعاشرت واقتصادیات کو وہی حق حاصل ہے جو ایک قریشی صدیقی علوی وغیرہ کو حاصل ہے. باستثناء چند مسائل (امامت کبریٰ وکفو) اس میں شرافت نسبی کا امتیاز ہے. حدیث

میں ہے. الائمۃ من قریش. الخلافۃ فی قریش. نیز امامت صغریٰ کی ترتیب میں شرف نسب وجہ ترجیح ہے) ملازمت وغیرہ میں کسی قوم کو گرا دینا اور ان کی نا اہلیت من حیث القوم ثابت کرنا اسلامی تعلیم کے بالکل خلاف ہے. مفتی اہل سنت عالی مولانا مولوی ومفتی محمد ابراہیم صاحب الفریدی سمستی پوری بہار مدرس مدرسہ شمس العلوم بدایوں مدظلہٗ.

استفتاء ۱۳۴: اس تذلیل سے بچنے اور تمدنی معاشرتی ترقی کے لئے اپنے اصلی قبیلہ (قریش، سید، مغل، پٹھان وغیرہم) سے منسوب ہو کر بدستور حرمت اسلام بجالانا گیا ہے اور (بجائے فقیر اپنی نسبی ذات شیخ سید مغل وغیرہ) درج کرنا گیا ہے.

الجواب: جائز ہے بشرطیکہ نسبت صحیح ہو. غیر نسبت کی طرف نسبت کرنا سخت گناہ ہے. اس بارے میں وعید شدید ہے. فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے. من انتمیٰ الے غیر ابیہ فالجنۃ علیہ حرام، رواہ احمد ومسلم. یعنی جو اپنے کو غیر نسب کی طرف نسبت کیا اس پر جنت حرام ہے. واللہ تعالیٰ اعلم. (فریدی سمستی پوری)

استفتاء ۱۳۵: نماز باجماعت مسجد میں فرض ہے یا واجب.

الجواب: نماز باجماعت پڑھنا واجب ہے. خواہ مسجد میں یا گھر میں ہو لیکن مسجد کی جماعت کی فضیلت زیادہ ہے. فی الغنیہ الاصح ان اقامتھا فی البیت کاقامتھا فی المسجد وان تفاوتت الفضیلۃ (فی موضع آخر) لکن فضیلۃ المسجد اتم. (طحطاوی علی مراقی الفلاح) فضیلت جماعت کے لئے امام کے علاوہ ایک آدمی کا ہونا (خواہ بلغ ہو یا نابالغ سمجھ وال ہو) کافی ہے. واللہ تقدس تعالیٰ اعلم. (سمستی پور)

استفتاء ۱۳۶: مریض مسافر لنگڑے لولے پر نماز باجماعت فرض یا واجب ہے یا نہیں

الجواب: اگر قادر ہیں تو واجب (سمستی پور)

استفتاء ۱۳۷: اگر قریب کی مسجد کا امام قابل امامت نہ ہو اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے طبیعت کراہت کرتی ہو تو جماعت کی نماز پڑھنے کیلئے دور کی مسجد میں نہ جانا گناہ تو نہ ہوگا.

الجواب: اگر امام میں کوئی وجہ شرعی کراہت کی ہے۔ محض ذاتی بغض و عداوت نہیں ہے تو جائز ہے ورنہ ناجائز (سمستی پور)

استفتاء ۱۳۸: زید پیشاب کے عارضہ میں مبتلا ہے اس کو قطرہ آتا ہے اور اکثر اوقات پیشاب اتنی کثیر تعداد میں خطا ہو جاتا ہے کہ پائجامے کے پائچوں میں بہنے لگتا ہے۔ جس سے فرش وغیرہ نجس ہو جاتے ہیں ایسی صورت میں جبکہ آداب مساجد ساقط ہونے کا کامل یقین ہے اس کو نماز جمعہ یا نماز پنج وقتی کے لئے مسجد میں جانا جائز ہے یا نہیں۔ کیونکہ اس کے فرش چٹائیاں اور زمین وغیرہ پر نجاست گرنا اور ان کا نجس ہونا لازمی ہے، روئی رکھنا یا لنگوٹ باندھنا اور دیگر تدابیر و ذرائع جو پیشاب کو روکتے یا بند کرتے ہوں سخت مضرت رساں ثابت ہوتے ہیں جن سے زیادتی امراض اور دیگر نقصانات کا قوی احتمال ہے۔

الجواب: مسجد میں جانا ناجائز ہے (بدایوں)

استفتاء ۱۳۹: اگر مندرجۂ بالا شخص اپنے گھر نماز بیٹھ کر پڑھے کیونکہ چلنے اور کھڑے ہونے سے جسمانی حرکت ہونے میں کپڑے پیشاب سے نجس ہو جاتے ہیں تو از روئے شریعت مطہرہ مجرم تو نہیں اور کیا بعد صحت یہ تمام نمازیں واجب الاعادہ لوٹانہ ہوں گی۔

الجواب: تندرست ہو جانے کے بعد نماز کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ ایسے معذور کو نماز بیٹھ کر پڑھنا چاہیئے۔ (بدایوں)

استفتاء ۱۴۰: کیا مندرجہ بالا شخص مزارات اولیاء یا دیگر مقدس مقامات پر حاضری دے سکتا ہے گنہگار تو نہ ہوگا۔

الجواب: خلاف ادب ہے۔ (سمستی پور)

استفتاء ۱۴۱: کیا مندرجہ بالا شخص کو جس کا قطرہ ہر وقت جاری رہتا ہو پیشاب پھرنے کے بعد ڈھیلے یا پانی سے استنجا کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں۔

الجواب: استنجا کرنا سنت ہے۔ سنت ترک نہ کرنا چاہیئے (سمستی پور)

استفتاء ۱۴۲: کیا مریض و مسافر اور لنگڑے پر نماز جمعہ فرض ہے۔

الجواب: جس مریض میں مسجد میں جانے کی قوت نہ ہو اُس پر یا قوت ہو لیکن مرض کے بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے کا قوی اندیشہ ہو اور مسافر پر جمعہ کی نماز فرض نہیں۔ لنگڑا اگر ایسا ہے کہ بلا مشقت چل پھر سکتا ہے تو اس پر جمعہ فرض ہے اگر چل نہیں سکتا ہے تو اس پر فرض نہیں طحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے۔ تجب علی مفلوج احد الرجلین او مقطوعها اذا کان ممکنة المشی بلا مشقة والا فلا اشار الیه القهستانی وبهذا یحصل الجمع بین مافی البحر من الوجوب ومافی الشمنی من عدمه اھ (سمتی پور)

استفتاء ۱۴۳: کیا امرد اور داڑھی منڈے یا داڑھی کترے سے میلاد یا مرثیہ سننا کچھ مضائقہ نہیں۔

الجواب: مولود شریف میں ذکر شہادت کو بھی علمائے منع فرمایا ہے۔ **کمافی مجمع بحار الانوار** کہ۔ وہ مجلس شادی ہے اوسے مکدر کرنا کیا معنی۔ ہاں ایسی ذکر شہادت بروایت صحیحہ جائز ہے جبکہ اس کے ساتھ نہ ماتم ہو نہ غم مقصود اور امرد اگر محل فتنہ ہے جب تو اس سے مولود شریف پڑھوانا جائز نہیں اسی طرح داڑھی منڈے یا داڑھی کترے سے مولود شریف پڑھوانا ممنوع ہے کہ اس میں اس کی تعظیم ہے حالانکہ اس کی اہانت واجب (اعلیٰ حضرت قبلہ بریلوی قدس سرہٗ)

استفتاء ۱۴۴: ترکیب آسان فاتحہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ از اعلیٰ حضرت قبلہ بریلوی قدس سرہٗ۔ اوّل درود شریف ایک مرتبہ بعدہٗ الحمد شریف ۲ مرتبہ پھر قل شریف ۳ مرتبہ پڑھ کر یہ کہے یا اللہ جل جلالہٗ اس کلام پاک اور کھانے کا ثواب بحضور روح پر فتوح حضور سرور کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچے بعد ازاں بطفیل (طریقہ نیاز حضرت بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ) حضور بحضور آل واصحاب واولیائے امت خصوصًا حضرت غوث اعظم پیرانِ پیر دستگیر حضرت شیخ عبد القادر جیلانی وپسر و والدین حضرت وہر دو خواہران آنحضرت وجملہ صاحبزادگان رضی اللہ عنہما کو پہنچے۔ یوں بھی نیاز دینا صحیح ہے۔ مشہور رباعی خلاف شان ہے پڑھنا نہیں چاہیئے۔

استفتاء ۱۴۵: کیا فرماتے ہیں علمائے دین بیچ اس مسئلہ کے جھوٹ بولنا۔ دھوکہ دینا وعدہ خلافی کرنا۔ بغض وحسد رکھنا۔ دوسروں پر بیجا الزام لگانا۔ اعتراضات کرنا فتنہ فساد کرنا۔ توہین وغیبت کرنا وغیرہ شرع کے خلاف امور کرنے والے حضرات جو کہ مداح رسول کہلاتے ہیں ان کو محفل اقدس شریف میں مدعو کرنا جائز ہے یا ناجائز ایسا کرنے والوں کیلئے شرعی کیا حکم ہے۔

الجواب: مذکورہ بالا افعال ونیز دیگر محرمات شرعیہ کرنے والے سخت گنہگار فاسق ہیں وہ اس لائق نہیں کہ ان کو منبر پر بٹھایا جائے۔ جب تک وہ امور مذکورہ سے علی الاعلان توبہ نہ کریں (بدایوں)

استفتاء ۱۴۶: جو شخص ادب وتعظیم کی انعقاد شدہ محفل میلاد پاک میں (یعنی جس میں کیوڑے گلاب سے کلیاں کی اور کرائی جائیں۔ بدبودار چیزیں مثلاً مٹی کا تیل گیس وغیرہ نہ جلائے جائیں باوضو داخلہ کی شرط ہو۔ دوزانو مودب بٹھالا جائے۔ پان تمباکو سے اجتناب کیا اور کرایا جائے) حاضری دینے یا پڑھنے یا سننے کو برا سمجھے اور مخلوق کو ادب کرنے سے روکے اس پر کیا جرم ہے۔

الجواب: بے ادب ہے اور مانع خیر (سمستی پور)

استفتاء ۱۴۷: کیا شطرنج حنفی مذہب میں ناجائز اور شافعی مذہب میں جائز ہے اگر کوئی حنفی نقوش بھرنے کے لئے اس کی چالیں سیکھے تو وہ مجرم تو نہیں۔ کیونکہ بلا ان چالوں کے نقش نہیں بھرے جا سکتے۔

الجواب: شطرنج کھیلنا مکروہ تحریمی ہے حدیث شریف میں ہے جو شطرنج و نرد و شیر کھیلتے ہیں گویا وہ اپنے ہاتھ خنزیر کے خون میں بھرتے ہیں نقوش بھرنے کے لئے اسکی چال سیکھنا جائز ہے (بدایوں)

استفتاء ۱۴۸: دربار طریقت میں ہر جگہ بدمذہب ہندو عیسائی وغیرہ وغیرہ ہر مذہب کے اشخاص نقوش لینے آیا کرتے اور ان کو ہمیشہ ہندسوں کے نقوش دیئے جاتے رہے ہیں اور اکثر اسکی برکت سے اسلام لے آتے ہیں۔ بلا تشبیہ حاکم ظاہر کلکٹر ضلع کے پاس بغرض مقدمات ہر قسم کے اشخاص جاتے اور فیصلے چاہتے ہیں پھر اہل روحانیت تو انتظام باطن پر تعینات ہیں کیا ان پر از روئے شریعت

وطریقت اس تبلیغ میں کوئی اعتراض ہے۔

الجواب: کوئی حرج نہیں (سمستی پور از بدایوں)

استفتاء ۱۴۹: امرد لڑکے اگر محل فتنہ ہوں تو مردوں کی جماعت کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب: پڑھ سکتے ہیں (سمستی پور)

استفتاء ۱۵۰: مسجد میں مردوں کی جماعت کے ساتھ عورتیں اگر محل فتنہ ہوں کامل پردہ کی احتیاط رکھتے ہوئے نماز پڑھ سکتی ہیں یا نہیں۔

الجواب: الف. نہیں. مفتی اہلسنت مولانا محمد ابراہیم صاحب فریدی سمستی پوری۔

(ب) جوان عورتیں نہیں ہو سکتیں بوڑھی شیخہ فانیہ مغرب وعشاء وفجر میں بشرائط پردہ شرعی حاضر ہوں تو جائز ہے مفتی اہلسنت مولانا عزیز احمد صاحب (بدایونی)

استفتاء ۱۵۱: کیا کسی شخص کا نام یا عرف "اللہ" رکھنا جائز ہے یا نہیں. اگر جائز ہے تو ثبوت اور اگر نہیں تو ایسے کرنے والوں پر تجدید اسلام تجدید بیعت تجدید نکاح فرض ہے یا نہیں۔

الجواب: کسی مخلوق کا یہ نام رکھنا حرام ہے اگر معبود سمجھ کر رکھا ہے تو وہ مرتد ہے اور اس پر مذکورہ سوال کی تجدید ضروری ہے ورنہ نہیں۔ (سمستی پور از بدایوں)

استفتاء ۱۵۲: جلسہ میلاد اقدس شریف میں چیخ چیخ کر اللہ کے نعرے لگانا جائز ہے یا نہیں چونکہ اس سے جلسہ تتر بتر ہوتا ہے اور ادب میلاد اقدس شریف ساقط ہوتا ہے۔

الجواب: اگر مجلس کے منتشر کرنے کی غرض سے بالقصد کرتا ہے تو جائز نہیں اور اگر یہ بالقصد نہیں بلکہ حالت اضطرابی میں ہے تو کوئی حرج نہیں (سمستی پوری از بدایوں)

استفتاء ۱۵۳: مجمع عام میں نفی اثبات یا اسم ذات کو اس طرح بطریق جلی کرنا کہ جس سے دوسروں کو تکلیف ہو جائز ہے یا نہیں. مجدد الف ثانی قدس سرہ اپنی ملفوظات میں اس کو ناجائز فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ذکر یا شغل اس طرح کرنا چاہیئے کہ جس کی دوسروں کو خبر نہ ہو۔

ای مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز — کان سوختہ را جان شد و آواز نیامد

این مدعیان در طلبش بے خبر آنند — کانرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد

الجواب: دوسروں کو تکلیف دہی کی غرض سے کرنا ناجائز ہے ورنہ جائز (سمستی پوری از بدایوں)

استفتاء ۱۵۴: ؎

الفت میں شہ دیں کی ایمان لٹا بیٹھے — زر، ہوش، خرد سارا سامان لٹا بیٹھے

جو پاس تھا دے ڈالا نذرانۂ اقدس میں — ہم دین لٹا بیٹھے ہم جان لٹا بیٹھے

مندرجہ بالا اشعار کے لئے زید کہتا ہے کہ جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دین وایمان لٹائے وہ کافر ہے توبہ کرے بکر کہتا ہے کہ وہ سچا پکا سنی ہے جو شے حضور پر نثار کی جاتی ہے اور ترقی کے ساتھ میں واپس عطا فرمادی جاتی ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ ارشاد فرماتے ہیں

؎ تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا — تو کریم اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا

صحیح حدیث کا فرمان اقدس شریف ہے۔ لا یؤمن احدکم حتےٰ اکون احب الیہ من نفسہٖ وَمَالِہٖ وَوَلَدِہٖ وَوَالِدِہٖ والنَّاسِ اَجمعین۔ اور دوسری حدیث میں ہے۔ لایکمل ایمان العبد حتےٰ یقول الناس انہ المجنون کیا فرماتے ہیں علماء دین ان اشعار کے متعلق کہ یہ کفر یا گناہ یا بے ادبی میں تو داخل نہیں اور زید و بکر میں کون حق پر ہے کس کو توبہ کرنا چاہیئے۔

الجواب: بکر مومن ہے زید کو توبہ کرنا چاہیئے (سمستی پوری)

استفتاء ۱۵۵: اہل ہنود کے میلوں میں جانا گناہ ہے کیا وہ اشخاص جو بغرض انتظام ظاہری باطنی حکومت کی طرف سے مامور ہو کر شرکت کریں یا بغرض تجارت جائیں گناہ کے مستحق تو نہ ہوں گے۔

الجواب: بغرض تجارت ہندوؤں کے مذہبی میلے میں جو کفر و شرک کے میلے ہیں اس میں شرکت کرنا ناجائز ہے اگر لہو و لعب کے ہیں تو بشرط احتیاط جائز۔ عالم کے لئے ہر میلے میں بغرض تبلیغ واشاعت دین جانا جائز ہے اس لئے کہ حضرت فخر عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بارہا کفار کے مذہبی میلوں میں تشریف لے جانا اور تبلیغ فرمانا ثابت ہے واللہ تعالےٰ اعلم (سمستی پوری)

استفتاء ۱۵۶: کفار کے بنک میں داخلہ روپے کے بعد جو سود ملتا ہے اس کو نفع سمجھ کر لے لینا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: کفار سے جو زائد رقم ملے وہ مباح ہے اس کو سود کہنا نادرست. اس لئے کہ یہاں کے کفار حربی ہیں اور حربی کے متعلق کتب فقہ میں ہے. ولا بین المسلم والحربی فی دار الحرب (ہدایہ وغیرہ) لان مالهم مباح فی دارهم فبای طریق خذہ المسلم اخذ مالا مباحًا اذا لم یکن فیہ غدر" (ہدایہ) نیز حدیث مبارک کے الفاظ ہیں لا ربوا بین المسلم الحربی فی دار الحرب. دار الحرب کی قید واقعی والقاتی ہے احترازی نہیں. اس لئے کہ اسلامی حکومتوں کے عہد مبارک میں حربی دار الحرب ہی میں تھے. دار الاسلام میں برائے نام بھی ان کا وجود نہ تھا چونکہ دار الاسلام میں کفار کی دو صورتیں تھیں ایک ذمی دوسری مستامن ظاہر ہے کہ بر دست ہندوستان کے کفار نہ ذمی ہیں اور نہ مستامن جیسا کہ رات دن کے واقعات فتنہ وفساد، خون وقتل کے بتلا رہے ہیں واللہ تعالے اعلم.

(ب) اس کو سود سمجھ کر لینا حرام ہے اس لئے کہ سود کسی سے لینا جائز نہیں خواہ مسلم ہو یا کافر احل اللہ البیع حرام الربوا (القرآن) واللہ اعلم.

(ج) عرفاً سود کہنے سے کوئی چیز سود نہ ہوگی جب تک کہ شرع اس کو سود نہ کہے واللہ تعالےٰ اعلم (سمستی پوری)

استفتاء ۱۵۷: مسلمان کے بنک میں روپیہ داخل کرنے کے بعد جو سود ملے وہ نفع سمجھ کر لیا جا سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: لینا حرام ہے (سمستی پوری)

استفتاء ۱۵۸: ایک مسلمان کفار کا ملازم ہے جنہوں نے اپنے ساتھ اس کو تصویر کھچوانے کا حکم دیا ہے اگر انکار کرتا ہے تو ملازمت پر حرف آتا ہے اور بال بچے فاقے مرنے کے علاوہ فاقہ کشی سے خود اس کا ایمان رخصت ہو جانے کا اندیشہ ہے اتنا ضعیف ہے کہ اس کو دوسری ملازمت

و مزدوری بھی نہیں مل سکتی۔ ایسی صورت میں تصویر کھچوانا گناہ تو نہیں۔

الجواب: یہ حالت ضرورت شدیدہ کی ہے اس میں کھچوا سکتا ہے۔ الضرورات تبیح المحذورات۔ لیکن وہ اس فعل کو برا سمجھے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب (سمستی پوری)

استفتاء ۱۵۹: عراق عرب یعنی بغداد شریف جانے والوں کے لئے پاسپورٹ (پروانہ راہداری) حاصل کرنا پڑتا ہے جس کے لئے تصویر یا فوٹو کھچوا کر داخل کرنا از روئے قانون حکومت لازمی ہے۔ بلا اس کے کوئی شخص نہیں جا سکتا زیارت اولیاء کرام مستحب ہے اور فوٹو کھچوانا حرام گناہ کبیرہ ہے لیکن شوق اس کو حاضری کے لئے مجبور کر رہا ہے۔ ایسی صورت میں فوٹو کھچوانے سے گنہگار تو نہ ہوگا کیونکہ مجبوراً ایسا کرے گا اور دل سے برا ہی سمجھے گا۔

الجواب: الف۔ ہرگز یہ جرأت نہ کی جائے تصویر کھچوا کر شدید گناہ کر کے حاضری انکی ناخوشی کا باعث ہوگی جن کی زیارت مقصود ہے۔ رضی اللہ تعالےٰ عنہ وارضاہ عنا شدید گنہگار ہوگا اگر تصویر کھچوائے گا۔ (بریلی)

(ب) گناہ ہے (سمستی پوری)

استفتاء ۱۶۰: تصویر کھینچنا اور کھچوانا اور مکان میں لگانا کیسا ہے۔ کیا دستی تصویر اور فوٹو میں فرق ہے۔

الجواب: جاندار کی تصویر کھینچنا اور کھچوانا مکان میں لگانا سب ناجائز و حرام ہیں۔ خواہ تصویر دستی ہو یا فوٹو تصویر بنانے والے کے متعلق احادیث شریفہ میں بکثرت وعیدیں موجود ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا اشد الناس عذاباً یوم القیمۃ من قتل نبیاً او قتلہٗ نبی او قتل احد والدیہ والمصورون۔ ترجمہ: قیامت کے روز سب سے زیادہ عذاب اس شخص کو ہوگا جس نے کسی نبی کو شہید کیا یا نبی نے اس کو قتل کیا یا اپنے ماں باپ میں سے کسی کو قتل کیا اور تصویر بنانے والے کو دوسری حدیث عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بایں الفاظ مروی ہے۔ قال سمعت رسول

اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم یقول اشد الناس عذاباً عند اللہ مصورون،
(متفق علیہ مشکوٰۃ) اور حضرت ابن عباس سے یوں مروی ہے سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول کل مصور فی النار. یعنی تصویر کھنچوانے والے کو سخت عذاب ہوگا اور وہ دوزخ میں رہیں گے)
فقہ حنفی کی معتبر و مستند کتاب شامی میں تصویر بنانے والے کے متعلق مرقوم ہے. اما فعل التصویر
فغیر جائز لانہ مضاھاۃ بخلق اللہ. یعنی تصویر بنانا مطلقاً ناجائز ہے جس مکان
میں تصویر لٹکی ہوئی ہوتی ہے وہ رحمت سے دور فرشتہ رحمت کے دخول سے بعید ہے حضرت
ابوطلحہ نے روایت کی اور بخاری و مسلم کے راوی سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وسلم نے لا تدخل الملٰئکۃ بیتاً فیہ کلب ولا تصاویر (متفق علیہ) یعنی جس
گھر میں کتا اور تصویر ہوتی ہے اس گھر میں فرشتے نہیں آتے تصویر کے مٹانے کے بارے میں حدیث منصوص
ہے. انہ دخل الکعبۃ فرای فیہ صورۃ فامر فی بدلو من ماءٍ شامی میں ہے
کہ فمن راء صورۃ فی بیت غیرہٖ ان یزیلنا تجب علیہ. یعنی کسی مکان میں تصویر
دیکھے اس کو زائل کر دینا اس پر ضروری ہے درخت اور غیر ذی روح کی تصویر بنانے میں حرج نہیں
ذی روح کی تصویر کھینچنے اور کھچوانے والے کو امام بنانا ناجائز ہے یہ لوگ فاسق ہیں دستی تصویر اور فوٹو
کا حکم واحد ہے واللہ اعلم. منقول از مجموعہ فتاویٰ مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب فریدی سمستی پوری.

ذکر جلی اور خفی کے احکام

ذکر کے معنی یاد کرنے کے ہیں لیکن جو ذکر مقام "حضوری" تک پہنچتا ہے وہ ذکر
الٰہی ہے جو خلوص و محبت سے معمور اور ریا و نمود سے دور ہو یہاں تک کہ اس ذکر میں سوائے اللہ
کے کسی کا خیال تک نہ آئے اس کی طرف کلام ربانی میں اشارہ ہے واذکر اسم ربک وتبتل
الیہ تبتیلاً (سورہ مزمل) یعنی خدا کے نام کو یاد کرو اور اس کی طرف ساری چیزوں سے علیحدہ ہو کر
متوجہ ہو جاؤ. یعنی اس کے ذکر میں ایسا فنا ہو جاؤ کہ اس کے سوا دوسرے کی خبر نہ ہو نیز واذکر ربک

فی نفسک تضرعًا وخیفۃ۔ اپنے جی میں اپنے رب کو یاد کرو عاجزی کرتے اور ڈرتے ہوئے تفسیر فتوحات الٰہیہ المشہور بجمل میں واذکر اسم ربک الآیہ کی تفسیر میں ہے۔ ای دم علیہ لیلا ونہارا علی ای وجہ کان۔ جس طرح ہوسکے رات دن اس کا ذکر کرو خواہ نماز یا قلبی وروحانی ذکر سے۔ ہر دم اس کے ذکر میں اس طرح منہمک رہنا کہ کوئی لمحہ اور کوئی ساعت اس کے ذکر سے خالی نہ جائے اور نہ کوئی سانس بلا اس کی یاد کے آئے جائے اور ایسا بغیر ذکر قلبی وروحی اور لطائف کے نہیں ہوسکتا۔ اس لئے کہ جب لطائف ذاکر ہوجاتے ہیں تو ذاکر کا کوئی آن بلا ذکر کے نہیں گزرتا خواہ وہ اس طرف توجہ کرے یا نہ کرے اس وقت ذاکر الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلیٰ جنوبھم (الآیہ) (جو لوگ ذکر کرتے ہیں اللہ کا اٹھتے۔ بیٹھتے۔ لیٹتے) کے زمرے میں داخل ہوجاتا ہے۔ قلب اور لطائف کے ذاکر کرنے کے لئے جو طریقہ سریع التاثیر اور زود اثر ہے وہ ذکر خفی ہے۔ ذکر خفی ذکر جلی سے بدرجہا بہتر ہے۔ امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ نے ذکر خفی کو ذکر جلی سے ستر درجہ افضل بتایا ہے۔ مشائخ عظام اور فقہاء کرام نے اس کو احسن کہا ہے (مولانا فریدی ہمتی پوری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب پنجم

ماہ دلستانِ معرفت یادفیضانِ شریعت

سنہ ۱۳۵۴ھ سنہ ۱۹۳۶ء

ہندوستان کے مفتیان اہلسنت والجماعت کے سچے فتاوے

استفتاء ۱۶۱: سماع بامزامیر سننے والے کی تعظیم وامامت وبیعت جائز ہے یا نہیں۔

سماع بامزامیر فقہا کے نزدیک حرام ہے۔ بعض صوفیہ نے اس کے اہل کے لئے جواز کا فتویٰ دیا ہے لیکن چند شرائط کے ساتھ مثلاً قوال متبع شریعت ہوں۔ خالصاً لوجہ اللہ سنائیں، سامعین متبع شریعت ہوں، اوقات مخصوصہ میں دردِ دل حضور توجہ الی اللہ میں اضافہ کی نیت سے سنیں، مجمع خاص ہو، اس میں امرد اور اجنبیہ عورتیں نہ ہوں وغیر ذالک کیونکہ احکام حالات ونیات کے لحاظ سے بدل جاتے ہیں۔ لہٰذا اگر کوئی شخص شرائط مذکورہ کے ساتھ سماع میں شریک ہوتا ہو تو وہ معذور ہے اس کی بیعت وتعظیم وامامت جائز ہے لیکن اس زمانہ میں عام طور پر ان شرائط کا لحاظ نہیں رکھا جاتا بلکہ گلی کوچوں میں مجمع فساق وفجار کے ساتھ جن کو نہ نماز سے تعلق نہ دیگر فرائض کی پرواہ محض ریا ولہو ولعب کے طور پر سماع ہوتا ہے ونیز قوال فاسق ہوتے ہیں اس کے حرام ہونے میں کوئی کلام نہیں اس میں شرکت مذموم ہے ہاں اصلاح کی نیت سے شرکت جائز ہے مثلاً بعض اشعار شعراء کے خلافِ شرع ہوتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ جل جلالہٗ وانبیاء کرام علیہم السلام کی کھلی ہوئی توہین ہوتی ہے جن کو سن کر عوام کے اعتقاد فاسد ہوتے ہیں لہٰذا بنظر خیر خواہی مسلمین امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی غرض سے شرکت جائز ہے۔ فتاوائے شامی میں ہے۔ ان کان سماع غناء فھو حرام باجماع العلماء ومن اباحہٗ من

الصوفية فلمن تخلے عن اللهو وتحلى بالتقوىٰ واحتاج الى ذالك احتياج المريض الى الدواء وله شرائط ستة ان لا يكون فيهم امرد وان تكون جماعتهم من جنسهم وان تكون نية القوال الاخلاص لا اخذ الاجر والطعام۔ الخ درمختار میں ہے۔ استماع صوت الملاهى كضرب قصب ونحوه حرام لقوله عليه الصلوٰة والسلام استماع الملاهى معصية والجلوس عليها فسق۔ الخ۔ ومن ذالك ضرب النوبة للتفاخر فلو للتنبيه فلا باس به كما اذا ضرب فى ثلثه اوقات لتذكير ثلاث نفخات الصور لمناسبة بينها الخ

قال علامة الشامى تحته' وهذا يفيدان الة اللهو ليست محرمة لعينها بل لقصد اللهو منها امامن سامعها اومن المشتغل بها وبه تشعر الاضافة الاترىٰ ان ضرب تلك الالة بعينها حل تارة وحرم اخرىٰ باختلاف النية والامور بمقاصدها وفيه دليل لساداتنا الصوفية الذين يقصدون بسماعها امورا هم اعلم بها فلا يبادر المعترض بالانكار كيلا يحرم بركتهم فانهم السادات الاخيار الخ (بدایوں)

استفتاء ۱۶۳: زید اپنے آپ کو سید اور مولا علی کرم اللہ وجہ پر فدا بتلاتا ہے لیکن پیری مریدی کرتا ہے۔ قوالی یا مزامیر سنتا ہے۔ اکثر عورتیں بھی اس میں شریک ہوجاتی ہیں اس میں اچھلنا کودنا ہے اور سب خلیفوں کو مولا علی کا غلام بتاتا ہے۔ قوالی کو مولا علی کی سنت بتاتا ہے۔ لوگوں نے اس کو میر محلہ بنا دیا ہے اس سے شرعی مسائل پوچھتے ہیں اور عمل کرتے ہیں۔ استفسار یہ ہے کہ حقیقتاً زید مسلمان ہے یا نہیں۔ اس کی مریدی، اس کو شریعت کا پیشوا سمجھنا اور مسجد کا متولی بنانا جائز ہے یا نہیں اور جو مسلمان اس کی تقلید کریں، اس کی ہاں میں ہاں ملائیں اس

کو حاجی سمجھیں اور اس کے ساتھ میل جول رکھیں وہ گنہگار تو نہیں ہیں۔

الجواب: صورت مستفسرہ میں زید فاسق فاجر مرتکب کبائر مستحق عذاب نار وقہر قہار ہے اور اس کی بیعت ناجائز ع

او خویشتن گم است کرا رہبری کند

خلاف پیمبر کسے رہ گزید — کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

اسے متولی بنانا اور شریعت کا پیشوا ماننا ناجائز ہے کہ وہ ان افعال کے باعث شرعاً لائق توہین، نہ قابل تعظیم اس پر لازم کہ اپنے ان افعال سے توبہ کرے ورنہ مسلمان اس سے قطع کر دیں اور اگر بے علم ہے تو اسے فتوے دینا حرام وہ گمراہ گر ہے۔ حدیث میں ہے۔ افتوبغیر علم فضلوا واضلو واللہ تعالیٰ اعلم (بریلی)

استفتاء ۱۶۳: زید اپنے آپ کو عالم بتاتا ہے وعظ و پند کرتا ہے مگر فسق و فجور میں گرفتار ہے۔ یعنی ہارمونیم بجاتا ہے اور سنتا بھی ہے۔ اب اس کی تعظیم از روئے شریعت مطہرہ جائز ہے یا نہیں اور اس کی تعظیم کرنے والے از روئے شریعت مطہرہ گنہگار تو نہ ہوں گے۔

الجواب: وہ عالم ظالم ہے اس کے پاس بیٹھنا بھی جائز نہیں ہر فاسق کی تعظیم ناجائز ہے حدیث میں ہے۔ اذا مدح الفاسق غضب الرب واھتزلذالک العرش الخ

خود قرآن عظیم کا ارشاد ہے واما ینسینک الشیطٰن فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظٰلمین واللہ تعالیٰ اعلم (بریلی)

استفتاء ۱۶۴: زید کہتا ہے سماع بامزامیر جائز ہے اور نسبت دیتا ہے کہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے بھی سنا ہے اس پر بکر کہتا ہے کہ سماع حرام ہے اور اس کا باقی اور سامعین اور جو اس کو جائز بتائے وہ خبیث ہے اس پر زید کہتا ہے کہ منکر سماع کافر ہے اس کا جواب قرآن کریم اور احادیث شریفہ سے دیا جائے اور خبیث کی تشریح بھی کردی جائے اگر بکر غلطی پر ہے تو اس کے واسطے کیا حکم ہے۔

الجواب: اعوذ باللہ من ھمزات الشیطین. واعوذبك رب ان یحضرون. سماع مروج یعنی قوالی معہ مزامیر ضرور ناجائز وحرام ہے. حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اس کا گندہ افتراء کرنے والا سخت جری اور نہایت بیباک ہے اس کا وہ قول بدتر از بول سخت شنیع وخبیث ونجس افتراء ناپاک ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو یہ فرمایا ہے کہ میں مزامیر کے مٹانے کو مبعوث ہوا ہوں. **ولا حول ولا قوۃ الا باللہ.** سماع کے ناجائز بتانے والوں کو اس انکار سماع پر کافر کہنے والا خود مستحق تکفیر ہے کہ وہ مسلمانوں کو ناحق کافر کہتا بلکہ علماء کرام ائمہ عظام امت کی تکفیر کرتا ہے. مولا تعالیٰ اسے توبہ کی توفیق دے اس پر تجدید ایمان تجدید نکاح وتجدید حج وبیعت لازم، ہمارے بعض رسائل اور بعض مسائل سے حرمت سماع معہ مزامیر آفتاب کی طرح روشن اور وہیں سے یہ بھی واضح کہ اس ظالم ناخدا ترس نے کیسے کیسے اولیاء اعلام کی تکفیر کی مثال کے طور پر حضرت سیدنا سلطان المشائخ محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کروں حضرت محبوب الحق والملۃ والشرع والطریقۃ والدین محبوب الٰہی قدس سرہٗ نے اپنے ملفوظات طیبہ فوائد الفواد شریف میں فرمایا. مزامیر حرام است (بریلی)

استفتاء ۱۶۵: قوالی با مزامیر سننا از روئے شریعت مطہرہ کیسا ہے اور کیا اس کے کرنے اور سننے والے سے ابتداء سلام کرنا اس کو نماز میں امام بنانا جائز ہے.

الجواب: مزامیر حرام ہے خود حضرت سلطان الاولیاء کا ارشاد ہے کہ "من گفتہ کہ مزامیر درمیان نہ باشد، اور فرمایا کہ حرام خدا برائے کسے حلال نمی شود وسماع با مزامیر بر مشائخ ما افتراست علامہ فخر الدین زرادی نے بامر حضرت رسالہ کشف القناع عن وجہ السماع تحریر فرمایا اور اس میں خود ارشادات سلطان الاولیاء سے یہ تحریر فرمایا کہ حرام خدا کسی کیلئے حلال نہیں اور ہمارے مشائخ پر سماع با مزامیر افتراء ہے اس سے ابتداء سلام کرنا اور اسے امام بنانا حرام ہے. (بریلی)

استفتاء ۱۶۶: کیا ریڈیو کا جو ولایت سے ہر جگہ گانے وغیرہ وغیرہ کی آوازیں پہنچاتا ہو سننا جائز ہے.

الجواب : (الف) باجہ اور لہو ولعب کے طور پر گانا اور اسی طرح ان کا سننا شرعًا ناجائز ہے۔ خواہ ریڈیو پر ہو یا کسی اور طریقے سے کما فی الحدیث۔ (مراد آباد)

(ب) جس محفل کا خاکہ اس میں ہے وہ اگر جائز ہے تو یہ بھی جائز ہے ورنہ ناجائز۔ (امروہہ)

(ت) جس آواز کا سننا اصل سے حرام ہے اس کا ریڈیو میں بھی سننا حرام ہے۔ مثلاً عورتوں کا گانا اگرچہ بلا مزامیر ہو اور مردوں کا گانا معہ مزامیر اور ناچ وغیرہ کی نقل اسی طرح جو اشعار خلاف شرع ہوں ایسے ہی کسی مسلمان پر غیبت یا اس پر بہتان یا کوئی جھوٹ بات جس طرح اصل سے سننا سنانا حرام ہے اسی طرح اس آلہ میں بھی ان کا سننا سنانا حرام ہے اور جائز کلام اس آلہ میں بھی سننا سنانا جائز ہے البتہ جبکہ بلا ضرورت محض تفریحًا سنا جائے تو نہ سننا اولیٰ ہے حدیث شریف میں ہے حسن اسلام المرء ترک مالا یعنیہ (کانپور)

استفتاء ۱۶۷ : کیا فونوگراف جس کے ریکارڈوں میں آیات قرآن عظیم ونعت شریف وسماع بھرے ہوتے ہیں بجانا سننا جائز ہے۔

الجواب : (الف) گراموفون میں قرآن کریم اور نعت شریف بھی لوگ کھیل اور دل لگی کی وجہ سے سنتے ہیں۔ اس لئے ان کا سننا بھی درست نہیں اور مزامیر وغیرہ سننا جب بغیر گراموفون کے نادرست ہے ویسا ہی اس میں بھی (مراد آباد)

(ب) گراموفون عمومًا لہو ولعب کی مجالس میں بجایا جاتا ہے۔ ایسی جگہ قرآن مجید پڑھنا سخت ممنوع ہے۔ قرآن مجید کو گراموفون میں بھرنا۔ بجانا۔ سننا سب ممنوع ہے (کانپور)

استفتاء ۱۶۸ : زید مریض ہے حکمائے وقت نے جن کے وہ زیر علاج ہے حکم دیا ہے کہ بلا سماع یعنی قوالی بامزامیر سنے ہوئے تم کو صحت نہ ہوگی اگر نہ سنوگے تو خود کو ہلاک کروگے اور حشر میں مواخذہ دار رہوگے۔ کیونکہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتوے کے مطابق خمر اگرچہ حرام ہے مگر پیاسے کو غلبۂ تشنگی کے وقت مباح ہے اگر نہ پئے گا تو گنہگار ہوگا اور خود کو ہلاک کرے گا۔ ایسی صورت میں مفتیان شریعت وعلمائے اہلسنت از روئے شریعت حنفیہ کیا حکم دیتے ہیں۔

الجواب : (الف) بلاشک ایسے وقت اور ایسی صورت میں قوالی با مزامیر سننا بھی جائز ہوگی بشرطیکہ طبیب حاذق عادل مسلم ہو (امروہہ)

(ب) غنا مع مزامیر میں اختلاف ہے۔ صوفیائے کرام جائز فرماتے ہیں۔ جو حضرات غنا کے اہل ہوں ان کی بقاء وآرام اسی پر ہے۔ مثل کاملین چشتیہ بہشتیہ سابقین اُن کے لئے تو ضروری ہو سکتا ہے اور عوام جن کو حظ نفسانی غالب ہے اگر کامل عارف کہہ دے کہ تمہاری صحت اسی پر ہے تو ضرور اس کو کرے کیونکہ مختلف کیوجہ سے کچھ مواخذہ نہ ہوگا۔ اگر اس حالت میں نہ کریگا۔ تو عنداللہ مواخذہ دار ہو سکتا ہے (اعظم گڈھ)

(ت) قوالی اگر ممنوعات شرعیہ سے خالی ہو یعنی اہل ہوا کا مجمع نہ ہو خواہشات شہوانیہ کا بڑھانا مدنظر نہ ہو۔ مستورات اور امرد بھی شریک نہ ہوں۔ محض محبت خداوندی کو جوش میں لانا اور بڑھانا ہو تو یہ اکثر علمائے کے نزدیک بلا ضرورت بھی جائز ہے جو علماء اس کے رد میں تشدد کرتے ہیں وہ محض ممنوعات شرعیہ پر نظر رکھتے ہوئے کرتے ہیں۔ ورنہ مضمار آل داؤد علی نبینا وعلیہ السلام کی ہمارے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تعریف فرمائی ہے اور ممنوعات شامل ہونے کی صورت میں مضمار شیطان سے تعبیر فرمایا ہے۔ (رام پور)

(ث) زید کیلئے بصورت صدق واقعہ مسئولہ سماع مجوزہ حکیم حاذق بغرض علاج سننا مباح ہے سن سکتا ہے۔ (بدایوں)

(ج) اگر ایسے حکماء جو عادل ہوں اور خود سماع بامزامیر سننے سے مجتنب ہوں وہ اگر کسی مریض کے لئے یہ کہدیں کہ اس کا علاج بجز سماع بامزامیر سنانے کے اور کچھ نہیں تو ایسے مریض کو سماع بامزامیر سننا جائز ہے (دہلی)

(ح) سماع ایسی حالت میں مریض کی کہ بغیر سماعت غنا معہ مزامیر جائز نہیں ہو سکتا جائز ہے حنفی کے واسطے وبیگر ائمہ مثل غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جو اس کا اہل ہو جائز ہے یعنی سماع سے جذبۂ محبت حقتعالیٰ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا پیران عظام کی محبت وشوق و یاد الٰہی

ترقی کرے جائز و مستحسن ہے۔ (چونڈیرہ)

استفتار ۱۶۹: تعزیہ بنانے والے اور دیکھنے والے کو ابتداء سلام کرنا اور اسکے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: تعزیہ بنانا بدعت اور اس کا دیکھنا گناہ۔ جو چیز گناہ ہے اس کا بطور تماشہ دیکھنا بھی گناہ ہے نہ کہ بطور استحسان و عقیدت اور سے بے ضرورت نہ ابتداء سلام کی جائے نہ اس کے پیچھے نماز پڑھی جائے (بریلی)

استفتار ۱۷۰: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مروجہ تعزیہ داری کی وجہ سے دس روز محرم شریف میں اسلامی شان نظر آجاتی ہے۔ کفار کے دل اس کی ہیبت سے کانپتے لرزتے اور تھراتے رہتے ہیں وہ مساجد جو اہل ہنود کے محلوں میں واقع ہیں ان میں آذان و نماز روکتے ہوئے مشرک اس وجہ سے گھبراتے ہیں۔ اپنے با اثر حلقوں محلوں دیہاد توں قصبوں میں گاؤکشی بند کرنے پر زیادہ زور دیتے ہوئے اسی خوف سے ان کا دم نکلتا ہے کہ محرم شریف میں مسلمان بغیر ان کا بدلہ لئے ہوئے ہرگز نہ مانیں گے وہ بڑا پر جوش وقت ہوتا ہے۔ اس صدی میں اس سے دینی رعب و وقار قائم ہے اور اس کی وجہ سے ہر سال ہندوستان میں لاکھوں روپیہ کی نذر و نیاز ہو جاتی ہے، وہابی اور تمام کفار ہمیشہ اس کے بند کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ جس سال تعزیہ داری نہیں ہوتی کثیر نذر و نیاز بند رہتی ہے۔ ایصال ثواب قلیل ہوتا ہے ایسی صورت میں امور مندرجہ بالا اور نیز اس وجہ سے تعزیہ داری کے جلوس کو ترقی دینے کی کوشش کرنا کان سے نسبت پاک دی جاتی ہے اور اکثر علمائے باطن نے ان میں شہزادگان عالی مقام علیٰ جدہ وعلیہم السلام کی زیارت اقدس سے مستفیض ہو کر ان کو مقام ادب سمجھا اور فرمایا ہے اور اکثر کفار اس میں رعب و شان اسلامی دیکھ کر ہر سال مشرف باسلام ہو جاتے ہیں موجب اجر عظیم ہوگا یا نہیں۔

الجواب: تعزیہ داری کی تعریف بلیغ میں سائل نے جس قدر مبالغہ کیا ہے۔ فقیر کے نزدیک غلط

درغلط ہے اور اس سے شوکت و رعب اسلام ہونا لازمی سی بات ہے۔ مگر کیا ناجائز طریقہ سے اسلام کے شوکت و رعب قائم کرنے کی بانیٔ اسلام نے اجازت دی ہے جس قدر مستفتی نے فضائل گنائے ہیں اگر وہ نظر صحیح سے کام لے تو مفاسد اس سے بہت زیادہ نظیر رہا مشاہدۂ حضرات ائمہ قدس اسرارہم کا یہ ایک امر باطنی ہے جس کے اظہار کی اس موقعہ پر اجازت بھی نہیں صرف اس قدر کہ اہل علم و فہم خود اس کو مذموم جانتے ہوئے نہ شریک ہوں۔ لیکن جہاں اس کے ذریعہ غلبۂ اسلام کا ظن غالب ہو وہاں کے عوام کالانعام کو نہ روکیں۔ (امروہہ)

حضرت مولانا مولوی محمد عبدالسمیع صاحب اپنی کتاب انوار ساطعہ میں جس پر حضرت مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی و حضرت مولانا مولوی عبدالقادر صاحب بدایونی قدس سرہم کی تقریظات موجود ہیں۔ ارشاد فرماتے ہیں (صفحہ ۷۵) کہ شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ تعزیہ کے پاس درود فاتحہ پڑھنے کے لئے سوالات عشرۂ محرم میں رقم فرماتے ہیں۔ فاتحہ و درود فی نفسہٖ درست است لیکن دریں قسم جائے نوع بے ادبی میشود زیرا کہ نجاست معنوی دارد فاتحہ و درود جائے باید خواند کہ محل پاک باشد از نجاست ظاہری و باطنی انتہیٰ اس کلام سے صاف ثابت ہوا کہ فاتحہ پاکیزہ جگہ میں پڑھنی چاہیئے۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو مٹی کا تیل گیس اور دیگر بدبودار شے ذکر شریف میلاد اقدس شریف میں جلاتے ہیں اور میلی بدبودار نالیوں وغیرہ کو بغیر دھلوائے سڑکوں کو بلا صاف چھڑکاؤ کرائے جن سے بدبو اڑتی ہے۔ متبرک جلسوں کا انعقاد کرتے ہیں چادر گاگر چوڑہ صندل وغیرہ کے جلوس نکالتے ہیں ذرا آنکھیں کھولیں انصاف سے بغور دیکھیں اور احتیاط کریں۔

استفتاء ۱۷۱: کیا سماع میں رقص جائز ہے۔

الجواب: نہیں جائز ہے اور ذخیرہ میں مذکور ہے کہ وہ گناہ کبیرہ ہے اور مشائخ میں سے جس نے اسے مباح فرمایا ہے تو وہ اس کے لئے فرمایا ہے جس کی حرکتیں رعشہ والے کی حرکتوں کی طرح غیر اختیاری ہوگئی ہوں۔ (اعلیٰ حضرت بریلوی مطبوعہ دارالکتب بنارس در فتویٰ گاگر شریف)

استفتاء ۱۷۲: جو شخص صحابہ کرام پر مولا علی کو کھلی ہوئی تفضیل دے اس سے ابتداء

سلام اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: جو شیخین پر حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ کو تفضیل دے وہ نیم رافضی ہے اس سے بلاضرورت سلام و کلام کرنا اور اسے امام بنانا حرام (بریلی)

استفتاء ۱۷۳: تار و افواہ سے چاند کی خبر کا تو شریعت مطہرہ میں اعتبار نہیں کیا بذریعہ ٹیلیفون جس میں آواز پہچان لی جاتی ہے اور بات چیت ہوتی ہے اگر چاند ہونا ثابت ہو جائے تو وہ از روئے شریعت مطہرہ قابلِ اعتبار ہے۔

الجواب: الف۔ ٹیلیفون کا بھی اعتبار نہیں والوجہ واحد (مرادآباد)

(ب) قابلِ اعتبار نہیں (امروہہ)

(ت) ٹیلیگراف ٹیلیفون ریڈیو اخبار جنتری بازاری افواہ ثبوت رویت ہلال کیلئے ہرگز معتبر نہیں سب محض باطل و نامعتبر ہیں آواز کا پہچان لینا بات چیت ہونا شہادت شرعی نہیں، ثبوت شرعی نہیں (کانپور)

استفتاء ۱۷۴: زید و بکر دو حقیقی بھائی ہیں۔ زید اپنے فاسق و فاجر لڑکے کی بکر کی حافظ قرآن لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے دونوں طرف والے رضامند ہیں۔ مگر بکر کو عار ہے اجازت نہیں دیتا کیا اس کی بلا اجازت نکاح صحیح ہو سکتا ہے۔

الجواب: (الف) یہ نکاح بلا اجازت باپ کی نافذ نہ ہوگا۔ (امروہہ)

(ب) جب کہ زید کے لڑکے کے ایسے چال چلن خراب ہیں جس کی وجہ سے باپ اپنے لئے عار سمجھتا ہے تو بلا اس کی اجازت کے نکاح ناجائز ہے درست نہیں ہوگا۔ درمختار و شامی جلد ۲ باب الولی و باب الکفارۃ (کانپور)

(ت) فاسق متقی کا کفو نہیں ہو سکتا۔ (بمبئی پور)

استفتاء ۱۷۵: عدن سے حج جانے کے لئے پاسپورٹ حاصل کرنا پڑتا ہے جس میں تصویر جو حرام ہے کھچوانی پڑتی ہے جن پر حج فرض ہے اور جن پر حج فرض نہیں دونوں تصویر کھچوا کر جا سکتے ہیں

اور مدینہ شریف جانے والے بھی ایسا کر سکتے ہیں. گنہگار تو نہ ہوں گے.

الجواب: (الف) مجبوری کے سبب یہ امر جائز ہے گنہگار نہیں ہوگا. (امروہہ)

(ب) ضرور گنہگار ہوں گے. (کانپور)

استفتار ۱۷۶: کیا مذہب احناف میں غائب کی نماز جنازہ جائز ہے.

الجواب: (الف) غائب کی نماز جنازہ جائز نہیں در مختار (بدایوں)

(ب) مذہب حنفی میں جنازہ غائب پر نماز محض ناجائز ہے تنویر الابصار و در مختار میں ہے.

شرطها وضعه امام المصلی فلا تصح علی غائب. جنازہ نمازی کے سامنے رکھا ہونا شرط. نماز جنازہ ہے کسی غائب پر نماز جنازہ صحیح نہیں ہے (کانپور)

استفتار ۱۷۷: موجودہ نجدی کے زمانہ میں نہ تو ارکان حج ادا ہوتے ہیں نہ حج بالتعین اوقات ادا ہوتا ہے کیا اس صورت میں ان لوگوں کا جن پر حج فرض تھا اور انہوں نے ادا کیا ادا ہوا یا نہیں اور جن پر فرض نہ تھا اور احرام باندھنے کے بعد ادا ہوا ان کا کیا حکم ہے.

الجواب: جبکہ ارکان حج ادا نہ کیے جائیں یا وقت معین پر ادا نہ کیے جائیں تو حج فرض ذمہ سے ساقط نہیں ہوا. پھر ادا کرنا فرض ہے جن پر حج فرض نہ تھا اور انہوں نے ادا کیا تو اگر ارکان وقت معین پر ادا کیے ہیں تو ان کا ثواب مل جائے گا اور جب حج فرض ہونے کے شرائط پائے جائیں گے تب فرض ہو جائے گا اور پھر ادا کرنا ہوگا در مختار و رد المختار (بدایوں)

استفتار ۱۷۸: زید اپنے آپ کو سید بتلاتا ہے لیکن فاسق و فاجر ہے کیا اس کی بیعت و تعظیم و امامت جائز ہے جب کہ صحیح حدیث شریف موجود ہے کہ فاسق کی تعریف سے عرش خدا کانپتا ہے.

الجواب: (الف) سید کی تعظیم و توقیر اس کے نسب و نسبت کے بنا پر مومن کی سعادت ہے فسق اگر بالاعلان ہو تو ایسے شخص کو امام نہ بنایا جائے کہ تقدیم فاسق کو فقہا نے مکروہ فرمایا ہے کمافی رد المختار وغیرہ (مرادآباد)

(ب) بیعت اور امامت اس کی مکروہ اور تعظیم و ابتداء سلام بحیثیت سادات جائز ہے (امروہہ)

(ت) اگر سیادت میں طہارت (ایمان وتقویٰ) نہ ہو تو نسبت منقطع ہو جاتی ہے اور پیوند ساقط ہو جاتا ہے چنانچہ حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کے لڑکے سے باپ اور بیٹے پن کی نسبت گر گئی اللہ عزوجل کا ارشاد ہے وہ تیرے گھر والوں میں نہیں بیشک اس کے کام بڑے نالائق ہیں۔ اسیع شنابل بیعت کے معنی میں پورے طور سے بکنا (آجکل تو رسمیہ ہے)۔ بیعت اس شخص سے کرنا چاہیئے جس میں یہ چار باتیں ہیں۔ ورنہ بیعت ناجائز ہوگی۔ پہلے سنی صحیح العقیدہ ہو دوسرے کم از کم اتنا علم ضروری ہے کہ بلا کسی کی امداد کے اپنی ضرورت کے مسائل خود کتاب سے نکال سکے۔ تیسرے اس کا سلسلہ صحیح طور سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہو کہیں منقطع نہ ہو چوتھے فاسق معلن نہ ہو یہ امر ظاہر ہے کہ پیر کی تعظیم واجب ہے۔ امام کی تعظیم ضروری ہے جس سے ابتداء بالسلام کی جائے گی اس میں اس کی تعظیم ہوگی اور حالانکہ فاسق کی توہین واجب ہے۔ اور تعظیم و توہین کا اجتماع باطل پس زید کہ فاسق معلن ہو تو اس سے بیعت کرنا ناجائز۔ (الملفوظ حصہ دوم) اس کی امامت اس کی تعظیم و تکریم اس سے ابتداء سلام کرنا ممنوع۔ شامی مصری جلد ا صفحہ ۳۹۳ درمختار مصری جلد ۵ صفحہ ۲۷۵ (کانپور)

(ث) زید اگر فاسق ہے تو اس کی بیعت و امامت درست نہیں۔ خون رسول علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی وجہ سے عزت کا حقدار ہے (سمستی پور)

کہاں ہیں ان سادات کرام اور دیگر مشائخ کے مریدین و معتقدین و محبّین جو سماع بامزامیر سنتے ہیں یا دیگر فسق و فجور میں مبتلا ہیں یا تو ان کی بیعت و امامت جائز ہونے کا ثبوت دیں یا ان کی بیعت توڑیں ان کی خلافت واپس کریں اس جرم سے توبہ کریں اور ان کے پیچھے پڑھی ہوئی نمازوں کا اعادہ کریں اور آئندہ قصداً ان کو اپنے گھر بلا کر ان کی عزت افزائی نہ کریں۔ بلکہ ان کی صورتوں پر لعنۃ اللہ علی الفاسقین پڑھیں اور ان کو اور نیز دیگر فاسقوں سماع بامزامیر سننے والوں کو ولی سمجھتے ہوئے ان کے مزارات پر فاتحہ پڑھنے نہ جائیں ان کے عرائس میں بغرض حصول فیوض و برکات

شامل نہ ہوں کیونکہ فاسقین کی تعظیم جائز نہیں ورنہ خود مجرم ہوں گے یا شریعت مطہرہ کی پابندی کا دعویٰ نہ کریں اور کسی پر معترض نہ ہوں۔

استفتاء ۱۷۹: زید نے منازل طریقت طے کرنے فیوض و برکات و معرفت حاصل کرنے کے لئے بکر سے بیعت کی اور زبانی اور تحریری اس سے اس کے حصول کی کوشش کی لیکن بے سود ہوئی اب وہ دوسرے سے بیعت کر سکتا ہے یا نہیں اور اسکی بیعت اولیٰ قائم رہی یا نہیں۔

الجواب: (الف) بیعت اولیٰ قائم ہے۔ یعنی ثواب کے اعتبار سے اور انجام کے لئے دوسرے سے کر سکتا ہے۔ (امروہہ)

(ب) صوفیہ کے یہاں علاوہ بیعت تبرک کے دو طرح کی بیعتیں اور ہیں۔ ایک بیعت سلوک وارادت دوسری ارشاد سلوک وطریقت مرید پر لازم ہے کہ پیر کے فرمان پر عملاً عمل کرے زبانی عمل اس راہ میں بے سود ہے۔ پیر کی اجازت سے ارشاد بیعت اور جگہ کر سکتا ہے یا پیر کے انتقال کے بعد بشرطیکہ اس پیر سے اس کو فیوض باطنیہ یا سلوک نہ طے ہوئے ہوں۔ (سمستی پور)

استفتاء ۱۸۰: شیخ اتصال کے ہاتھ پر بیعت تبرک کرنے کے کچھ عرصہ کے بعد مرید کو منازل طریقت طے کرنے کا شوق پیدا ہوا جس سے یہ شیخ بے خبر اب اس کے لئے شیخ ایصال کے ہاتھ پر جو بانظر با خبر ہوتا ہے بیعت ارادت کی ضرورت ایسی صورت میں کیا وہ دوسرے سے بیعت کر سکتا ہے۔

الجواب: (الف) کر سکتا ہے (امروہہ)

(ب) ہاں کر سکتا ہے کچھ حرج نہیں۔ (سمستی پور)

الجواب: ۱۷۹ و ۱۸۰۔ جبکہ زید کا پیر جامع شرائط مذکورہ ہو تو تبدیل بیعت جائز نہیں۔ کیونکہ اس صورت میں تبدیل بیعت بلا وجہ شرعی ہوگی جو ممنوع ہے۔ اگر زید سلسلہ قادریہ میں نہیں اور اپنے شیخ سے بغیر انحراف کئے اس سلسلہ عالیہ میں بیعت کرے تو وہ تبدیل بیعت نہیں ہوگی بلکہ تجدید بیعت ہوگی جو جائز ہے۔ ہاں اگر پیر میں کوئی خلل ہو تو دوسرے سے بیعت کر سکتا ہے اگر مرشد ناقص ہے تو اس سے مرید ہونا بیکار ہے اس سے بھاگے اس سے رجوع کرنا ضروری نہیں ایسا

مرشد اس قابل نہیں کہ اس کی صحبت اختیار کی جائے کیونکہ اس کی صحبت سے اپنی استعداد بھی ضائع ہو جاتی ہے اور اگر مرشد کامل ہے سب کو فیض ملتا ہے صرف زید کو نہ ملا تو اس کو لازم ہے کہ اپنے پیر کا انکار کئے بغیر جہاں رشد و ہدایت دیکھے چلا جائے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے مرید صادق جس نے کسی عذر کی وجہ سے اپنے شیخ سے تربیت نہ پائی ہو۔ وہ اگر ایسی حالت میں کسی دوسرے شخص سے پیوند کر لے تو معذور ہے یہ نہ کرے کہ فیض ملتے ہوئے دوسرے کے پاس جائے۔ آج یہاں کل وہاں ایک کا ہو کر رہے اس لئے کہ آج نہیں تو کل کہیں نہ کہیں سے سلسلہ بسلسلہ اوپر سے فیض ہو ہی جائے گا (کانپور)

استفتاء ۱۸۱: کیا سود لینے اور دینے والے کے لئے یہ شرعی فرمان ہے کہ اس نے ستر مرتبہ اپنی ماں کے ساتھ زنا کیا۔

الجواب: (الف) حدیث شریف میں ہے ابن ماجہ عن ابی ھریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الربوا سبعون حوبا ایسرھا ان ینکح الرجل امہٗ کہ ربا یعنی سود لینا ایسے ستر گناہ کی برابر ہے۔ جن میں سے سب سے چھوٹا ماں سے زنا کرنا ہے (امروہہ)

(ب) ربا کے گناہ میں پانچ شخص دینے والا۔ لینے والا۔ کاتب۔ رکھنے والا اور شاہد برابر درجہ کے شریک ہیں۔ ان کا ادنی گناہ یہ ہے گویا ماں کے ساتھ خانۂ کعبہ میں زنا کیا۔ سب کو اللہ تعالیٰ نے حرام قطعی گردانا یہ کسی حالت میں جائز نہیں۔ (اعظم گڈھ)

(ت) شرع میں سود کھانے کو ماں کے ساتھ ستر مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ گناہ قرار دیا گیا ہے جیسا بعض آثار میں ہے۔ (بدایوں)

(ث) سود خور کے لئے یوں فرمان عالی شان ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں حضور مالک عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ درھم ربوا یاکلہ الرجل وھو یعلم اشد من ستۃ و ثلثین زنیۃ۔ سود کا ایک درہم دانستہ کھانا چھتیس بار زنا سے زیادہ

سخت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں حضور مالک رقاب امم فخر آدم و بنی آدم باعث ایجاد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ الربوا سبعون جزأ ایسرھا ان ینکح الرجل امہٗ ۔مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۳۶۔ سود کے ستر حصے یا ٹکڑے ہیں جس میں سب سے ہلکا اور کم "درجہ" یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے بدکاری کرے۔ سود لینا دینا بہت بڑا گناہ یقیناً دونوں حرام قال تعالیٰ احل اللہ البیع وحرم الربوا خرید و فروخت کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا اور سود (لینے دینے) کو حرام کیا۔ لیکن سود لینے کا گناہ سود دینے کے گناہ سے زائد ہے۔ وھم سواء ای فی اصل الاثم وان کانو مختلفین فی القدر مرقاۃ (کانپور)

استفتاء ۱۸۲: اس زمانہ میں جب کہ نہ بیت المال ہے نہ اور کوئی ذریعہ جس سے ضرورت کیلئے مسلمان روپیہ لے سکے اگر ہلاکت سے بچنے کیلئے برائے خورد و نوش وغیرہ جب کہ اور کوئی ذریعہ نہ ہو (حالت اضطرار میں) سودی روپیہ لے لیا جائے تو گناہ تو نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ شرعی فرمان ہے کہ اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

الجواب: ہلاکت سے بچنے کے لئے مجبوراً سود پر قرض لینا جائز ہے۔ لا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما (امروہہ)

استفتاء ۱۸۳: زید حنفیوں کا غلام ہے اس کا عقیدہ ہے کہ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کوئی فرض حکم فرضیت نہیں رکھتا تھا۔ انہوں نے صرف محبت الٰہی اور مخلوق سے اتباع کرانے کیلئے ادا فرمائے وہ بعطائے الٰہی قادر و مختار کل ہیں۔ جس پر جس حرام شریعت کو چاہیں حلال فرمادیں اور جس پر جو فرض چاہیں معاف فرمادیں بکر کہتا ہے کہ یہ شان تو صرف خدا کی ہے۔ جل جلالہٗ کسی اور کی نہیں زید کافر ہے توبہ کرے اب مفتیان شریعت اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کون حق پر ہے اور کس کو توبہ کرنا چاہیئے۔

الجواب: انبیاء علیہم السلام اور خود سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکلف بالشرع

ہیں آپ پر فرائض الٰہی ہیں اور محرمات بھی اور مستحبات بھی البتہ نائب الٰہی اور نبی مختار ہونے کی بنا پر آپ افرادات سے فرض کو غیر فرض اور حرام کو غیر حرام بھی کر سکتے ہیں اور کیا ہے۔ لہٰذا اس کے مطابق تفریط و افراط سے زید و بکر دونوں کو توبہ کرنی چاہیئے۔ (امروہہ)

استفتاء ۱۸۴: صحیح حدیث شریف میں ہے۔ الراشی والمرتشی فی النار۔ اگر رشوت نہ دینے سے معاملات خراب ہوتے ہوں اور کسی طرح نہ سنبھل سکتے ہوں تو ایسی حالت میں دینا گناہ تو نہیں۔

الجواب: (الف) مظلوم اگر اپنی گلوخلاصی کے لئے مجبور ہو یا صاحب حق کا حق تلف ہوتا ہو اور بجز اس کے کوئی صورت نہ ہو تو ایسی ضرورت کی حالت میں دینے والے پر مواخذہ نہیں کما فی کتب الفقہ (مرادآباد)

(ب) مجبوری میں ظلم سے بچنے کے واسطے رشوت دینا بھی جائز ہے۔ (امروہہ)

(ت) حق سے خلاف عمل کرانے کے لئے کسی کو کچھ دینا رشوت ہے اور اگر اپنے حق واقعی کے جاتے رہنے کے اندیشہ سے ہے تو اس صورت میں دینے والا مظلوم ہوگا اور لینے والا راشی ظالم ہوگا (رامپور)

(ث) امر حق کو باطل کرنے یا باطل کے احقاق کرنے میں جو شے دی جائے یا لی جائے اس کیلئے یہ حکم ہے رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں جہنمی ہیں۔ غیر حربی سے رشوت لینا مطلق حرام ہے مگر ضرورتاً دفع ظلم یا اپنا حق حاصل کرنے کیلئے رشوت دینا جائز ہے یہ اس وعید سے خارج ہے اور یہاں کے کفار حربی ہیں ان کا جو مال بھی حاصل ہو بلا عذر و بغیر بدعہدی کے خواہ وہ کسی طرح حاصل ہو وہ خالص مباح ہے وہ نہ سود ہے نہ رشوت ہے۔ شامی جلد ۴ جلد ۵ مرقاۃ ہدایہ آخری (کانپور)

(ج) نار سے مراد یہاں جہنم ہے اگر کوئی شخص کسی کام کرنے والے کو اس لئے کچھ دے کہ اس سے اس کا کام جلد ہو جائے تو وہ رشوت نہ ہوگا۔ بشرطیکہ دوسرے کا حق تلف نہ ہوتا ہو یا دینی حفاظت دینے سے مقصود ہو یا اس کے نفس و مال سے ظلم دفع ہو جائے یا اس کا حق نکل آئے تو ایسا کرنا دینے والے کے حق میں رشوت نہ ہوگا لینے والا گنہگار ہوگا جیسا کہ درمختار شامی میں ہے جو آدمی جس کام پر متعلق ہو

تنخواہ پائے وہ کام دیانت سے انجام دینا چاہیئے۔ رشوت سے بچے رشوت دینا لینا دونوں باتیں گناہ ہیں۔ (بدایوں)

استفتاء ۱۸۵: ازروئے حدیث شریف مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ میں کفار کی حکومت کی ممانعت آئی ہے وہابی کہتا ہے کہ اگر سنیوں کے عقیدہ کے مطابق نجدی حقیقتاً کافر ہیں۔ تو ان مقدس مقامات میں وہ کیسے حکمراں ہیں۔

الجواب: (الف) مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ میں بت پرستی نہ ہونا دجال کا قبضہ نہ ہونا احادیث شریفہ میں مذکور ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ ہرگز وہاں نہ ہوگا۔ کسی فاسق و فاجر بددین کی حکومت نہ ہونا نظر سے نہیں گذرا اور نجدیہ کا حکومت حجاز سے اپنی بڑائی و خوبی و اسلام پر استدلالی مضمون حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قرن شیطان کے مقابل میں خیال باطل و لغو ہے جب تک وہ اپنے عقائد باطلہ سے جن کی وجہ سے علماء عرب و عجم نے ان کو دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا ہے توبہ نہ کریں شرعی حیثیت سے مسلمان نہیں۔ (بدایوں)

(ب) یہ سوال نادانی ہے مسلم اور غیر مسلم سے مراد مدعی اسلام اور منکر اسلام ہے۔ کعبۃ اللہ شریف میں منکر اسلام کی حکومت کا ہونا کتاب و سنت سے ثابت ہے یہ اُس وقت تک ہے۔ جب تک دنیا میں اللہ اللہ کہنے والا موجود ہے۔ امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جب کفر ہی کفر رہ جائے گا۔ کفار کعبۃ اللہ کا ایک ایک پتھر اکھیڑیں گے۔ اس کے قریب ہی آسمانوں اور زمینوں کے بھی ریزے ریزے ہو جائیں گے اس سے قبل مدعیان اسلام کا وہاں قبضہ رہے گا۔ کبھی رافضی کا کبھی خارجی کا۔ اس سوال کا سائل رافضیوں کو کافر سمجھتا ہوگا تو اس کے نزدیک ان کی حکومت پر بھی سوال کرنا ہوگا اور جواب کی ضرورت ہوگی۔ اصلی بات یہ ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت کے تہتر فرقے ہونا بیان فرمائے ہیں۔ سب بظاہر مسلمان ہیں۔ ان میں ایک فرقہ اہلسنت والجماعت کا ناجی ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم بہ قدم چلنے والے اور صحابہ کرام کے متبع ہیں۔ یہی جماعت مسلمانوں میں کثیر ہے۔ باقی بہتر فرقوں نے جماعت سے علیحدگی اختیار کی۔ من شذ شذ فی النار، میں داخل ہو کر نجات

سے محروم رہے۔ (رامپور)

استفتار ۱۸۶: کیا رمضان المبارک کی تراویح میں شبینہ پڑھنا یعنی ایک شب میں کلام الہٰی پڑھنا جائز ہے۔ زید کہتا ہے کہ وہ مکروہ ہے۔ بکر کہتا ہے کہ وہ سخت بے ادبی ہے۔ اس وجہ سے کہ لوگ آداب تلاوت ساقط کرتے ہیں۔ بیٹھتے اونگھتے یا باتیں کرتے رہتے ہیں اور جب امام رکوع کے قریب ہوتا ہے تب شامل ہو جاتے ہیں۔

الجواب: جو طریقہ سوال میں مذکور ہے کہ مقتدی بیٹھے رہیں اور جب امام کے رکوع کرنے کا وقت آئے کھڑے ہو جاویں یا وہاں بیٹھے یا باتیں کرتے رہیں ایسے ہی حقہ نوشی اور چائے نوشی میں مشغول رہیں اور جب جی میں آوے ایک آدھ رکعت میں شامل ہو جاویں یا پڑھنے والا ایسا ہو کہ سوائے یعلمون تعلمون کے کچھ پتہ نہ چلے تو بلاشبہ ایسا شبینہ مکروہ تحریمی ہے۔ غنیہ عالمگیری، شامی اور اگر آداب تلاوت فوت نہ ہوں اور امور ممنوعہ موجود نہ ہوں تو شبینہ جائز ہے (کانپور)

استفتار ۱۸۷: زید روزے سے ہے۔ شب میں خواب میں ناپاکی ہو گئی تھی۔ دس بجے دن کے بعد غسل کیا۔ روزے میں کوئی نقص تو نہیں ہوا۔ بعد سحری ناپاکی دور کرنے کے لئے تیمم کر لیا گیا تھا

الجواب: ایسی حالت میں روزہ جاتا نہیں۔ مگر اتنی دیر تک قصداً غسل نہ کرنے اور نماز کے قضا کرنے سے بڑے گناہ کا مرتکب ہوگا۔ جس گھر میں جنبی ہوتا ہے رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ درمختار و مراقی الفلاح ایسی حالت میں کھانا کھانے کے لئے یہ طریقہ ہے کہ وہ کپڑا دور کر دے استنجا کر لے اور خوب کلی کر لے اور ہاتھ اچھی طرح دھو لے۔ لیکن ناپاکی کی حالت میں کھانے کی عادت نہ ڈالے اور جبکہ عذر شرعی ہے تو تیمم کافی ہے۔ (کانپور)

استفتار ۱۸۸: زید بہ حالت روزہ دن میں سو رہا ہے۔ خواب میں ناپاک ہو گیا (۱) اٹھ کر نہا لیا۔ نقص روزہ تو نہیں ہوا۔ (۲) بوجہ بیماری غسل نہ کر سکا۔ روزہ تو نہیں گیا۔

الجواب: روزہ کی حالت میں احتلام ہو جانے سے روزہ تو نہیں ٹوٹتا اور دن بھر ناپاک رہے تب بھی روزہ نہیں جاتا۔ مگر ناپاک رہنا نماز قضا کرنا حرام ہے اگر غسل نہیں کر سکتا تو تیمم کر لے۔

درمختار ومراقی الفلاح (کانپور)

استفتاء ۱۸۹: کیا کوئی فاسق وفاجر تراویح کی امامت میں کلام الٰہی سنا سکتا ہے (۱) جب کہ فرض و وتر خود پڑھائے (۲) جب کہ فرض و وتر متبع شریعت پڑھائے۔

الجواب: فاسق وفاجر کی امامت اور اس کی اقتدا تراویح میں مکروہ تحریمی ہے خواہ فرض و وتر یہ پڑھائے۔ خواہ دوسرا پڑھائے۔ شامی جلد۱۔ مراقی الفلاح۔ غنیہ (کانپور)

استفتاء ۱۹۰: کیا چلتی ہوئی ریل میں تختہ پر بیٹھ کر نماز جائز ہوگی۔ کیا فرض و وتر اور صبح کی سنتیں بھی ہو جائیں گی۔

الجواب: چلتی ہوئی ریل پر فرض وواجب اور سنت فجر نہیں ہو سکتی۔ جب اسٹیشن پر گاڑی ٹھہرے اُس وقت یہ نماز پڑھے اور اگر دیکھے کہ نماز کا وقت جا رہا ہے تو جس طرح بھی ممکن ہو پڑھے۔ پھر جب موقعہ ملے اعادہ کرے (کانپور)

استفتاء ۱۹۱: کیا پچپن میل مسافت کے ارادہ پر گھر کے نکلنے کے وقت سے واپسی تک نماز قصر پڑھی جائے۔

الجواب: اعتبار تین منزلوں کا ہے خشکی میں میل کے حساب سے اس کی مقدار ۳/۵، ۵ میل ہے تقریبًا ۱/۲، ۵ میل تو ۵۵ میل کی مسافت کے ارادہ سے نکلنے پر پوری نماز پڑھی جائے گی قصر نہیں پڑھی جائے گی (کانپور)

استفتاء ۱۹۲: زید گھر سے بمبئی فورًا واپسی کے ارادہ سے گیا اور وہاں دو روز یا چار روز یا دو ماہ یا دو سال رہنے کا اتفاق پڑ گیا نماز قصر پڑھتا رہے یا نہیں۔

الجواب: جب بمبئی میں پورے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں یا یہ ارادہ ہے کہ کام ہو جائے گا۔ مکان واپس چلا جاؤں گا۔ مگر کام پورا نہ ہونے کی وجہ سے آج کل آج کل کرتے کئی سال گذر جائیں تو نماز قصر ہی پڑھے گا پوری نہیں پڑھے گا۔ عالمگیری وشامی ومراقی الفلاح (کانپور)

استفتاء ۱۹۳: گھر سے کئی روز کا ارادہ کر کے نکلنے سے نماز قصر ہو جاتی ہے۔

الجواب: تین منزل مدت قصر ہے جس کے میل نمبر ۱۹۱ کے جواب میں ملاحظہ ہوں جب اتنی راہ تک جانے کے ارادے سے اپنی بستی سے باہر مسافر ہو گیا۔ نماز قصر کرنا پڑے گی جس آبادی میں پہنچا اگر وہاں پندرہ دن سے کم رہنے کا ارادہ ہے تو قصر کرے یا پندرہ دن اور اس سے زائد کا ارادہ ہے تو نماز پوری پڑھے جہاں وہ مقیم ہوا ہے اس جگہ سے جب واپسی مکان کی ہوئی تو جب تک راستہ میں رہے گا اور اپنے یہاں کی آبادی میں داخل نہ ہوگا۔ نماز قصر کرے گا۔ عالمگیری مصری و مراقی الفلاح (کانپور)

استفتاء ۱۹۴: زید مکان بدایوں سے بیس میل کے ارادہ سے نکلا وہاں پہنچ کر اس کو چالیس میل کا سفر درپیش ہو گیا۔ اب یہاں سے ایسی صورت میں نماز قصر پڑھنا چاہیئے یا نہیں۔

الجواب: پوری نماز پڑھے گا۔ درمختار۔ (کانپور)

استفتاء ۱۹۵: کیا دف برائے اعلان نکاح وطبل غازیان و نقارہ برائے سحری رمضان شریف ولنوبت برائے تنبیہ بعد عصر و عشاء بعد نصف شب از مناسبت نفخات صور جائز ہیں (۲) کیا نوبت برائے تفاخر حرام ہے۔

الجواب: جو دف بغیر جھانجھ کا ہو پھر ہیئات مطرب پر نہ بجایا جائے اور اس کے بجانے کے لئے غیر معزز عورتیں ہوں اور اعلان نکاح کے لئے بجائیں تو جائز ہے۔ مردوں کو دف بجانا مکروہ ہے شامی مصری جلد ۴ صفحہ ۳۹۸ و جلد ۵ صفحہ ۲۳۱۔ اس کے علاوہ اور جن باتوں کے متعلق دریافت کیا گیا ہے وہ درمختار مصری جلد ۴ صفحہ ۲۲۳ میں مذکور ہیں (کانپور)

استفتاء ۱۹۶: کیا قبر کے اوپر کا اُٹھا ہوا حصہ (یعنی مٹی کا ڈھیر) مثل جسم کے ہے اس کی تکلیف سے صاحب مزار کو تکلیف ہوگی۔

الجواب: مسلمانوں کی قبروں کی توہین کرنا بڑا گناہ ہے۔ قبر پر بیٹھنے اور قبر سے تکیہ لگانے کو سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور علت بھی ظاہر فرما دی کہ اس سے میت کو تکلیف ہوتی ہے (کانپور)

استفتار ۱۹۷: زید سنی ہے اس کا عقیدہ ہے کہ اولیاء کرام مرتے نہیں اپنے مزاروں میں قدرت واختیار رکھتے ہیں۔ فیوض وبرکات بانٹتے ہیں بکر کہتا ہے کہ اگر واقعی تو سچا ہے تو ان کے مزارات پر فسق وفجور اور گناہ کرنے والے کیوں نہیں سزا کے مرتکب ہوتے ہیں وہ کیوں اس کو روا رکھتے ہیں اس کا کیا جواب ہے۔

الجواب: (الف) رضائے الٰہی پر راضی ہیں۔ اللہ تعالیٰ خود انہیں ہلاک نہیں فرماتا جب اس کی حکمت ہوگی سزا دے گا۔ یا ہدایت وعفو فرما دے گا۔ اللہ والے بھی اسی کی مرضی پر راضی ہیں۔ (مراد آباد)

(ب) بیشک اولیاء کرام کا فیض بعد انتقال برابر جاری وساری ہے وہ زندہ ہیں۔ الا ان اولیاء اللہ لا یموتون۔ شاہد ہے مگر ممنوعات شرعیہ کے وہ متکلف یہ زندوں کے لئے ہے۔ دیکھئے وہ سرکار آقا مولائے کل جن کے اختیار میں بالکل تمام عوالم ہیں ہر وقت ہر ایک کی حالت کو دیکھتے سنتے ہیں مگر اس کے متعلق کچھ نہیں فرماتے۔ برابر رحمت کا فیض جاری ہے جو اس عالم سے دوسرے عالم میں گیا وہاں کا طریقہ اس کے متعلق مقرر ہوا وہ عالم امر نہیں یہ عالم یعنی دنیا عالم امر ہے (اعظم گڈھ)

(ت) جواب یہ ہے کہ خدائے کریم حی لا یموت قادر مطلق قوی متین ہے اور گناہ اُس کو سب بُرے معلوم ہوتے ہیں پھر بھی خدائی میں ہوتے رہتے ہیں سزا اگر خدا چاہے تو دنیا میں خود دے یا اولیاء اللہ سے دلوا دے یا معاف کرے (امروہہ)

(ث) یہ سوال نادانی اور بدعقیدہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ ناشایستہ امور بڑے بادشاہوں اور بڑے طاقتوروں کے سامنے ہوتے ہیں۔ کسی کا مواخذہ کسی سے درگذر سب کرتے ہیں۔ حسب مصلحت جس سے وہ خود واقف ہوتے ہیں ۔۔ کے سامنے ان مصلحتوں کا ظاہر ہونا ضروری نہیں۔ عقیدت مند لوگ جانتے ہیں کہ بزرگوں کے مزاروں کے قریب کسی قسم کا گناہ کرنا کیسا ہے اور یہ لوگ گناہ کرنے سے کیسے خوف کرتے ہیں اور ایسے موقعوں پر گناہ کی سزائیں کس قدر جلد مل جاتی ہیں (رامپور)

استفتار ۱۹۸: مشرک بحالت شرک سلسلۂ مشائخ میں آسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: ہرگز نہیں جب تک وہ اسلام قبول نہ کرے اس لئے کہ شرک تمام کبیرہ گناہوں سے بڑا کبیرہ ہے۔ قرآن مجید میں ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک و یغفر ما دون ذالک لمن یشاء کسی پیر کو کسی مشرک کی بیعت لینا درست نہیں ہے نہ اس کو خلیفہ بنانا تاوقتیکہ شرک سے توبہ نہ کرے۔ (سمستی پور)

استفتاء ۱۹۹: تصنیفات حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ وغیرہ میں حضور سرکار ابنیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والثنا کا جلسہ میلاد پاک میں تشریف لانا اور اکثر علماء و صلحاء کا رویت و زیارت اقدس سے مستفیض ہونا ثابت ہے ایسی صورت میں اگر ممبر شریف کے سامنے مسند مقدس یعنی نشستگاہ نبوی شریف سجا بسا کر لگا دی جائے تو از روئے شریعت مطہرہ جائز و مستحب ہے یا نہیں۔

الجواب: جو اہل اللہ صاحب نظر و مورد الطاف خاص ہیں ان پر کرم ہوتا ہے وہ جو اہتمام بھی کریں ان کا حسن ادب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی وہ نظر اور وہ قرب عطا فرمائے آمین (مراد آباد)

استفتاء ۲۰۰: زید حضور شہنشاہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہر وقت ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھتا ہے اور ذکر میلاد پاک میں ان کے مجسم تشریف فرما ہونے کا قائل ہے اس لئے ممبر شریف کے سامنے مسند پاک (یعنی نشستگاہ نبوی شریف) سجا بسا کر لگاتا ہے اور اس کے سامنے کھانا پھل۔ شربت شریف جملہ سامان نیاز چنتا ہے اور اس کو ان کی دعوت مقدس سمجھتا ہے بکر کہتا ہے کہ زید بدعتی کافر ہے۔ خالد کہتا ہے کہ وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے۔ کیونکہ وہ فعل ناجائز کرتا ہے جو آج تک کسی نے نہیں کیا اس پر زید کہتا ہے کہ لا خیر فی الاسراف ولا اسراف فی الخیر جس شے سے تعظیم ذکر شریف مقصود ہو ہرگز ممنوع نہیں ہو سکتی جیسا کہ جوہر منظوم میں حضرت مولانا احمد ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اور حضرت مولانا نقی علی خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اصول الرشاد میں نقل فرمایا ہے۔ تعظیم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بجمیع انواع التعظیم التی لیس فیہا مشارکۃ اللہ تعالیٰ فی الالوھیۃ

امر مستحسن عند من نور اللہ تعالیٰ ابصارھم یعنی حضور کی تعظیم ان تمام طرق و انواع وتعظیم کے ساتھ جن میں خدا سے خدائی میں شرکت نہ پائی جائے ان کے نزدیک اچھی اور مستحسن ہے جن کی آنکھوں کو اللہ عزوجل نے نور عطا فرمایا ہے اللہ اکبر اہل بصارت وبصیرت کا مرتبہ ہے جو اندھے ہیں وہ اس جلالت شان روح جان جانِ ایمان کو کیا جانیں لعنھم اللہ تعالیٰ وختم علی قلوبھم واعمی ابصارھم۔

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مندرجہ بالا افعال کیسے ہیں اور زید بکر خالد میں کون حق پر ہے اور جو باطل پر ہیں ان کے لئے شریعت مطہرہ کا کیا فرمان شریف ہے۔

الجواب: زید کا یہ عمل اگر ذوق شوق غلبۂ محبت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے تو انشاء اللہ العزیز اس کے لئے اجرِ عظیم کی امید ہے اور اگر اہل محبت کی نقل مقصود ہے تو یہ بھی اس کے ساتھ ہے اور دونوں کو کافر او مبدعتی یا مرتکب حرام کہنے والے خود گمراہ کن ہیں اور جو مذاق اڑانے کی نیت سے یہ فعل کیا جائے تو بیشک بکر و خالد کا فتویٰ ٹھیک ہے واللہ اعلم باحوال عبادہ مگر بدگمانی مومنین پر حدیث پاک اور قرآن کریم سے ممنوع ہے (امروہہ)

استفتاء ۲۰۱: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر فساق و فجار اور وہ امرد لڑکے جن سے اندیشہ فتنہ نہ ہو ممبر کے نیچے بیٹھکر نعت شریف یا کلام الٰہی یا پنجایت شریف پڑھیں تو از روئے شریعت مطہرہ گناہ تو نہیں۔

الجواب: نعت شریف پڑھنا ثواب ہے گناہ نہیں امرد لڑکوں کی آواز عورتوں کی آواز کی طرح نہ سنی جائے فساق وفجار اگر بطور خود کسی مجلس میں پڑھیں تو کوئی بھی حرج نہیں۔ جب کہ ان کی تعظیم کی صورت نہ ہو (بریلی) برادران اہلسنت خبردار ہوشیار۔ ذرا شریعت مطہرہ کی پابندی ملحوظ رکھو ایسے لوگوں سے قصداً بلا کر بلا ممبر شریف پر بٹھلائے پڑھوانے کا تو یہ دینی حکم ہے اور تم تو فاسقوں فاجروں کو گھر سے بلا کر ممبر پاک پر بٹھلاتے ان سے میلاد شریف پڑھواتے اور ان کی تعظیم کرتے کراتے

ہو اور پھر لطف یہ کہ ایسی متبرک جگہ پر ان کو بٹھال کر پان تمباکو وغیرہ کھلاتے ہو۔ جس کے لئے اعلیٰ حضرت قبلہ بریلوی قدس سرہٗ کا کھلا ہوا فتوےٰ ہے دیکھو فتاویٰ افریقہ سوال نمبر ۱۴۔ تلاوت قرآن عظیم میں سگار یا حقہ پینا یا پان کوئی چیز کھانا بے ادبی ہے الخ یونہی حدیث کا درس دیتے یا سبق لیتے یا باہم دور کرتے یا وعظ کہتے یا مجلس میلاد مبارک پڑھتے وقت حقہ۔ سگار۔ تمباکو مطلقاً خلاف ادب و معیوب ہے الخ۔ پھر ان سب میں تلاوت قرآن عظیم بھی ہوتی ہے اب انصاف سے بتلاؤ کہ تم خود مجرم ہو یا نہیں اور چادروں۔ گاگروں وغیرہ میں ایسے فساق و فجار کو گھروں سے بلا کر بلا ادب و تعظیم عام سڑکوں گلیوں میں پڑھواتے ان کو انعام دیتے ان کے سروں سے صافے باندھتے ہو کیا اس میں ان کی تعظیم نہیں کیا تم مجرم نہیں پھر لطف یہ کہ چادروں۔ گاگروں سے بزرگان دین کو نسبت دیکر ان کو پیٹھ کرتے اور ہر طرح ان کا ادب اور تعظیم ساقط کرتے اور کراتے ہو جس سے توہین اولیاء کرام ہوتی ہے اور جس سے دنیا سے ایمان سلامت نہ لے جانے کا اندیشہ ہے۔

ضروری اطلاع

بتاریخ ۲۷ جولائی ۱۹۳۵ء برائے خریداری زمین مبلغ اٹھارہ سو روپیہ مستری عبدالحفیظ ساکن کٹرہ محسن خان کشمیری گیٹ دہلی سے اس شرط پر قرض لئے گئے کہ جس وقت ضرورت ہوتی واپس دیئے جائیں گے چنانچہ ۵ جون ۱۹۳۶ء کو بذریعہ محمد عمر تین سو روپے ادا کئے اور ۱۷ اپریل ۱۹۳۹ء کو مبلغ پندرہ سو روپے بدست محمد عمر و محمد ابراہیم واپس کر دیئے گئے کل حساب بیباق ہو گیا اب کچھ باقی نہیں رہا۔ المشتہر حاجی شمشاد علی ہاشمی قاسمی از خانقاہ مصطفائی شریف صوفی ٹولہ بریلی۔

والسلام

الحاج محمد طاہر حسین قاسمی مصطفائی فضل رحمانی بدایونی

زیر اہتمام

مسعود عالم سہیل قاسمی مصطفائی فضلِ رحمانی

فہرست علماء کرام و مفتیانِ شریعت اہلسنت والجماعت جن کے فتاوے اس کتاب میں درج ہیں

اعلیٰ حضرت مولانا مولوی مفتی شاہ محمد احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہٗ۔

اعلیٰ حضرت مولانا مولوی مفتی شاہ محمد عبد المقتدر قادری بدایونی قدس سرہٗ۔

مولانا مولوی مفتی محمد حامد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہٗ۔

مولانا مولوی مفتی محمد مصطفےٰ رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہٗ۔

مولانا مولوی مفتی عبد الماجد صاحب بدایونی۔

مولانا مفتی خواجہ غلام نظام الدین بدایونی۔

مولانا مفتی محمد عمر صاحب نعیمی مراد آبادی۔

مولانا مفتی محمد عبد القادر صاحب فرنگی محلی لکھنوی

مولانا مفتی محمد خلیل صاحب امروہوی

حضرت مولانا مولوی مفتی سید یونس علی صاحب بدایونی۔

مولانا مفتی عزیز احمد صاحب بدایونی۔

مولانا مفتی محمد عبد الحفیظ صاحب بدایونی۔

مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب فریدی سمستی پوری۔

مولانا مولوی مفتی محمد ابراہیم صاحب قادری بدایونی مفتی اعظم بمبئی۔

جناب مولانا مولوی مفتی ابرار حسن صاحب صدیقی بریلوی۔

مولانا مفتی نادر حسین صاحب بدایونی۔

مولانا محمد محبوب حسن بدایونی۔

مولانا محب احمد عبد الرسول بدایونی۔

مولانا غلام مصطفےٰ عرف محمد ایوب شاہ بدایونی۔

مولانا عبید اللہ صاحب بدایونی۔

مولانا محمد حافظ بخش صاحب بدایونی۔

مولانا سید دیانت حسین صاحب بدایونی۔

مولانا حبیب الرحمٰن صاحب بدایونی۔

مولانا مفتی عبدالحامد صاحب قادری بدایونی۔

مولانا سید مسعود علی صاحب علی گڑھی۔

مولانا محمد عبدالصمد صاحب مقتدری بدایونی۔

مولانا محمد عبدالرحیم صاحب بدایونی۔

مولانا عبدالواحد صاحب بدایونی۔

مولانا عبدالمالک صاحب بدایونی۔

مولانا محمد محمود حسین صاحب بدایونی۔

مولانا مفتی عبدالحفیظ صاحب مرکزی جمعیت علمائے ہند دہلوی۔

جناب مولانا مفتی عبدالغنی صاحب کانپوری۔

مفتی اہلسنت مولانا مولوی نواب مرزا صاحب بریلوی۔

جناب مولانا مولوی یوسف علی صاحب متی پوری

جناب مولانا مولوی محمد حاذق صاحب آبادانی مونگیری

مولانا مولوی محمد نعیم الدین صاحب مرادآبادی۔

جناب مولانا مولوی خلیل اللہ صاحب مدرسہ مطلع العلوم ریاست رامپور

مولانا مفتی محمد مظہر اللہ صاحب امام مسجد فتح پوری دہلی

حضرت مولانا مولوی حافظ شاہ محمد برکت اللہ صاحب امروہوی سجادہ نشین مسند چونڈیرا ضلع علی گڑھ

مولانا مفتی محمد عبدالمجید صاحب مہتمم مدرسہ نعمانیہ دہلی۔

مولانا مولوی مفتی محمد سلیم اللہ صاحب صابری امام جامع مسجد اعظم گڑھ

المشتہرین

مولوی محمد مہدی حسن صدیقی۔ قریشی۔ سنی۔ حنفی۔ قادری۔ نوری۔ برکاتی۔ مارہروی، مولوی محلہ بدایونی

الحاج محمد طاہر حسین قاسمی مصطفائی فضل رحمانی بدایونی۔

حاجی سید محمد شمشاد علی ہاشمی قاسمی مصطفائی فضلِ رحمانی بریلوی۔

رفیق احمد قاسمی مصطفائی فضلِ رحمانی بریلوی۔

سیّد مقبول الرحمٰن عباسی ہاشمی بدایونی